پیشکش: بزم قادریه، رضویه، مجیدیه

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ناشر

خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ

الکوثر ہاؤس C50/1، بلاک A-1، گلستانِ جوہر، کراچی

092-021-34021657-8, 0322-2175095

www.almajeed.yolasile.com

khankha.majeedi@hotmail.com, majeedgeol_pk@yahoo.com

﴿تمام اہلِ محبت کو فی سبیل اللہ اشاعت کی اجازت ہے﴾

نام کتاب .... درودو سلام کی حقیقت واہمیت

مصنف .... پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

سال اشاعت .... ۲۰۱۴ء / ۱۴۳۶ھ (ربیع الاوّل)

سال اشاعت دوم............................ ۲۰۱۶ء / ۱۴۳۷ھ (رمضان المبارک)

صفحات 160

تعداد .... بارہ سو (1200)

ہدیہ .... 200/= روپے

پرنٹر .... الآمین پرنٹرز

﴿ملنے کے پتے﴾

خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ

الکوثر ہاؤس C50/1، بلاک A-1، گلستانِ جوہر، کراچی

092-021-34021657-8, 0322-2175095

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل

۲۵۔ جاپان مینشن، رضا (ریگل) چوک، صدر،

کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

فون: +92-21-32725150 فیکس: +92-21-32732369

ای۔ میل: imamahmadraza@gmail.com

ویب: http://imamahmadraza.net/

انتساب

۱۔ اپنے نانا حضور

حضرت مولانا محمد عبد الوکیل قادری رضوی کانپوری علیہ الرحمۃ کے نام

(وصال 1962ء کراچی)۔

جن کی رضویت کی خُو اِس فقیر کو حاصل ہوئی

۲۔ اپنے والد ماجد

حضرت مولانا شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری علیہ الرحمۃ کے نام

(وصال 1989ء کراچی)۔

جنھوں نے احقر کو 1962ء میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی علیہ الرحمۃ سے بیعت کروا کر بچپن ہی سے رضویت کا راستہ دکھایا۔

۳۔ اپنے سُسر بزرگوار

جناب شیخ محمد شفیق اللہ مراد آبادی علیہ الرحمۃ کے نام

(وصال 1982ء کراچی۔)

جن کی اہلیہ شمشاد بیگم مرحومہ اپنی حیات (2001ء) تک راقم سے پابندی کے ساتھ ہر ماہ اپنے گھر گیارہویں شریف کی فاتحہ دلواتیں رہیں۔

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن

اہلِ ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

احقر

مجید اللہ قادری

فہرست

عرضِ ناشر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

ہماری خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ کے روحِ رواں حضرت پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری ولد شیخ حمید اللہ قادری حشمتی نے حال ہی میں درود و سلام کے عنوان پر ایک کتاب بعنوان:

"درود و سلام کی حقیقت واہمیت"

مکمل کی ہے جس پر کئی علماء واہلِ قلم نے تقاریظ بھی قلمبند کی ہیں مثلاً:

(۱)۔ حضرت علامہ مولانا شیخ المشائخ ابوالحفص عمر آغا مجددی فاروقی نقشبندی۔

(۲)۔ حضرت علامہ مولانا عبدالجبار احمد نقشبندی (ادارہ الفیضان، کراچی)۔

(۳)۔ حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

(۴)۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محب اللہ نوری (مدیر اعلیٰ نور الحبیب)۔

(۵)۔ حضرت پیر زادہ سید سعیدی الرحمٰن بخاری (اسلامک لائبیری آزاد کشمیر)

(۶)۔ علامہ پروفیسر سیّد عبدالرحمٰن بخاری (بانی وسربراہ اُمّہ فاؤنڈیشن، لاہور)۔

(۷)۔ حضرت سید صبیح الدین صبیحؔ رحمانی (چیف ایڈیٹر، نعت رنگ، کراچی)۔

(۸)۔ ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم (چیئر مین فروغ حمد و نعت کونسل، سرگودھا)۔

(۹)۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مہربان باروی شامی مدظلہ العالی، فاضلِ شام، بغداد، یمن وسوڈان استاد، شعبۂ علوم اسلامی، جامعہ کراچی۔

(۱۰)۔ حضرت علامہ مولانا محمد عمران شامی، فاضل شام وسوڈان، استاد شیخ زید اسلامک سینٹر، کراچی۔

ان تمام تقاریظ کے باعث کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا۔ ادارہ ان تمام علماء واہلِ قلم کا ممنون ہے کہ انھوں نے نہ صرف اپنے رشحات قلم سے نوازا بلکہ اس کی اشاعت کے لیے کئی مفید مشورے بھی دیئے کئی حضرات نے اس کو مکمل پڑھ کر اس کی کمپوزنگ کی غلطیوں سے بھی آگاہی دی جس کے لیے ہم ان سب کا خاص شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خاص کر ڈاکٹر شہزاد احمد جنہوں نے بہت عرق ریزی سے مطالعہ کیا اور کمپوزنگ کی اغلاط کی نشاندہی کی جس کو اشاعت دوم میں تصیح کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

قارئینِ کرام! خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ اس سے قبل بھی الحمدللہ! پروفیسر مجید اللہ قادری کی مندرجہ ذیل کتب شائع کرچکی ہے:

امام احمد رضا کے سائنسی نظریات پر مشتمل:

(1)۔ مقالات مجیدی، حصّہ اوّل، 2013ء، بتعاون مکتبہ علیمیہ، کراچی۔

(2)۔ مقالات مجیدی، حصّہ دوم، 2013ء، بتعاون مکتبہ علیمیہ، کراچی۔

(3)۔ قرآن، سائنس اور امام احمد رضا، 2013ء، بتعاون مکتبہ علیمیہ، کراچی۔

(4)۔ ایک عہد ساز شخصیت (ڈاکٹر محمد مسعود احمد)، 2013ء، بتعاون مکتبہ علیمیہ، کراچی۔

(5)۔ اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ، 2013ء، بتعاون مکتبہ علیمیہ، کراچی۔

(6)۔ تعلیماتِ مجدد الف ثانی وامام احمد رضا، 2013ء، بتعاون مکتبہ علیمیہ، کراچی۔

(7)۔ خانقاہ کی ضرورت واہمیت، 2013ء، خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ۔

(8)۔ تطمئن القلوب بذکر المحبوب (روحانی اذکار)، 2013ء، خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ، کراچی۔

(۹)۔میرے چند یادگار سفر،2016ء،خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ، کراچی۔

اور اب آپ کے مطالعہ کے لیے ہماری خانقاہ کے روح رواں اور سرپرست اعلیٰ کی ایک اور ہم تصنیف **"درود وسلام کی حقیقت و اہمیت"** کا دوسرا ایڈیشن آپ کے پیش نظر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں جدّت یہ کی ہے کہ درود وسلام بھیجنے کے وقت جو تینوں ذات (یعنی اللہ ورسول اور درود بھیجنے والے) کی آپس میں صورت بنتی ہے اس کو تصوّراتی اشکال سے پیش کرکے نئی نسل کو درود پڑھنے یا بھیجنے کی طرف رغبت دلائی ہے مزید بر آں دور حاضر کی ٹکنالوجی کا بھی بہت مناسب استعمال کرکے نوجوان نسل کو درود وسلام پڑھنے کی طرف متوجہ کیا ہے ان چند خوبیوں کو حضرات علماء نے بھی اپنی اپنی تقریظات میں خوب سراہا ہے۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعاگو ہیں کہ اللہ عزوجل پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں انتہائی محبت اور تعظیم وتکریم کے ساتھ درود کے نذرانے بھیجنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

(اللّٰھم صل وسلم لرسولك محمد وآله)

خادم ادارہ

بزم قادریہ رضویہ مجیدیہ

(انجینئر) صاحبزادہ محمد موسیٰ رضا قادری

۲۲ر محرم الحرام 1436ھ / 16 نومبر 2014ء

رمضان المبارک 1437ھ / جون 2016ء

ابتدائی کلمات

الحمد للہ رب العالمین، اللھم صل وسلم لرسولك محمد وآلہٖ، والصلوٰۃ والسلام علی الامام الاعظم للرسل الکرام، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا محمد البدر وآلہٖ واصحابہٖ النجوم، والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد قمر التمام وعلی آلہ واصحابہٖ مصابیح الظلام وعلی المھتدین بانوار ھم الی یوم القیام، وصلی اللہ تعالیٰ شفیع المذنبین والہ وصحبہٖ وحزبہ اجمعین، فصلی اللہ وسلم وبارك وترحم علی حبیب القلوب وطبیب الذنوب والہ الاطھار وصحبہٖ الاخیار، وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیب القلوب وطبیب الذنوب والہ الا طھارو صحبہٖ الاخیار، وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا والہٖ وصحبہٖ وابنہ وحزبہ اجمعین الی یوم الدین عدد کل ذرۃ الف الف مرۃ فی کل آن وحین الیٰ ابدالا بدین، والصلاۃ والسلام علی من قامت بہ ارکان الشریعۃ الغراء سیدنا ومولانا محمد الذی قامت فی مولوہ ملئکۃ العلیا وعلی الہ وصحبہٖ القائمین باٰداب تعظیمہ فی الصبح والمساء، صلی علی سراجك المنیروالہٖ ابدا یانور النور، یانور قبل کل نور بعد کل نور، لك النور وبك النور ومنك النور والیك النور وانت النور ونورۃ النور صلی علی نورك الانور والہ السراج الغرر، وصحبہ المصابیح الزھر، صلوۃ تنور بھا وجو ھنا وصدورنا وقلوبنا وقبورنا۔ اللھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح، اللھم صل علی جسد سید نا محمد فی الاجسام، اللھم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور، اللھم صل علی علم الایمان، اصل الایمان، عین الایمان والہ وسلم، اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم والہ الکرام وابنہ الکریم وامتہ الکریم یااکرم الاکرمین وبارك وسلم۔

امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی کے فیضان سے راقم الحروف اس کتاب ”درود و سلام کی حقیقت و اہمیت“ کو لکھنے کے لائق ہوا اور جب سے اس کتاب کو لکھنے کا ارادہ کیا اس کے مضامین خود بخود ذہن میں اترتے رہے اسی دوران اعلیٰ حضرت کی فقہی انسائیکلوپیڈیا فتاویٰ رضویہ کی 30 جلدوں کا مطالعہ کر کے امام احمد رضا کے تصنیف کردہ سینکڑوں درود جمع کرنے کا موقع بھی ملا جس کو بعد میں الگ ”صلوات الرضویہ“ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع کروں گا۔ دوران مطالعہ درود شریف سے متعلق متعدد نکات سامنے آئے جو راقم نے افادہ کرتے ہوئے اس کتاب کی زینت بنا دئے ہیں۔ ابتدائی کلمات کے طور پر اوپر درج تمام درود شریف امام احمد رضا کے تصنیف شدہ ہیں راقم نے چند موتیوں کو یہاں بے ربط پرو دیا ہے۔

اس کتاب کو مکمل کرنے کے بعد راقم نے کئی مستند علماء کرام کو یہ کتاب اصلاح کے لیے پیش کی۔ الحمد للہ! سب ہی نے اس کو مکمل پڑھا اور کئی مقامات پر میری تحریر میں اصلاح فرمائی اور کئی مقامات پر راقم کی تحریر کو پسند بھی فرمایا مثلاً حضرت علامہ مولانا عبد الجبار احمد نقشبندی مد ظلہ العالی رقمطراز ہیں:

”محترم و مکرم کی عشقِ رسول اللہ ﷺ میں ڈوبی ہوئی تصنیف ”درود و سلام کی حقیقت و اہمیت“ کا مطالعہ کیا نہایت ہی خوبصورت اور مدلّل انداز میں موضوع کو واضح کیا ہے اور درود پاک پر وارد ہونے والے معترضین کے اعتراضات کا مُسکِت جواب دیکر الجھے ہوئے ذہنوں کو جلا دی ہے۔“

پروفیسر سید عبد الرحمٰن بخاری ملک کے ممتاز قلم کار اور دل نشیں مقرر ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ آپ نے احقر کی اس کتاب کے متعلق صرف تاثرات ہی نہ دیئے بلکہ جو پہلو درودِ پاک کی افادیت اور پاکیزہ اثرات میں کم محسوس ہو رہا تھا پروفیسر صاحب نے اس پہلو کی اختصار کے ساتھ 30 نکات میں نشاندہی فرمادی ہے۔ جس کے باعث درود و سلام کی افادیت قارئین کرام کو دورانِ مطالعہ ضرور متاثر کرے گی۔ آخر میں مصنف کی اس قلمی خدمات کو سراہتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”اس کتاب میں جو درودِ پاک کا فیضان عام کرنے کے خاطر لکھی گئی ہے میں نے بہت سی کتابیں دیکھیں ہیں اس موضوع پر، لیکن قارئین محترم یقین جانیے یہ ایک ایسی وکھری، انمول، اچھوتی کتاب ہے جسے پڑھنے کی ضرورت عوام ہی کو نہیں خواص کو بھی محسوس ہونا چاہیے۔“

اسی طرح شام وسوڈان سے فارغ التحصیل فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد مہربان باروی شامی زید مجدہٗ نے اپنے تفصیلی تبصرہ میں کئی پہلو پر تبصرہ فرمایاہے ایک مقام پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”اس کتاب کے ممیّزات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے نہایت ہی عمدگی سے اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور انسان کے تعلق کو اشکال کی صورت میں واضح فرمایاہے، قرآنی آیات، احادیث نبویہ، اقوال وافعال صحابہ سے اپنے موقف کو مدلل فرمایا، اشعار وابیات اور نعتیہ کلام سے ادبی چاشنی بخشی اور بار بار سوال وجواب اور حوالہ اور بحث ومباحثہ کی شکل دے کر کتاب کو پر لطف بنادیا“۔

تبصرہ کے آخر میں راقم کی تحریر کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ان تمام باتوں میں اہم ترین بات یہ ہے کہ فقیر عرصہ دراز سے فقہ حنفی میں اجتہاد کا مرتبہ پانے والے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی کئی کتب کا شب و روز مطالعہ کر رہا ہے اور فتاویٰ رضویہ کی چار جلدوں کے عربی ترجمہ کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اس کے باوجود فقیر کی نظروں سے کئی باتیں او جھل رہیں جو ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب حفظ اللہ نے اس کتاب میں ذکر فرمائیں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوف ڈاکٹر صاحب کی اس کاوش کو قصیدہ بردہ، دلائل الخیرات، مجموعہ صلوات الرسول و درود تاج اور فتاویٰ رضویہ کی طرح تاقیامت عوام وخواص میں مقبولیت عطا فرمائے آمین!''۔

اسی طرح دورِ حاضر کے نعت رسول مقبول ﷺ کے حوالے سے مستند محقق، نعت کی دنیا کے بہترین نعت گو شاعر، نعت خوانی کی دنیا کے خوش الحان نعت خواں اور ''نعت رنگ'' رسالے کے چیف ایڈیٹر اور راقم کے خیر خواہ محترم المقام جناب سید صبیح الدین صبیحؔ رحمانی المعروف بہ صبیح رحمانی صاحب نے بھی راقم کی کتاب کا مکمل مطالعہ فرمانے کے بعد انتہائی جامع تبصرہ فرمایا۔ ایک مقام پر آپ رقمطراز ہیں:

''درود وسلام کی حقیقت واہمیت'' جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے ایک ایسی کتاب ہے جو اہل ایمان کے دلوں میں حُبِّ رسول ﷺ کی شمع کی لو بھی تیز

کرے گی اور درود شریف کے حوالے سے علمی طور پر ثروت مند بھی کرے گی، پروفیسر صاحب نے بڑی دِقّتِ نظر اور تحقیقی بصیرت کے ساتھ درود شریف کا وجوب، اس کی تاریخ، اس کے فضائل اور درود پڑھنے سے حاصل ہونے والے روحانی اور دینوی ثمرات کا ذکر کر کے اس موضوع کے تقاضوں کو پورا فرمایا ہے۔ مزید بر آں اپنی علمی کاوش کو حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات اور فتاویٰ کے حوالوں سے مزیّن کر کے مسلک اہل سنّت کو تقویت اور روایتوں کو استنادی شان عطا کر دی ہے۔ میں اتنی معلومات افزا کتاب مرتب کرنے پر پروفیسر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں"۔

راقم اس کتاب کی دوسری ایڈیشن پر ڈاکٹر شہزاد احمد کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے کہ انھوں نے اوّل ایڈیشن کو بغور پڑھا اور فقیر کو کمپوزنگ کی اغلاط سے آگاہ کیا۔ چنانچہ اس ایڈیشن میں تمام اغلاط دور کر دی گئیں ہیں۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے ساتھ ساتھ اُن اہلِ قلم کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی تقاریظ اس ایڈیشن میں شائع کی گئیں ہیں۔ آخر میں اپنے بڑے بھائیوں شیخ ڈاکٹر رشید اللہ قادری حشمتی و شیخ وحید اللہ قادری حشمتی ساکن امریکہ ہیوسٹن کا بھی ممنون ہوں جن کے مالی تعاون سے اس کتاب کی اشاعت دوم ممکن ہوئی اور سب سے زیادہ اپنی والدہ ماجدہ شاہجہاں بیگم زوجہ شیخ حمید اللہ قادری حشمتی علیہ الرحمۃ کی نظرِ شفقت اور دعاؤں کا شکر گزار ہوں اور مزید ان کی دعاؤں کا منتظر بھی ہوں، کہ ان کی دعاؤں اور ان کے زیر سایہ یہ کتاب اشاعت پذیر ہوئی۔ اپنی اہلیہ کوثر جہاں بنت شیخ محمد شفیق اللہ مرحوم کا خاص کر شکر گزار ہوں کہ ان کی خاص دلچسپی کے

باعث اس کتاب کو مکمل کرنا راقم کے لیے بہت آسان ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

اور جب محشر میں آنکھ کھلے تو ہم امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے پیچھے پیچھے ہوں اور جب محشر کے دولہا شافع یوم النشور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری 70 ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اور فرشتوں کی درود و سلام کی گونج میں نظر آئے تو ہم بھی امام احمد رضا کے ساتھ یہ پڑھ رہے ہوں:

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
چیئرمین شعبہ پیٹرولیم ٹکنالوجی
سیکریٹری الحاق کمیٹی جامعہ کراچی
سیکریٹری ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا
ایڈیٹر ''معارفِ رضا''
سرپرست، حلقہ قادریہ، رضویہ، مجیدیہ
سرپرست انجمن محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جامعہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظِ مجددی

زبدۃ السالکین، شیخ المشائخ حضرت علامہ مولانا
الشاہ ابوحفص **عمر آغا مجددی** فاروقی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
(سجادہ نشین: درگاہ شاہ ابوالخیرؒ، کوئٹہ پاکستان)

لِمُبْدِئ النُّور حمدٌ مَالَہٗ حدٌّ وَلَا یُحصی وَصَلی اللہُ عَلیٰ نُورٍ کَزو شد نورھا پیدا

جناب مجید اللہ قادری صاحب وَفَّقه الله رضاءَہ وحفظه نے درود شریف کی اہمیت پر تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا ہے اور اس امر کی ابتداء خود پروردگار کریم فرماتا ہے اور ملائکہ کرام کو حکم فرماتا ہے اور ایمان والوں کو اس مبارک امر پر مامور فرماتا ہے۔

علماء اعلام نے فرمایا ہے کہ درود شریف کا تحفہ عقیدت زندگی میں ایک مرتبہ فرض اور ذکر کے وقت واجب اور قعدہ اخیرہ میں سنت اور اسم گرامی اگر بار بار لیا جائے تو ایک مرتبہ سنت اور بار بار مستحب، درود شریف کے پڑھنے والے کے لیے مغفرت، بلندی درجات، نزول رحمت وشفاعت عظمٰی کی بشارت ہے قرب ومعیت کی نوازشات ہوں گی۔ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قالَ اولیٰ الناسَ بی یوم القیامۃِ اکثرھم عَلیَّ صلاۃً (ترمذی بسند صحیح۔ حضرت ابی ابن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے استفسار پر کے کتنا وقت درود شریف میں مشغول رہوں اور عرض کرنے پر کہ اجعل لك صلاتی کلھا، قال: اذن تکفی ھمك ویغفر لك ذنبك۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دعا معلق رہتی ہے جب تک درود شریف نہ

پڑھے اور محبت تقاضا کثرت ذکر کا کرتی ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخیل وہ ہے کہ میرے ذکر پر درود شریف نہ پڑھے۔

واعلم بأنّ من أحبَّ أحمدا لا بُدَّ أن یهوی اسمه مُرَدّدا

اور اسی سعادت ابدی کے پیش نظر اللہ پاک کے نیک بندوں نے مختلف پیرایوں میں نذرانہ ہائے عقیدت پیش کئے ہیں: وَلِكلّ وِجهَةٌ هُو مُوَلِيهَا فَاستبقوا الخیراتِ۔

مَا اِن مدحت مُحمَّداً بِمَقَالَتِی لکِنّ مدحتُ مقالِتی بمحمّدٍ

کہ محمد را بشرف تعریف داد مدح او تعریف را تشریف داد

حق تعالیٰ فاضل موصوف کی سعی مقبول فرمائے اور ہم سب کو حضور ﷺ کی شفاعت عظمیٰ نصیب ہو والحمد للہ اولا وآخرا والصلوٰۃ والسلام علی الحبیب ابداً وسرمداً۔

درگاہ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ، کوئٹہ

ابوحفص عمر المجددی ۵ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ
۳۰ اکتوبر ۲۰۱۴

ابوحفص عمر آغا مجددی فاروقی نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی السَّاقِیْ لِلنَّاسِ مِنَ الحَوْضِ

مومنو پڑھتے رہو تم اپنے آقا ﷺ پر دُرودُ

ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

محترم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری زید مجدہ علمی حلقہ میں ایک معتمد شخصیت کے حامل ہیں جن کا کام اور نام اعلیٰ حضرت تاجدار بریلی الشاہ امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے ہی مشہور ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے ترجمہ کنزالایمان پر پی ایچ ڈی کیا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی شخصیت میں عشق رسول ﷺ کی چمک نمایاں نظر آتی ہے۔ جہاں پر بھی بات کرتے ہیں تو مقام رسول ﷺ پر بھی ضرور بات کرتے ہیں۔ محترم ومکرم کی عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی تصنیف ''دُرودُ و سلام کی حقیقت واہمیت'' کا مطالعہ کیا نہایت ہی خوبصورت اور مدلّل انداز میں موضوع کو واضح کیا ہے اور درودِ پاک پر وارد ہونے والے معترضین کے اعتراضات کا مُسکِت جواب دیکر الجھے ہوئے ذہنوں کو جلادی ہے کتاب کے مطالعہ کے بعد جہاں درودِ پاک کی حقیقت و اہمیت روشن ہو جاتی ہے وہاں مقام رسول ﷺ بھی واضح اور روشن ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مدظلہ کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عوامُ النّاس کے لیے نفع بخش بنائے مزید دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مدّظلہ کو صحت وعافیت کے ساتھ مزید علمی وسعتیں درازی عمر بالخیر اور دارین کی سعادتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

خاکپائے اولیاء، فقیر **عبدالجبار احمد نقشبندی** عفی عنہ

رہبر اسلامک فاؤنڈیشن

و ادارہ الفیضان (کراچی)

اظہارِ خیال

محترم المقام جناب حضرت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب مدظلہ العالی

محترم المقام جناب صوفی محمد مقصود حسین قادری اویسی زید مجدہٗ نے آپ کی تازہ، عمدہ، بہترین، حسین و جمیل تصنیف "درود وسلام کی حقیقت و اہمیت" ارسال کی، دیکھتے ہی آپ کا سراپا سامنے آگیا اور آپ کی عظیم الشان قلمی خدمات میں یہ کتاب مستطاب اپنی مثال آپ ہے۔

درود وسلام کے موضوع پر ہر دور میں کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی اور ان میں آپ کی یہ روح پرور کتاب خوب سجے گی۔ اس ایمان افروز نعمت پر ہدیہ تبریک قبول فرمائیں۔

(حضرت علامہ) محمد منشاء تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ، رضویہ، لاہور

خطیب جامعہ مسجد ظفریہ مریدکے، شیخوپورہ

16-1-2016

درودوسلام کی حقیقت واہمیت

تبصرہ

درود وسلام ایک ایسی عبادت ہے جو ہر حال میں قبول ہے۔ صرف عبادت ہی نہیں قرب خدا و قرب مصطفیٰ (جلا جلالہ و ﷺ) کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس موضوع پر ہر دور میں کتابیں لکھی گئیں ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی زیر نظر کتاب بھی اس سلسلہ زریں کی حسین کڑی ہے جس میں عہد حاضر کے تعلیم یافتہ طبقے کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید اسلوب اختیار کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ، اللہ کے رسول ﷺ اور بندے کے تعلق کو مختلف شکلوں کے ذریعہ نمایاں کیا گیا ہے۔ کتاب میں آیت کریمہ ان اللہ وملٰئکتہٗ پر بحث، دربارِ رسالت میں فرشتوں کی حاضری اور درود پیش کرنا، شب معراج درود کی گونج، حضرت کا درود کا سماعت کرنا، نام اقدس سن کر درود پڑھنا، آل پر درود پڑھنا، درود اور قرب نبوی، اللہ اور رسول سے رابطہ جدید ٹیکنالوجی کی روشنی میں درود پڑھنے کے فوائد وانعامات وغیرہ موضوعات پر عمدہ گفتگو کی ہے۔ کاغذ، طباعت جلد، ٹائیٹل ایک سے ایک اعلیٰ۔

(ماہنامہ نور الحبیب، جلد 28 شمارہ، 4/ اپریل 2016ء، ص 85)

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری

مدیر اعلیٰ نور الحبیب بصیر پور

اظہارِ خیال

بر کتاب درود و سلام کی حقیقت و اہمیت

(بخدمت جناب گرامی وقار عالی شعار پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب)

آپ کی کتاب "درود و سلام کی حقیقت و اہمیت" پڑھنے کا موقع ملا، آپ نے جس کمال حسن، ایمان، عقیدت، ذوق شوق اور محبت سے کتاب کو ترتیب دیا اور لکھا یہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔ "ایں سعادت بزوز بازو نیست" میرا تو وجدان کہتا ہے کہ اس کتاب کا ہر ہر لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ موجودہ دور کے تناظر میں آپ نے کتاب خالصتاً علمی تحقیقی اور اصلاحی انداز میں لکھ کر اپنی خوش مذاقی، خوش فکری، خوش نظری اور خوش علمی کا ثبوت دیا ہے۔ یوں تو بہت سی کتابیں دیکھنے میں آئی ہیں مگر انداز بیاں میں یہ متانت و سنجیدگی، تڑپ، تلاش، ذوق شوق محبت اور جستجو کہاں؟

رب اکبر سے دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کی اس عظیم علمی، ادبی اور اصلاحی کاوش کو قبول و مقبول فرمائے اور قدم قدم پر آپ کو ترقیاں اور خوشیاں نصیب فرمائے۔ آمین!

صاحبزادہ پیر سید سعید الرحمٰن بخاری

سرپرستِ اعلیٰ مفتی اعظم کشمیر اسلامک لائبریری مظفر آباد، آزاد کشمیر

27-11-2015

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

پروفیسر سید عبد الرحمٰن بخاری

بانی و سربرہ: موءسس اُمّہ فاؤنڈیشن (وقف) لاہور

عمیر سینٹر 1st فلور سوک سینٹر، جوہر ٹاؤن، لاہور۔ 042-35401488, 0315-61392992

تقریظ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ حبیبہٖ سید المرسلین خاتم النّبیٖن وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

اما بعد

درودِ پاک عرشِ بریں کا تحفہ ہے۔ خود ربِ دوعالم کی تجلی کونین کے ذرّے ذرّے کو سجاتے، سنوارتے اور نکھارتے ہوئے دھیرے دھیرے ابد کی اور (ہندی لفظ بمعنی سمت، طرف) بڑھتی ہوئی رعنائیوں کا حاصل۔ درودِ پاک سرمایہ کرم ہے اور وسیلہِ حسن عطا۔ یہ بندۂ مومن کے لئے جیون کے سبھی البیلے موسموں کی نوید ہے۔ وہ البیلا سنگم جہاں مخلوق کا اپنے خالق سے ملن ہوتا ہے۔ وہ تنہا اور یگانہ عمل جو بندے بھی انجام دیتے ہیں اور جن میں اُن کے پروردگار کی تجلیات ذات بھی اُترتی ہیں۔ کائنات تہذیب اور جہاں شرعیت کا وہ سب سے وکھرا، اچھوتا اور انمول مظہر جو آسمانوں کی ساری خوبیاں اور کہکشاؤں کی ساری ندرتیں اپنی آغوش میں سمیٹ کر ہم کرہ ارض کے باسیوں کو عروج بے پایاں کی نوید دیتا ہے۔ درودِ پاک فیضانِ محبت ہے۔ یہ کائنات کے سب نظاموں پر حاوی اور سب کا جوہر و حاصل ہے۔ اس کی ندرتوں کا بدل کسی شریعت، کسی ملّت، کسی تہذیب میں کہیں موجود نہیں۔ درودِ پاک کہنے میں صرف عمل ہے مگر حقیقت میں پورا دین اس کی آغوش میں سمٹا ہوا ہے۔ ساری عبادتیں درودِ پاک کا پرَتو ہیں۔ سب

سے پہلے کائنات میں درودِ پاک تھا، پھر کچھ اور وجود میں آیا ہے۔ سب کچھ درودِ پاک کی کوکھ سے ابھرا ہے۔ ساری ہدایت درود پاکِ کے سانچے میں ڈھلی ہے۔ سارا خزانہ زیست کا اسی کان میں چھپا ہے۔ سب روشنی ہمارے جیون کی، اسی خمیر میں گوندھی ہوئی ہے۔ سب دھڑکنیں انسانوں کی، سب کون و مکان کی رمزیں، سب سانسیں کل مخلوق کی اسی ایک عمل سے جڑی ہوئی ہیں۔

یہاں میرا جی چاہتا ہے قارئینِ محترم! اپنی ایک کتاب ''جذبوں کی آبشار۔ 365 درودِ پاک'' میں سے دو تین اقتباسات آپ کو سناتا چلوں:

1- درود پاک صرف ایک عمل ہی نہیں، یہ تو اپنی وسعتوں، گہرائیوں اور بلندیوں میں اس قدر بے کراں سمندر ہے کہ ساری شریعت اس کی ایک موج اور پوری تہذیب اس کا ایک مظہر دکھائی دیتی ہے۔ آسمان سمٹ کر درود کے حصار میں بیٹھا ہے۔ زمان و مکاں تو اس کے دو جزیرے ہیں۔ لوح و قلم درود کی برکتوں کا بیان ہے۔ اور عرش و کرسی درودِ پاک کی تجلیات۔ درود پاک خدا کا عمل ہے، اور ساری کائنات خدا کی تخلیق۔ عمل یقیناً فزوں تر ہے اور تخلیق اس کا ایک مظہر ہے۔ پس کائنات ساری ایک آئینہ ہے درودِ پاک کا۔ (جذبوں کی آبشار ص82)

2- درود و سلام کا ورد ایک برستی شبنم ہے جو دل کی کلی کھلا دیتی ہے۔ ایک بادِ صباء کا جھونکا جس کی پر موج نگر نگر البیلی خوشبو لئے پھرتی ہے۔ ایک کیف و سرور کی بارش جو ہر روح کی کھیتی میں سیر ابی اُنڈیل دیتی ہے۔ ایک بہتا نور کا دریا جو وادی وادی سیلِ رواں شادابی کا بہائے لئے چلا جاتا ہے۔ ایک قوسِ قزح کی پھوار جو ہر سو رنگوں کی البیلی فصل اُگاتی ہے۔ (جذبوں کی آبشار ص343)

3- دوستو آؤ نا ہم سب مل کر پڑھیں درودِ پاک۔ نہیں، بلکہ خود بن جائیں سراپا درودِ پاک۔ اس طرح کہ دل کی ہر دھڑکن درودِ پاک ہو۔ لفظوں کا ہر ارتعاش درودِ پاک ہو، اور سانسوں کی چلمن میں چھپا ہر جذبہ درودِ پاک ہو۔ پلکوں پہ سجے تو اشکوں کا ہر موتی درودِ پاک بن جائے۔ کچھ ایسا ہو کہ اُمتی اپنے آقا و مولا ﷺ کی دہلیزِ کرم پہ اُترے تو اس کا وجود سارا " چاندنی درودِ پاک کی لگے۔
(جذبوں کی آبشار ص467)

یہ تو تھے قارئینِ محترم! مری ایک کتاب کے تین مختصر سے اقتباسات جو درودِ پاک کی حقیقت، اہمیت اور معنویت کو اُجاگر کرنے کے سلسلے میں آپکے ذوقِ تدبّر کی نذر کیے گئے۔ اب مُناسب محسوس ہوتا ہے کہ صدیوں کی تاریخ پہ پھیلے ہوئے اسلام کے کاروانِ ہدایت میں سے چند برگُزیدہ نفوسِ قدسیہ کے پیہم تجربات کی روشنی میں درودِ پاک کی افادیت اور پاکیزہ اثرات کی نشاندہی کر دی جائے۔ اس بارے میں چند بیانات ملاحظہ ہوں:

امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

"شیخ علی نورالدین شونی اور شیخ حمد زرادی قدس سرھما ہر روز بے پناہ کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتے جس کی برکت سے اُنہیں یہ اعزاز حاصل تھا کہ بیداری میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے" (لواقح الانوار القدسیہ)

جلیل القدر امام فقہ ابو اللیث سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اگر درودِ پاک کا کوئی اور فائدہ نہ بھی ہوتا تو بھی صرف اتنا ہی کافی تھا کہ اس میں شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کی نوید ہے۔۔۔ اور بلا شبہ جسے حضور ﷺ کی شفاعت میسر آگئی اُسے اور کسی چیز کی کمی نہیں ہو سکتی۔۔۔"
(تنبیہ الغافلین ص: 161)

عارف کامل حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المنن الکبریٰ" میں لکھتے ہیں:

سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔۔۔ "جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو۔۔۔ تو باقی سب وسیلے چھوڑ کر۔۔۔ صرف اور صرف محبوب سید الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے دُعا کرو۔۔۔ بندوں اور خدا کے درمیان باقی سب دروازے بند ہیں۔۔۔ صرف یہی ایک دروازہ کھلا ہے۔۔۔۔ سب انبیاء اور اولیاء بھی اسی وسیلے سے مانگتے اور پاتے ہیں۔" (سعادۃ الدارین، ص532)

خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ قدسِ سرہٗ فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین گنجِ شکر قدسِ سرہٗ درودِ پاک کے فضائل بیان کرتے ہوئے پرنم ہوگئے ۔۔۔اور خواجہ حکیم سنائی کا واقعہ دوہرایا۔۔۔ وہ اس کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتے تھے کہ خواب میں حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔۔۔ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنائی تم اس قدر کثرت سے درود بھیجتے ہو کہ مجھے تم پر نظر ڈالتے حیا گھیر لیتی ہے ۔۔۔ بابا فرید گنج شکر، یہ واقعہ سناتے ہوئے حکیم سنائی کی خوش نصیبی پر دیر تک فخر کرتے رہے۔۔۔"

دلائل الخیرات شریف جیسی عظیم اور بے مثال کتاب کی تالیف کا سبب بھی درودِ پاک ایک انعام بنا۔ ایک بچی نے کنویں میں دم کیا اور پانی کناروں تک آ گیا۔ شیخ جزولی نے اس کرامت کا سبب پوچھا تو بچی نے بتایا: ایک درورد پاک کا وظیفہ ۔۔۔اس شیخ جزولی نے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درودِ پاک کی لازوال کتاب کا تحفہ چھوڑا۔۔۔

ایک بزرگ سیّد عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

درودِ پاک پارس کی مانند ہے۔۔۔ جو اسے چُھو لے وہ سونا بن جائے۔۔۔ ایسے یقینی عمل کو چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹکنا نہیں چاہیے۔۔۔

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ نے دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا البیلا راستہ اُمت کو ہی دیکھایا ہے:

"بس درودِ پاک پڑھتے رہو۔۔۔ اور پڑھتے ہی رہو۔۔۔ تاآنکہ خوش نصیبی کا اُجالا عرشِ اعظم سے چلے۔۔۔ اور تمہیں اپنی آغوشِ کرم میں سمیٹ کر دہلیز درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ پہنچادے۔۔۔"

دلائل الخیرات کے مصنف شیخ جزولی قدس سرہٗ کی قبر مبارک سے کستوری کی مہک اُٹھتی تھی۔۔۔ یہ برکت تھی درودِ پاک کے وظیفے کی۔۔۔

(مطالعہ المسرات 4)

یہ تھے قارئینِ محترم اسلامی تاریخ کے وہ چند واقعات، اولیاءِ کرام کے مُشاہدات و واردات اور اہلِ عرفان و دانش کے بیان کردہ چند انمول حقائق جو انسانی زندگی پر مرتب ہونے والے درودِ پاک کے بے پایاں اثرات کو پوری قوت اور صراحت کیساتھ آشکار کررہے ہیں۔

درودِ پاک کی اسی اہمیت، ندرت اور زیبائی کو اُجالنے کے لئے چودہ صدیوں کی اسلامی تاریخ میں انگنت علمی فکری اور دعوتی تحریکوں کے سلسلے اُبھرتے اور پھیلتے رہے۔

شعورِ مومن کی اتھاہ گہرائیوں میں درودِ پاک کی سُندرتا اُنڈیلنے کا عمل نہ کبھی رُکا نہ تھما۔ آج بھی ہر سُو درودِ پاک کی خوشبُو مہک رہی ہے اور اہلِ علم و دانش

ہوں کے صاحبان محبت و نسبت سبھی اپنے اپنے انداز اور آہنگ میں اسی خوشبُو کی مہکار لئے کارواں در کارواں چلے آتے ہیں۔ ایسے ہی ایک کاروانِ علم و محبت کا سالار اس وقت ہمیں اپنی کتاب "درود و سلام کی حقیقت و اہمیت" کے آئینے میں فروغِ عشقِ رسول ﷺ کے زمزمے سناتا نظر آرہا ہے۔ جی ہاں میں بات کر رہا ہوں ایک بہت ہی مہربان اور شفیق دانشور، سکالر اور شیخِ طریقت جناب ڈاکٹر مجید اللہ قادری زیدہ مجدہُ العالی کی۔ جو اس عہد کے سُلگتے ہوئے ماحول میں اپنے شائستہ دھیمے مزاج کی سجل تابانیاں بانٹ رہے ہیں۔ ایک کومل تاسی ہے جو لہجے صبانامی کا اثر گھول رہی ہے جو درودِ پاک کا فیضانِ عام کرنے کی خاطر لکھی گئی ہے۔ میں نے بہت سی کتابیں دیکھی ہیں اس موضوع پر، لیکن یقین مانئے قارئینِ محترم! یہ ایک ایسی وکھری، انمول اچھوتی کتاب ہے، جسے پڑھنے کی ضرورت عوام ہی کو نہیں، خواص کو بھی محسوس ہونی چاہیے۔ دانش و بصیرت کا خزانہ بانٹتی یہ کتاب اپنے اندر نسبتوں کا ایک البیلا رنگ بھی لیے ہوئے ہے۔ درودِ پاک کے آئینے میں عشقِ رسول ﷺ کی تابناکیاں لُٹاتی یہ کتاب نہ صرف ایک سرمایہ ہے دورِ حاضر کے لئے بلکہ اُمید کا چراغ ہے آنے والے ہر زمانے کے لئے۔ ربِ ذُوالجلال اس کتاب کے مُصنّف کو علم اور روحانیت کے نت نئے فرازوں سے آشنا فرمائے اور قبولیت کی مہربانیوں اور پناہوں میں رکھے۔ آمین!

والسلام

خاکِ درِ حبیب ﷺ

سیّد عبد الرحمٰن بخاری

موسس اُمّہ فاؤنڈیشن (وقف) لاہور (18 نومبر 2014)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Syed Sabihuddin Rehmani

B-306, Block-14, Gulistan-e-Johar, Karachi. 75290, Pakistan,
E-mail: sabeehrehmani@gmail.com, www.naatresearchcentre.com

درود و سلام کی حقیقت و اہمیت۔۔۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

اللہ تعالیٰ نے جب سے مومنوں پر اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود بھیجنا فرض فرمایا اور یہ اطلاع بھی بہم پہنچائی کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اور اس کے فرشتے اپنی حیثیت کے مطابق حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں "اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" (۵۶) الاحزاب۔ (بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو)۔ تو اہلِ ایمان نے خود حضورِ اکرم ﷺ سے درود بھیجنے کا سلیقہ سیکھا اور اس لمحے سے آج تک درودِ پاک کا ورد ہر کلمہ گو کا شعار ہے۔

درودِ پاک کا حکم مطلق تھا اس لیے نہ تو مسلمانوں کے معاشرے میں نماز کے درود کے علاوہ درود شریف کے الفاظ کی کوئی خاص تعیین ہوئی اور نہ ہی مقدار کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکمِ مطلق میں بھی درود شریف کی تعداد، اوقات، اندازِ قرأت یا کیفیتِ درود خوانی کی کوئی قید نہیں لگائی۔ یہی وجہ ہے کہ درود خوانی کا عمل درود خوانوں کے اذواق اور احوال کے مطابق تشکیل پاتا رہا۔ کچھ اہلِ محبت نے درود شریف تصنیف بھی کیے اور ان کے متن (Text) کی قبولیت کے آثار بھی اس طرح ظاہر ہوئے کہ وہ امت میں متداول ہو گئے۔ مثلاً درودِ تاج، یا امام

بوصیری کا درود "یا ربِ صلِّ وسَلِّم دائماً ابداً۔۔۔ علیٰ حَبِیبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِم"۔ درودِ پاک کی تصانیف میں دلائل الخیرات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشن کو آگے بڑھانے میں کوشاں ہیں جس کا بنیادی مقصد حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے دلوں میں حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کرنے کا کارِ اہم اپنے ذمے لے کر بہت ساری کتب ایسی مرتب فرمادی ہیں کہ عاشقان و محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کتب سے اپنی علمی پیاس بھی بجھا سکتے ہیں اور روحانی ترفع بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

"درود و سلام کی حقیقت و اہمیت" جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے۔ ایک ایسی کتاب ہے جو اہلِ ایمان کے دلوں میں حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کی لَو بھی تیز کرے گی اور درود شریف کے حوالے سے علمی طور پر ثروت مند بھی کرے گی۔

پروفیسر صاحب نے بڑی دقّتِ نظر اور تحقیقی بصیرت کے ساتھ درود شریف کا وجوب، اس کی تاریخ، اس کے فضائل اور درود پڑھنے سے حاصل ہونے والے روحانی اور دینوی ثمرات کا ذکر کرکے اس موضوع کے تقاضوں کو پورا فرمایا ہے۔ مزید بر آں اپنی علمی کاوش کو حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات اور فتاویٰ کے حوالوں سے مزّین کرکے مسلکِ اہلِ سنّت کو تقویت اور روایتوں کو استنادی شان عطا کردی ہے۔ میں اتنی معلومات افزا کتاب مرتب کرنے پر حضرت پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سید صبیح الدین صبیح رحمانی

بدھ، ۱۸/ محرم ۱۴۳۶ھ مطابق، ۱۲/ نومبر ۲۰۱۴ء

”درود و سلام کی حقیقت و اہمیت“ پر ایک نظر

جناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کی تصنیف ”درود و سلام کی حقیقت و اہمیت“ انفرادیت سے ہمکنار ایک لاجواب و بے مثال کتاب ہے۔ اس کے آنگن میں عشق و محبت کے پھول کھلتے ہیں اور عقیدت و احترام کے دیدہ زیب رنگ ملتے ہیں۔ لفظ لفظ میں اعتبار و معیار کی کہکشائیں چمکتی ہیں اور حرف حرف میں روحانیت و صداقت کی رنگ برنگ قوس قزح دمکتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے دل پر اسرار و رموز کھلتے ہیں اور اذہان دتخیلات کے ایوان دھلتے ہیں یہ کتاب درود و سلام کی تجلیات وبرکات کے انمول خزینے تقسیم کرتے ہوئے اپنے حسن بھرے پیکر میں چاہتوں کا ایک گلستان آباد کیے ہوئے ہے۔

اس کتاب کی ڈھیروں خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ نہایت شگفتگی و شیفتگی کے ساتھ انفرادیت کے جلو میں اللہ رب العزت، حضور نبی رحمت ﷺ اور مسلمان کے تعلق کو پُر اثر اشکال کی صورت میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ ایک نئی چیز سامنے آئی ہے ان اشکال کی موجودگی نے اس کتاب کی افادیت میں جو خاطر خواہ اضافہ کیا ہے وہ بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔

”درود و سلام کی حقیقت و اہمیت“ گُلہائے حسن وجمال وکمال سے آراستہ و پیراستہ ہے اندازِ تحریر میں جو رعنائیاں اور دلربائیاں موجزن ہیں انہوں نے پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کے حُسن قلم کا جلوہ دکھا دیا ہے۔ میں اس عمدہ تصنیف پر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ رب العّزت ان کے نوکِ قلم کی اس تابناکی کو اپنی رحمت وکرم کی توانائی سے سجائے رکھے۔ آمین!

ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم

چیئرمین فروغ حمد ونعت کونسل، سرگودھا، پاکستان

Dr. Muhammad Mehrban Barvi Shami
Head of department Islamic Research Center, Karachi, Pakistan.
BS, Libya. PGD & LLM (M. Phil) & PhD from Sudan,
Graduated from Syria, Yemen & Iraq. Mobile: 0092-347-2720756
E-mail: mehrbanbarvi2@yahoo.com, Facebook.com/mehrbanvarvi

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأولين والآخرين' وعلى آله وصحبه أجمعين' ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

أما بعد:

درود وسلام پہ بے شمار کتابیں لکھی گئیں اگر میں ان کی تاریخ وتفصیل میں جاؤں تو کئی ضخیم مجلدات تیار ہو جائیں، شاید ہی کوئی ایسی زبان ہو جس میں اس موضوع پہ قلم نہ اٹھائی گئی ہو، شاید ہی کوئی ایسی مملکت ہو جہاں اس پہ کام نہ ہوا ہو، شاید ہی کوئی ایسا لمحہ ہو جو اس عمل ربانی سے محروم ہو، شاید ہی کوئی ایسی قوم ہو جو صبح وشام ہر ساعت ہر گھڑی اس کا ورد نہ کرتی ہو، ایسا کیوں نہ ہو جب خود رب کائنات علی الملأ اعلان فرمارہے ہیں:

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[الأحزاب: 33/56]

ہمیشہ انبیاء ومرسلین اور ان کے امتیوں کیلئے اوامر ونواہی کی شکل میں وحی اترتی رہی مگر جب آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے شان وشوکت کی بات آئی تو امر کے صیغہ سے قبل تمہید باندھی اور درود وسلام کی فضیلت بیان فرمائی

کہ یہ اتنا عظیم کام ہے جسے تمہارا رب اور فرشتے بھی سرانجام دے رہے ہیں آپ بھی اس شرف کو حاصل کریں بلکہ اسے اس حد تک ضروری قرار دیا گیا کہ اس کے بغیر مؤمن کی معراج بھی متصوّر نہیں۔

محترم و مکرم علامہ ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس صغیر الحجم کبیر الشان کتاب (درود و سلام کی حقیقت و اہمیت) میں آج تک اس موضوع پہ لکھی جانے والی تمام کتب کا زُبدہ اور ملخص تیار فرمایا جس میں سہل انداز، سلیس عبارت اور اگر کہیں قدر تفصیل کی ضرورت پڑی تو استطراد بلا فائدہ سے اجتناب کیا اور اگر کبھی ایجاز کی طرف گئے تو لغز اور ایجاز مخل سے احتراز فرمایا، میری نظر میں اس موضوع پہ اس سے جامع مانع کتاب کبھی نہیں گزری خواہ وہ عربی زبان ہو یا فارسی یا اردو۔

اس کتاب کے ممیّزات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے نہایت ہی عمدگی سے اللہ تعالیٰ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور انسان کے تعلق کو اشکال کی صورت میں واضح فرمایا، قرآنی آیات احادیث نبویہ، اقوال وافعال صحابہ سے اپنے موقف کو مدلل فرمایا، اشعار وابیات اور نعتیہ کلام سے ادبی چاشنی بخشی اور بار بار سوال وجواب اور حوار اور بحث ومباحثہ کی شکل دے کر کتاب کو پر لطف بنا دیا، خصوصاً نئی نسل کو ان کے عام فہم انداز میں جو سمجھانے کی کوشش فرمائی یہ نہایت ہی قابل دید کام ہے جسے آپ بخوبی نبھانا جانتے ہیں، یہی تو اصل

مباحثہ کا کام ہے ڈاکٹر صاحب جس کے شاہسوار نظر آتے ہیں کہ آپ ایک تصوراتی اور روحانی کیفیت کو ایک ایسی حالت سے تشبیہ دیتے نظر آتے ہیں جس سے ہر پڑھے لکھے انسان کو شب وروز کئی دفعہ واسطہ پڑتا ہے۔

میں ایک پیراگراف بطور نمونہ پیش کرتا ہوں جو آپ نے تقریباً کتاب کے وسط میں ذکر فرمایا: آج کی ٹکنالوجی کی زبان میں اگر یوں کہوں کہ آپ جب کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر Facebook کھولتے ہیں تو ایک وقت میں آپ اپنے کبھی کسی دوست سے کبھی کسی دوست سے Linkup ہو جاتے ہیں اور one to one گفتگو بھی کرتے ہیں بالکل اسی طرح اب اپنی روح کی Facebook کھولیں اور اللھم صل علیٰ محمد کہہ کر اللہ عزوجل سے one to one لنک ہو جائیں یہ آپ کا اپنے رب سے رابطہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک آپ درود پڑھتے رہیں گے اور اس دوران آپ حضور ﷺ سے بھی Attach رہیں گے اور اگر آپ اب چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی one to one لنک ہو جائیں تو آپ اب ان پر سلام پیش فرمائیں: السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جیسے ہی سلام پیش کیا آپ حضور ﷺ سے بھی link Up ہو گئے اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول دونوں سے رابطے میں رہیں تو آپ اللہ کے حکم کی مکمل تعمیل کرتے ہوئے کہ اس نے درود وسلام دونوں کا حکم دیا ہے۔ درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہیں جب تک آپ یہ رابطہ قائم رکھنا چاہیں قائم رکھیں یہ

Conectionوہاں سے کبھی جدا نہ ہو گا یہConection آپ ہی کی طرف سے ختم ہو گا جب آپ درود وسلام پڑھنا روک دیں گے۔ لہٰذا آپ پڑھتے رہیں: (الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ). سبحان اللہ! اللهم زد فزد من فضلك و آلائك علیٰ فضیلة الدکتور.

اس کتاب کی خصوصیات و ممیّزات کو ذکر کرنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے اور اس کتاب میں کوئی بھی ایسا عنوان نظر نہیں آتا جس سے نہ مستغنی ہوا جاسکے یا مزید کہیں اضافہ کی ضرورت ہو، میں نے چونکہ اس کتاب کا لفظ بلفظ مطالعہ کیا ہے لہذا کوشش کرتا ہوں کہ اس میں وارد ہونے والے درود وسلام کے فضائل وفوائد کو دس نکات میں بند کروں تاکہ قاری اس کتاب کی اہمیت جان سکے:

1- اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ على النَّبِيّ يا أَيُّها الَّذين آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾

[الأحزاب: 33/56]

2- اللہ اور اسکے بندے کے عمل میں موافقت اگرچہ ہمارے درود سے مراد دعاء وسؤال ہے اور اللہ تعالیٰ کے درود سے مراد تعریف اور شرف ہے۔

3- بندے اور فرشتوں کے عمل میں موافقت۔

4- جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایک دفعہ درود وسلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پہ دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:«مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا»۔ (صحیح مسلم, کتاب الصلاۃ, باب الصلاۃ علی النبي صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد, حدیث نمبر(408): 1/306.)

5- جب تک انسان حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا رہتا ہے تب تک فرشتے اس پہ رحمتیں نازل فرماتے رہتے ہیں، سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ».

(مسند امام احمد، حدیث نمبر(15680): 24/451۔)

6- اسکے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

7- درود شریف پڑھنا شفاعت کا سبب ہے، حضرت سیدنا ابو درداء سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ اہل تخاریج نے کئی کتابوں میں اسے طبرانی کی معجم کبیر کی طرف منسوب کیا مگر افسوس مطبوعہ معجم کبیر میں یہ حدیث موجود نہیں ہے۔

8- قیامت کے دن امتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین ہو گا، سیدنا ابو امامہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:«أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ

الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ؛ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً»۔ (سنن کبری للبیھقی، کتاب الجمعۃ, باب ما یؤمر بہ فی لیلۃ الجمعۃ ویومھا من کثرۃ الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، حدیث نمبر (5995): 3/353۔)

9- درود شریف پڑھنے والا قیامت کے دن تمام مصیبتوں سے چھٹکارا پائے گا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَا أَيهَا النَّاس إِن أنجاكم يَوْمَ الْقِيَامَة من أهوالها ومواطنها أَكْثَرُكُم عَلَيَّ صَلَاةً فِي دَارِ الدُّنْيَا»۔ (الفردوس للماثور الخطاب، حدیث نمبر (8175): 5/277۔)

10- اسکے علاوہ درود وسلام کے فضائل میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جن کا ملخص یہ ہے کہ درود وسلام پڑھنے والا قیامت کے دن تمام انسانوں سے اعلیٰ ہو گا، اسے جنت کا راستہ دکھائے گا، روز محشر میں صاحب نور ہو گا، مجالس کی زینت ہو گا، مجلس معطر رہے گی، اطیب الطیبین اور اطہر الطاہرین ہو گا، درود نہ پڑھنے والا روز محشر میں نادم ہو گا، نفاق اور جھنم کی آگ سے برأت کا سبب ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہدا کے ساتھ اٹھائے گا، فقر اور تنگدستی سے بچنے کا قیمتی نسخہ ہے، مستجاب الدعوات ہو گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود پڑھنے والے کو جواب عنایت فرماتے ہیں، ہر مشکل میں سے سرخرو ہو گا، تنگدست کیلئے صدقہ کا نعم البدل ہے، ایک درود کے بدلے اسکی سو دنیوی واخروی حاجتیں پوری ہو نگی، قیامت کے دن حضور ﷺ کے قریب ترین ہو گا۔

ان تمام باتوں سے اہم ترین بات یہ ہے کہ فقیر عرصہ دراز سے فقہ حنفی میں اجتہاد کا مرتبہ پانے والے اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ کی کئی کتب کا شب وروز مطالعہ کر رہا ہے اور فتاوی رضویہ کی چار جلدوں کے عربی ترجمہ کا بھی شرف حاصل ہے اسکے باوجود فقیر کی نظروں سے کئی باتیں اوجھل رہیں جو ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب حفظہ اللہ نے اس کتاب میں ذکر فرمائیں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوف ڈاکٹر صاحب کی اس کاوش کو قصیدہ بردہ دلائل الخیرات مجموعۃ صلوات الرسول درود تاج اور فتاوی رضویہ کی طرح تاقیامت عوام وخواص میں مقبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد مہربان باروی شامی

وزیٹنگ پروفیسر

شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

مولانا محمد عمران شامی

فاضل شام (دمشق) وسوڈان

شیخ امام ابو عبد اللہ محمد التوزی نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام الغرۃ الائحۃ والمسکۃ الفائحۃ فی الخطوط الصمدیۃ والمفاخرۃ المحمدیۃ اور اس میں ایک قصیدہ لکھا جس میں دو اشعار کا ترجمہ یوں ہے۔

(جو بھی توحید پرست آپ کے نام کو دیکھتا ہے تو وہ اسکو بہترین طریقہ سے بوسے دیتا ہے)

(جو بھی اس نام پاک کو اپنا وظیفہ بناتا ہے تو گویا اس کے منہ سے میٹھے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔) القول البدیع میں امام السخاوی نے امام زین العابدین کا ایک قول نقل فرمایا ہے۔

"کہ کسی نے امام زین العابدین سے قرب قیامت کے وقت جب فتنے زیادہ ہونگے تو اس وقت اہل حق کی نشانی کیا ہو گی تو آپ نے فرمایا وہ کثرت سے درود پڑھنے والے ہونگے۔"

میں نے ڈاکٹر صاحب کی کتاب کو پڑھا ماشاء اللہ انکی کتاب درود شریف کے باب میں ایک اچھی کتاب ہے اللہ تعالیٰ انکی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان کو اہل حق کی اس نشانی کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی ﷺ۔

مولانا محمد عمران شامی

فاضل شام (دمشق) وسوڈان

استاد شیخ زید اسلامک سینٹر، جامعہ کراچی

درود و سلام کی حقیقت و اہمیت

القران:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

(سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، آیت ۵٦)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

یہ آیت کریمہ آیت درود و سلام کے نام سے مشہور ہے۔ جیسے ہی اس آیت کریمہ کے الفاظ کسی مومن کے کانوں تک پہنچتے ہیں وہ فوراً بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اجمعين

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَ آلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ آلِهٖ وَاصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

صَلٰوةً وَسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم

مولیٰ یا صلّ وسلّم دائماً ابدا

علیٰ حبیبك خیر الخلق کلّهم

بندۂ مومن نبی پاک ﷺ کا نام سنتے ہی اپنی عقیدت کا اظہار نہایت خشوع و خضوع اور پوری توجہ سے درود و سلام کے ساتھ کرتا ہے۔ جس کو جتنی زیادہ عقیدت و محبت ہوتی ہے وہ اتنی ہی دلچسپی کے ساتھ اچھے سے الفاظ میں درود و سلام بھیجتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے حضور ﷺ ہر ایک کے درود کو سنتے ہیں۔ اس سے قبل کہ اس آیت کریمہ کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا جائے سب سے پہلے آیت کریمہ کی شان نزول سے متعلق آگہی حاصل کرتے ہیں کہ اہل ایمان کو درود پڑھنے کا حکم کب ملا۔ ایک اہم بات واضح کرتا چلوں کہ اس آیتِ کریمہ کا تعلق آیات احکامات سے ہے جس کے حکم کا سن کر فوری جواب بصورت درود واجب ہے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد معدن الجود والکرم و اٰلہ وبارك وسلم علیہ صلوٰۃ وسلام علیك یاسیدی یا رسول اللہ ﷺ

آیت درود وسلام کا شان نزول:

تاریخی اعتبار سے سورۃ الاحزاب کی اس (56ویں) آیت کریمہ کا شانِ نزول ۵ ہجری بنتا ہے کیونکہ جنگ خندق یا غزوہ الاحزاب ۵ ہجری میں وقوع پذیر ہوا تھا۔ اس بات سے بھی بحث نہیں کہ سورۃ الاحزاب کی یہ آیت کریمہ یا پوری سورۂ احزاب جنگ احزاب سے قبل یا دوران یا بعد میں نازل ہوئی مگر شواہد سے یہ بات ثابت ہے کہ ۵ ہجری میں ہی

اس کا نزول ہوا۔ اس بات کے پیش نظر کہ نمازِ پنجگانہ مکی زندگی میں واقعہ معراج کے بعد فرض ہوئی اور ہر نماز میں التحیات کے بعد چونکہ درود پڑھا جاتا ہے تو ممکن ہے سورۂ احزاب کا یہ حصہ یعنی آیت درود وسلام مکی زندگی میں ہی نازل ہوئی ہو اور سورۂ احزاب کا بقیہ حصہ مدنی زندگی میں نازل ہوا ہو مگر ایسے شواہد احادیث میں نہیں ملتے۔ یہ ایک اہم موضوع ہے جس پر اگلے صفحات میں تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔

یہاں سب سے پہلے اس آیت کریمہ کے نزول کے وقت جو سیدِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی کیفیت (Feeling) تھی اس کو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی ملاحظہ کریں:

حدیث: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی شان نزول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''جب یہ آیت درود وسلام نازل ہوئی تو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ خوشی ومسرت سے سرشار اپنے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمانے لگے۔ ''ھنئونی ھنئونی'' اے صحابہ مجھے مبارک باد دو، مجھے مبارک باد دو کیونکہ میرے بارے میں ایک ایسی آیتِ کریمہ نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ پھر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے آیت درود وسلام تلاوت فرمائی:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت ۵۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ اس وقت میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرہ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش بشاش پایا پھر میں نے کہا:

هنيئًا لك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کو بہت بہت مبارک ہو میرے ساتھ دیگر صحابۂ کرام بھی مبارک باد دیتے رہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام نے عرض کی کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اس آیت کی حقیقت سے آگاہی دیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جواب میں ارشاد فرمایا:

"تم لوگوں نے مجھ سے ایک علم مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے اگر نہ پوچھتے تو میں تازندگی اظہار نہ کرتا ہاں اب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کے لیے دو دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ میرا نام سنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول اٹھتے ہیں "غفر الله لك" یعنی اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کے جواب "غفر الله لك" میں اپنے تمام ملائکہ سمیت آمین کہتا ہے اور اگر کوئی مسلمان میرا نام سن کر درود نہیں پڑھتا

تو وہ دونوں فرشتے اس کے لیے "لاغفر اللہ لك" کہ اللہ تجھے نہ بخشے کہتے ہیں اس وقت صرف فرشتے آمین کہتے ہیں:

(معارجِ النبوۃ، از ملا واعظ الکاشفی اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، ص 311-312، مکتبہ نبویہ، لاہور، 1978ء)

صاحب روح البیان شیخ اسمٰعیل حقی نے بھی اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ کی خوشی و مسرت کے اظہار کو بیان کرتے ہوئے لکھا:

"بعد نزول آیت ھذا (آیت درود وسلام) حضور ﷺ کا چہرہ مبارک مسرور ہوا اور فرمایا مجھے مبارک باد دو کہ مجھے آج وہ آیت کریمہ عطا ہوئی جو مجھے دنیا اور مافیھا سے زیادہ محبوب ہے۔"

(تفسیر روح البیان، از: شیخ اسمٰعیل حقی، مترجم: علامہ فیض احمد اویسی)

آیت درود وسلام کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو سے قبل ضروری سمجھتا ہوں کہ چند معروف اردو مترجمین قرآن کے ترجمے بھی پیش کر دوں تاکہ آیت کریمہ میں جو لفظ "صلوا" استعمال ہوا ہے اس کی وضاحت کے ساتھ ساتھ مترجمین قرآن کا اظہارِ عقیدت بھی سامنے آجائے ملاحظہ کیجئے چند معروف اردو مترجمین کے تراجم:

(۱)۔ تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے، اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اس کے اور سلام بھیجو۔ (شاہ رفیع الدین دہلوی)

(۲)۔ اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔

حاشیہ پر لکھا ہے: "یہ حکم ادا ہوتا رہتا ہے نماز میں: السلام علیك ایھا النبی اور اللھم صلّ علیٰ محمد۔ اللہ سے رحمت مانگی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان کے لائق رحمت اتری اور دس رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر اب جتنا چاہے اپنے اوپر حاصل کرے"۔(ترجمہ و حواشی شاہ عبد القادر دہلوی)

(۳)۔ خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

حاشیہ پر لکھا ہے:"یہ حکم ادا ہوتا ہے نماز میں۔ السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد۔۔۔"۔(فتح محمد جالندھری)

(۴)۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر اے ایمان والوں تم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

حاشیہ پر لکھا ہے: "اللہ تعالیٰ کا رحمت بھیجنا تو رحمت فرمانا ہے اور مراد اس سے رحمت خاصہ ہے جو آپ کے شان عالی کے مناسب ہے اور فرشتوں کا رحمت بھیجنا اور اسی طرح جو رحمت کے بھیجنے کا ہم کو حکم

ہے۔ اس سے مراد اس رحمت خاصہ کی دعا کرنا ہے اس کو ہمارے محاورے میں درود کہتے ہیں اور اس دعا کو کرنے سے حضور ﷺ کے مراتب عالیہ میں بھی ترقی ہو سکتی ہے اور خود دعا کرنے والے کو بھی نفع ہوتا ہے۔" (مولوی اشرف علی تھانوی)

(۵)۔ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو۔ (قاضی ثنا اللہ مجددی)

(۶)۔ اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ (مولوی سید مودودی)

(۷)۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

(امام احمد رضا خاں قادری بریلوی)

ان مترجمین میں اکثریت نے صلوٰۃ کے معنی درود بتائے ہیں جبکہ شاہ عبد القادر دہلوی ابن شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولوی اشرف علی تھانوی نے درود بمعنی رحمت لیے ہیں جس کی ان مترجمین نے حاشیہ میں وضاحت بھی کی ہے۔

سلام بھیجنے میں تمام مترجمین میں یکسانیت نظر آتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق اپنے پیارے رسول حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتا ہے ساتھ ہی اس کے

حکم سے اس کے تمام فرشتے بھی مسلسل اس نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اپنے اس فعل میں اللہ عزوجل نے اہل ایمان کو شامل کرتے ہوئے ان کو حکم دیا کہ تم بھی اس نبی پر درود بھیجو اور نبی کو سلام کرتے ہوئے ہمارے اس فعل میں شریک ہو جاؤ۔ تم جتنی دیر رسول پر درود و سلام بھیجتے رہو گے ہمارے حکم کی تعمیل میں مصروف رہو گے۔ ہم اور ہمارے فرشتے تو ہر آن اس نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں مگر تمہیں اختیار ہے کہ تم جتنی دیر اس عمل میں ہمارے ساتھ شریک رہنا چاہتے ہو شریک رہو۔ جو جتنی دیر درود بھیجنے میں مصروف رہے گا وہ ہمارے ساتھ شریک عمل ہو گا اور جتنی دیر درود بھیجتا رہے گا وہ ہمارے سایۂ رحمت میں ہو گا کیونکہ ہم ہر ایک درود کے عوض اس کو 10 رحمتوں سے نوازتے ہیں۔

قارئین کرام! آیت میں اللہ کا حکم مطلق ہے کہ: "اے ایمان والو اس نبی پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام" لہٰذا یہ سوال نہیں اٹھایا جا سکتا کہ یہ درود کس طور پر اور کتنی تعداد میں، کن کن اوقات میں، کن کن صیغوں کے ساتھ، کن کن کلمات کے ساتھ بھیجا جائے کون سا درود کس انداز میں بھیجا جائے یا پڑھا جائے اس سے قبل کہ تفصیل سے ان باتوں کا جائزہ لیا جائے آیت درود و سلام کو بغور پڑھتے ہوئے اس کے حکم پر غور کریں:

(۱)۔ اللہ عزوجل کا درود بھیجنا:

ارشاد باری تعالیٰ:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔

(i)۔ آیت کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالات ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں کہ اللہ عزوجل تو ہر عمل سے پاک ہے تو پھر اس کا درود بھیجنا کس طور رہے یعنی کس طرح درود بھیجتا ہے۔

اسی طرح یہ بات بھی ذہن میں آسکتی ہے کہ:

(ii)۔ اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق کن اوقات میں، کن صیغوں کے ساتھ اور کتنی تعداد میں درود بھیج رہا ہے۔

ایک بات یہ بھی ذہن سوچ سکتا ہے کہ:

(iii)۔ کیا اللہ عزوجل جو اپنی شان کے لائق درود بھیج رہا ہے اس میں کوئی وقفہ بھی ہے یا مسلسل اس کا یہ عمل جاری ہے۔

آیت بالا میں اس بات کی بھی نشاندہی نظر نہیں آتی کہ:

(iV)۔ اللہ عزوجل کا یہ عمل کب سے جاری ہے کیا آیت کے نزول کے بعد یا حضور ﷺ کی بعثت سے، یا حضور ﷺ کی دنیا میں پیدائش سے یا پھر اس زمانے سے جب سے اللہ عزوجل نے اپنے نور سے نورِ محمدی کو پیدا کیا۔

ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق درود بھیجتا ہے اور اس کے درود بھیجنے کا عمل حقیقتاً ہمارے لیے متشابہ ہے۔ اس کا یہ عمل در حقیقت اسی طرح ہے جس طرح وہ اپنی شان کے لائق عرش پر استواء فرماتا ہے الحاصل وہ اپنی شان کے لائق اس نبی (محمد) ﷺ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ اس کی چاہت آیت درود وسلام میں حکم کی صورت میں وارد ہوئی کہ اہلِ ایمان اس عمل کو اپنا لیں اور اس کے عمل میں اس کے ساتھ شریک ہو جائیں تاکہ جو انوار و تجلیات وہ اپنے نبی پر ہر آن نئی شان کے ساتھ نازل کرتا ہے اس میں سے آپ ﷺ کے امتیوں کو بھی حصہ عطا فرمائے۔

(۲)۔ کائنات کے کل فرشتوں کا درود بھیجنا:

اللہ عزوجل کے ارشاد کے مطابق اس کے تمام فرشتے اس غیب بتانے والے نبی پر ہر آن درود بھیج رہے ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فرشتوں کی جو مختلف حالتیں بتائی جاتی ہیں کیا وہ تمام حالتوں میں درود بھیجتے ہیں مثلاً:

(i)۔ جو ملائکہ قیام کی حالت میں ہیں وہ کھڑے ہو کر ہی درود بھیجتے ہیں۔

(ii)۔ یا جو فرشتے قعود کی حالت میں ہیں وہ بیٹھ کر درود بھیجتے ہیں۔

(iii)۔ یا جو فرشتے سجدے کی حالت میں ہیں وہ سجدے کی حالت میں ہی درود بھیجتے ہیں۔

(iv)۔ جو فرشتے عرش اٹھائے ہوئے ہیں وہ اسی حالت میں درود بھیج رہے ہیں۔

(v)۔ اسی طرح بقیہ فرشتے جو اپنی اپنی ذمہ داریوں میں مصروف ہیں مثلاً کچھ فرشتے سورج اور تمام سیاروں کو کائنات میں گھمارہے ہیں چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے درود بھیج رہے ہیں یا جو ہوا پر مامور ہیں وہ ہوا پہنچانے کے ساتھ ساتھ درود بھی بھیج رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

کچھ ایسے سوالات بھی ذہن میں آتے ہیں کہ:

فرشتے جو کسی نہ کسی حالت میں ہیں کیاوہ مسلسل درود بھیجتے ہیں یااس میں کوئی وقفہ بھی ہوتا ہے مزید یہ کہ وہ درود بھیجتے وقت کیاپڑھتے ہیں۔

یہ بات بھی قطعی ہے کہ تمام فرشتے اللہ عزوجل کی ہر آن تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور اس میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا مگر یہاں آیت زیرِ بحث میں اللہ فرمارہاہے کہ یہ فرشتے درود بھیجنے کے عمل میں میرے ساتھ ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ فرشتے بغیر وقفے کے درود بھیجنے میں مصروف ہیں اگر ایساہے اور یقینا ایسا ہی ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ ایک ہی وقت میں فرشتے اللہ کی تسبیح بھی بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھی بھیجتے ہیں۔

حاصل کلام یہ بات سامنے آئی کہ فرشتے ہر آن اور ہر لمحہ اللہ کی تسبیحات کے ساتھ ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھی بھیجتے ہیں یا پڑھتے

ہیں لیکن جو بھی وہ بھیجتے یا پڑھتے ہیں وہ ہمارے لیے متشابہ ہے۔ قرآن اور احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ فرشتوں کا درود بھیجنا دراصل اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اے اللہ ان پر تو مزید درود بھیج یاان پر مزید رحمت نازل فرماچنانچہ علامہ آلوسی رقمطراز ہیں:

''اور جب (درود) کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس رسول کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لیے دست بدعاہیں اس جملے ''ان اللہ وملئکتہ'' میں اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا یہ جملہ اسمیہ ہے لیکن اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے تو یہاں دونوں جملے جمع کر دئے گئے ہیں اس میں راز یہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار دوام پر دلالت کرتا ہے اور فعلیہ تجدد و حدوث کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر آن اپنے نبی مکرم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ کی شان بیان فرماتا ہے اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔

(علامہ آلوسی بحوالہ،ضیاءالقرآن، جلد ۴، ص ۸۹ مطبوعہ لاہور)

اسی طرح ابن کثیر نے بھی بخاری و دیگر احادیث کی کتب کے حوالے سے لکھا کہ فرشتوں کا درود آپ کے لیے دعا کرنا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یعنی برکت کی دعا۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد ۴، ص ۲۷)

قارئین کرام ہمارے محدثین اور مفسرین کرام کے اقوال حق ہیں کہ اللہ کے یہ فرشتے نبی کریم ﷺ پر اللہ کی طرف سے مزید رحمت کے نزول کے لیے دعاگو ہیں اور ان کی یہ دعاہی درود شریف ہے۔ آیت درود وسلام میں اللہ عزوجل نے اگرچہ فرشتوں کے عمل کو اپنے ساتھ شامل کرکے ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے ملائکہ اس نبی پر درود بھیجتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ دونوں فعل ہمارے لیے متشابہ ہیں۔ اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق درود بھیجتا ہے وہ جانے، اور فرشتے کس طرح بھیجتے ہیں فرشتے جانیں، یہ بحث کا مقام نہیں البتہ یہاں تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان دکھلائی جارہی ہے کہ جو عمل اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق صلوٰۃ کی صورت میں حضور کے لیے فرمارہاہے وہی عمل وہ فرشتوں سے بھی کروارہاہے اور پھر اہل ایمان کو مخاطب کرکے حکم دے رہاہے کہ اے ایمان والوتم بھی اس نبی پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام۔

آپ ذرامحبت سے غور کریں کہ اللہ عزوجل نے اس بات کا ذکر تو کیا کہ میں اور میرے فرشتے اس نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں مگر اس کا تعیّن نہیں کیا کہ یہ عمل کب سے جاری ہے۔ اس آیت کریمہ کا مطلق اظہار اس بات کی قطعی وضاحت کردیتاہے کہ جب سے ذات محمد ﷺ کا وجود قائم ہوا اس وقت سے اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق اپنے اس نبی پر درود بھیج رہاہے، جب کہ فرشتے اور اہل ایمان جو پیدا ہوتے رہیں

گے وہ اس عمل میں شامل ہوتے رہیں گے۔ تمام فرشتے جن کو تا قیامت حیات حاصل ہے وہ اس عمل کو تسلسل کے ساتھ کرتے رہیں گے البتہ اہل ایمان جن کو جتنی زندگی ملی ہے وہ اپنی حیات تک درود بھیجتے رہیں گے۔ اہلِ ایمان کا درود بھیجنا تو مخصوص وقت کے دوران ہوتا ہے مگر اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

ملائکہ کا درود بھیجنا یا پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے رحمت بتایا جاتا ہے کہ فرشتے دعا کرتے ہیں کہ اللہ جو درود تو بھیج رہا ہے۔ اس میں اور برکت عطا فرما، یہ بات یقینا ہمارے لیے متشابہ ہے کہ فرشتے درود کس طرح پڑھتے یا بھیجتے ہیں ہم کو تو آپ ﷺ نے بتادیا کہ کہو اللھم صلّ علیٰ محمد۔۔۔ مگر فرشتے بھی کیا یہی پڑھتے ہیں یا وہ کچھ اور الفاظ کے ساتھ درود بھیجتے ہیں واللہ اعلم، اللہ کے راز اللہ ہی جانے یا اللہ کے بتائے سے اس کے رسول جانیں۔

دربارِ رسالت پر فرشتوں کی حاضری اور درود کا نذرانہ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی مشہور تصنیف لطیف ”جذب القلوب الی دیار المحبوب“ میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت

میں حاضر ہوا جب کہ ذکر رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مجلس قائم تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمارہی تھیں "کہ ہر روز طلوع آفتاب ہوتے ہی 70 ہزار فرشتے نازل ہوکر سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنالیتے ہیں اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضہ شریف کے آس پاس پر افشانی کرتے جاتے ہیں اور درود شریف پڑھتے جاتے ہیں یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اس وقت دوسری جماعت 70 ہزار فرشتوں کی آجاتی ہے اور پہلی جماعت واپس ہوجاتی ہے یہ شام کے اترے ہوئے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں جو پہلی جماعت کرتی تھی پھر طلوع آفتاب کے بعد مزید جماعت اتنی ہی تعداد کی آجاتی ہے۔ اسی طرح روضۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارد گرد ہمیشہ 70 ہزار فرشتوں کی جماعت پر افشانی کرتی رہتی ہے اور درود شریف کا نذرانہ پیش کرتی رہتی ہے۔

حدیث کی روشنی میں بیان کردہ اس موقع کی منظر کشی کرتے ہوئے امام احمد رضا رقمطراز ہیں:

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگئ زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
اے وائے بیکسی تمنا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے
یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمتِ عام تر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

امام احمد رضا ان ستر ہزار فرشتوں کی حاضری سے متعلق ارشاد فرمارہے ہیں کہ یہ 70 ہزار فرشتوں کی جماعت صبح و شام نازل ہو کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ درود بھیجتے رہتے ہیں اور جو جماعت ایک دفعہ آجائے قیامت تک اس کی دوبارہ باری نہ آئے گی آنے والی جماعتیں کس شوق سے منتظر ہیں کہ جو شام کو حاضر ہونے والے تھے ان کو دن بھر شام کی امید لگی تھی کہ شام ہو اور ہم 70 ہزار حاضر ہوں اور اس طرح جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انھیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوتی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں اور جو ایک بار حاضر ہو چکے انھیں نہ دن کو ویسی شام کی امید نہ شب والوں کو ویسی صبح کی امید کہ دوبارہ آنا اب نہ ہو گا۔

امام احمد رضا فرشتوں کی ان حاضریوں سے متعلق فرمارہے ہیں کہ اگر صبح و شام ان کے وفود کی تبدیلیاں نہ کی جائیں تو کروڑوں کروڑوں فرشتے حاضری سے محروم رہ جائیں۔ ان فرشتوں کی تعداد کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے ادھر رحمت للعلمین کی رحمت اتنی عام کہ کسی کو کبھی محروم نہ رکھا تو فرشتے بھی محروم نہ رہیں گے اور روز قیامت سے قبل تمام فرشتے ضرور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوسکیں گے اور آپ پر صلوٰۃ پیش کرتے رہیں گے۔ اس پس منظر کی روشنی میں راقم کے ذہن میں یہ بات پختہ ہوتی جاتی ہے کہ جب تک تمام فرشتوں کی بارگاہ حضوری میں حاضری نہ ہوجائے گی اس وقت تک قیامت ہی قائم نہ ہوگی دوسری طرف ایک روایت کی روشنی میں جب تک ایک بندہ مومن (صاحبِ ایمان) دنیا میں باقی رہے گا قیامت قائم نہ ہوگی۔ جس دن آخری مومن کی دنیا میں موت ہوگی شاید اسی دن فرشتوں کی آخری کھیپ دنیا میں حضور پر صلوٰۃ پیش کرنے آجائے گی۔ اس کے بعد شاید قیامت قائم کردی جائے واللہ اعلم بالصواب۔

ایک اور روایت کے مطابق آخری 70 ہزار فرشتوں کی جماعت جو دنیا میں آکر حضور ﷺ پر صلوٰۃ پیش نہ کرسکے گی وہ 70 ہزار کی جماعت روز قیامت حضور ﷺ کے ارد گرد رہتے ہوئے ان پر صلوٰۃ

وسلام پیش کرتی رہے گی۔ امام احمد رضا نے ان آخری 70 ہزار فرشتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے سلامیہ کلام میں کچھ یوں ارشاد فرمایا:

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یعنی روزِ قیامت جب سرکارِ دوعالم 70 ہزار فرشتوں کی جھرمٹ میں اپنی امت کی دلجوئی اور شفاعت کے لیے کبھی حوض کوثر پر، کبھی میزان پر اور کبھی پل صراط پر آجارہے ہوں گے اور یہ فرشتے ان پر صلوٰۃ پیش فرمارہے ہوں گے اس وقت خدمت کے یہ قدسی فرشتے میری طرف بھی اشارہ کردیں اور پھر میں بھی ان پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہوئے عرض گزار ہوجاؤں:

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اور

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا مندرجہ بالا کلام کے آخری شعر میں ارشاد فرمارہے ہیں:

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

امام احمد رضا ان معصوم فرشتوں کے متعلق فرمارہے ہیں کہ یہ مخلوق تو معصوم عن الخطأ ہے اس کے باوجود ان کو ساری عمر میں (کہ فرشتوں کی عمریں قیامت تک بڑھتی رہیں گی اور کسی فرشتے کو قیامت سے قبل موت بھی نہیں) صرف ایک بار صبح سے شام یا شام سے صبح تک مدینہ پاک میں روضۂ رسول پر حاضر ہونے کی اجازت ہے اور پھر تا قیامت ان کو یہ موقع نصیب نہ ہو گا(مگر یہ فرشتے جہاں بھی ہوں گے جو بھی امور انجام دے رہے ہوں گے وہاں سے حضور پر درود ضرور بھیج رہے ہوں گے) مگر ہم عاصیوں اور گنہگاروں پر کرم دیکھئے کہ باوجود کم اور مختصر عمر کے ہم کو یہ موقع کہ جتنی دیر چاہیں اور تاحیات بھی اگر چاہیں تو سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے اجازت عام ہے کہ چاہو تو ہمارے دربار میں حاضر رہو اور ہر فرشتوں کی ٹیم کے ساتھ تم بھی ہمارے حضور نذرانہ پیش کرتے رہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

آخر میں فرشتوں کی جانب سے تمام فرشتوں کے سردار سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا درود وسلام بھیجنے کا احوال بتاتا چلوں کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کب سے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیج رہے ہیں۔ اس روایت کو امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالے ''تجلی الیقین

بان نبینا سید المرسلین" 1305ھ میں ملا علی قاری کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کو بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جبرائیل نے آکر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیك یا اوّل السلام علیك یا آخر السلام علیك یا ظاهر اور السلام علیك یا باطن۔

میں نے کہا: اے جبرائیل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں؟ عرض کیا جبرائیل نے: میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے۔ اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لیے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور کا اوّل نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لیے کہ ظہور میں سب سے مؤخّر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں اور باطن اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے اول باپ سیّدنا آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجا یہاں تک کہ حق جل و علا نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور چراغ تاباں اور ظاہر اس لیے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانے میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف و فضل سب آسمان

وزمین پر آشکارا کیا تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجا۔ اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد اور حضور کا رب اوّل و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اوّل و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔

یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی و صفتی"

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کے میرے نام اور صفت میں بھی۔

(رسالہ تجلی الیقین بحوالہ فتاویٰ رضویہ جدید، جلد 30، ص 245، مطبوعہ لاہور)

مومنو پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوۃ والسلام

حکم درود مطلق یا مقید:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

اے ایمان والو تم بھی اس نبی پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام

آیت درود و سلام کے بقیہ حصّہ میں اہل ایمان کو خطاب کر کے حکم دیا جارہا ہے کہ تم بھی اس نبی پر درود اور کثرت سے سلام بھیجو۔ آیت کریمہ پر اگر غور کریں تو حکم ربانی میں کسی بھی قسم کی کوئی نشاندہی نہیں کی گئی کہ اہلِ ایمان کس طرح درود بھیجیں کن اوقات میں، کن لفظوں

میں، کتنی مقدار میں اور کیا صرف نماز میں یا نماز کے علاوہ بھی اور نہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ درود وسلام کھڑے ہو کر بھیجیں یا بیٹھ کر یا کروٹوں کے ساتھ۔ اسی طرح نہ یہ ذکر کیا گیا کہ بیت اللہ کی طرف منھ کر کے درود وسلام بھیجیں یا مدینہ منورہ کی طرف یا جس طرف رخ کر کے چاہیں ادھر منھ کر کے درود وسلام بھیجیں۔ حکم چونکہ مطلق ہے لہٰذا درود بھیجنے والے پر کسی بھی قسم کی پابندی عائد نہیں کی جا سکتی کہ کسی خاص موقعہ پر درود وسلام بھیجے یا فلاں درود وسلام بھیجے۔

آیت کریمہ میں دوسرا حکم یہ ہے کہ اپنے پیارے رسول حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجو چنانچہ ایک مسلمان اپنے نبی کو مخاطب کر کے برملا کہتا ہے:

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا جس طرح نماز کے اندر وہ مخاطب صیغے کے ساتھ التحیات کے پڑھنے کے بعد کہتا ہے۔

السلام علیك ایها النبی و رحمة اللہ و برکاتہٗ

مگر صلوٰۃ یعنی درود کس طرح بھیجے اور درود بھیجنے میں کیا پڑھے کہ وہ درود بن جائے اس کے متعلق آیت میں کوئی حکم نہیں دیا گیا یہ ہی وجہ ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے درود سے متعلق حضور ﷺ سے استفسار کیا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے آپ ﷺ

سے استفسار کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کو سلام کرنا تو جانتے ہیں مگر صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ کیا ہے اس وقت آپ نے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم دیا جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

ایک اور روایت میں سوال یوں بھی کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم نماز میں آپ پر کس طرح درود پڑھیں تو حضور نے دونوں درودِ ابراہیمی بتائے۔

یہاں آپ کو اس بات سے بھی آگاہی دینا چاہوں گا کہ ہم اور آپ نماز دوگانہ میں التحیات کے بعد جو درود ابراہیمی پڑھتے ہیں حضور ﷺ نے صرف یہی نہیں بتائے بلکہ متعدد مواقع پر حضور ﷺ نے مختلف درود بتائے ہیں اور ہر درود کے اندر مختلف الفاظ ہیں یہاں تک کہ درود ابراہیمی میں بھی مختلف کلمات ملتے ہیں۔ حکم درود کیونکہ مطلق ہے اس لیے کسی ایک درود پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے جو جس طرح درود پڑھنا یا بھیجنا چاہے وہ پڑھ سکتا ہے۔ البتہ نماز کے اندر مروجہ درود ابراہیمی ہی پڑھا جائے گا تاکہ قیامت تک نماز میں کوئی عمل بھی اختلاف

کا باعث نہ ہو۔ یہ ہمارے اسلاف کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے باوجود درود کے مطلق حکم کے امت کو نماز کے اندر ایک ہی درود ابرہیمی پر متفق رکھا البتہ نماز کے علاوہ جو کوئی جس درود کو پڑھنا چاہے یا بھیجنا چاہے وہ بھیجے یا پڑھے۔

آیت درود میں ایمان والوں کو مطلق حکم دیا جارہاہے کہ اے ایمان والو تم جس طرح چاہو، جتنا چاہو، جب چاہو، جس طریقے سے چاہو، جن الفاظوں میں چاہو اس نبی پر درود بھیجو مگر ہر دو گانہ نماز کے آخر میں تمام اہل ایمان ایک ہی طرح کا سلام یعنی السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاته اور ایک ہی طرح کا درود بصورت درود ابراہیمی ہی بھیجا کرو۔ درود وسلام کے مطلق حکم اور عین نماز کے اندر اس عمل سے ظاہر ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام 24 گھنٹے بھیجنا جائز ہے۔ 24 گھنٹوں میں فرض کے علاوہ مسلمان کسی بھی وقت دو رکعت نفل پڑھ سکتا ہے اور اس نفل نماز میں بھی تشہد میں وہ درود و سلام پڑھے گا۔ نماز کے علاوہ جس وقت چاہے وہ درود و سلام پڑھ سکتا ہے۔

اللہ عزوجل نے کسی بھی درود وسلام کے پڑھنے پر کوئی پابندی نہیں رکھی ہے۔ لہٰذا یہ اہلِ ایمان کی محبت پر منحصر ہے کہ وہ کن کن اوقات میں درود وسلام بھیجنا چاہتے ہیں چنانچہ جتنا جس وقت چاہیں اور جو درود چاہیں وہ بھیجیں سب اس کی بارگاہ میں قبول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے

اس حکم مطلق پر کسی کو یہ حق حاصل نہیں جو پابندی لگائے کہ صرف درود ابراہیمی پڑھو باقی سب درود بدعت ہیں یا کوئی پابندی لگائے کہ نماز کے علاوہ کثرت سے درود پڑھنا بدعت ہے یا کوئی یہ پابندی لگائے کہ درود و سلام کھڑے ہو کر نہ پڑھو یا فلاں وقت یا فلاں کام کے وقت نہ پڑھو اگر وہ کسی بھی قسم کی پابندی لگاتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کے حکم مطلق کو مسنح کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکمِ مطلق کو بدلنا یا اس حکم میں حجت قائم کرنا یہ بنی اسرائیلیوں کا شیوا ہے جس کے باعث ان کو بہت نقصان اٹھانا پڑا لہٰذا اہل ایمان حکمِ مطلق کے مطابق درود و سلام پڑھیں اور بنی اسرائیل کی طرح حجت نہ کریں جس طرح بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے ایک حکمِ مطلق سے روگردانی کی۔ اللہ عزوجل کا حکم تھا کہ ایک گائے کو ذبح کرو اور اس کے گوشت کا ٹکڑا مقتول پر رگڑ دو وہ مقتول قاتل کا پتہ دے دے گا مگر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے اس حکم پر غیر ضروری بحث اور مباحثہ کیا۔ اس واقعہ کو اللہ عزوجل نے قرآن کی سورہ بقرہ میں بیان بھی کیا ہے ملاحظہ کیجئے قرآنی حکایت:

بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے بطمع وراثت اسکو قتل کر دیا اور خود اس کے خون کا مدعی بنا۔ لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا کریں کہ اللہ

تعالیٰ حقیقتِ حال سے ہمیں آگاہی دے کہ کس نے اس عامیل نامی شخص کو قتل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام اور حکمِ مطلق آیا کہ اے موسیٰ ان بنی اسرائیلیوں سے کہدو کہ ایک گائے ذبح کریں اور اس کے گوشت کے ایک ٹکڑے کو اس مقتول کے جسم پر رگڑیں تو وہ مقتول بول اٹھے گا کہ اس کو کس نے قتل کیا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں سے کہا کہ اللہ کا حکم ہے کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کے ایک ٹکڑے کو مردے پر ماریں وہ اٹھ کر قاتل کا پتہ دے دیگا۔ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بیان فرمایا ہے اور اس سورہ کا نام بقرہ اسی واقعہ میں بقرہ کی نسبت سے سورہ بقرہ نام رکھا گیا ہے ملاحظہ کیجئے قرآن کا متن اور ترجمہ:

﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝﴾

(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت 67-71)

ترجمہ: ” اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے (کوئی سی بھی) ذبح کرو بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں ”فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے گائے کیسی“ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے۔ نہ بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کے کرنے کا حکم ہے۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمیں بتادے کہ اس کا رنگ کیا ہے۔ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے صاف صاف بیان کردے کہ وہ گائے کیسی ہے بیشک گایوں میں ہمیں شبہ پڑ گیا اور (انشا اللہ) اللہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے۔ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے۔ بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں بولے اب آپ ٹھیک بات لائے تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔

اس حقیقی اور قرآنی حکایت سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دو احادیث قابل توجہ ہیں حدیث ۱: اگر بنی اسرائیل کے لوگ گائے کے سلسلے میں بحث نہ کرتے تو جیسی بھی گائے ذبح کرتے اس سے اللہ کا حکم پورا ہو جاتا

مگر ان کی بحث نے ان کو مشکل میں ڈال دیا اور بہت مشکل کے بعد ان کو وہ گائے میسر آئی۔

حدیث نمبر ۲: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ دوران بحث اگر ان کے منھ سے انشا اللہ نہ نکلتا تو وہ گائے کی دریافت میں ناکام رہتے۔

قارئین کرام! آپ اندازہ لگایئے کہ اللہ کے حکمِ مطلق کو نہ ماننے کے باعث ان بنی اسرائیلیوں کو کتنی مشکل پیش آئی۔ اللہ کا حکم تو یہ ہی تھا کہ جاؤ ایک گائے ذبح کرکے اس کے گوشت کا ٹکڑا اس مردے کو مارو وہ زندہ ہوکر قاتل کا پتہ دے دیگا مگر ان بنی اسرائیلیوں نے اللہ کے حکمِ مطلق کو چھوڑ کر اس میں عقل دوڑائی کہ کیسی گائے، کس رنگ کی گائے، چھوٹی یا بڑی، ہل جوتنے والی یا پالتو وغیرہ وغیرہ۔ ایک عام گائے جو ان کو چند منٹ میں میسر ہو جاتی اس خاص کی تلاش میں نکلے اور کئی دنوں کی محنت کے بعد اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے مگر ایک عام گائے کی قیمت کے مقابلے میں اس کی قیمت ان کو اس گائے کی کھال کے اندر سونا بھر کر ادا کرنی پڑی۔ اس پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ ارشاد سامنے آیا کہ اگر وہ لوگ ایک عام گائے خرید کر ذبح کر لیتے تو وہ چند دینار میں مل جاتی اور ان کو آسانی سے نتیجہ بھی مل جاتا مگر ان کی حجت نے ایک حکمِ مطلق کو اتنا مقید کر دیا کہ وہ خود ان کے گلے پڑ گیا اور بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔

لہٰذا اہل ایمان اس آیت درود و سلام کے حکمِ مطلق کو مانتے ہوئے محبت سے جس طرح چاہتے ہیں جتنا چاہتے ہیں جن الفاظوں میں چاہتے ہیں جس کیفیت میں چاہتے ہیں وہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اس حکم مطلق کے بعد اہلِ ایمان ان لوگوں سے دور رہیں اور ان کی باتوں پر کان بھی نہ دھریں جو اس حکم مطلق کو مقید کرتے ہیں اور غیر ضروری تاویلیں کر کے لوگوں کو کثرت سے درود پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مزید پابندی لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر نہ پڑھو، نماز سے قبل نہ پڑھو، اذان سے قبل نہ پڑھو وغیرہ وغیرہ جب کہ یہ پابندیاں آیت کے حکم مطلق کے سراسر خلاف ہیں۔

صلوٰۃ یا درود پاک کی حقیقت:

اس سے قبل کے درود کے فضائل اور مختلف درود کا ذکر کروں ضروری سمجھتا ہوں کہ صلوٰۃ بمعنی "درود" یا "رحمت" کی حقیقت سے آگاہی حاصل کی جائے کہ آیت درود و سلام میں صلوٰۃ کی حقیقت کیا ہے یعنی اللہ عزوجل کا صلوٰۃ بھیجنا کیا ہے پھر فرشتوں کا اللہ عزوجل کے ساتھ درود بھیجنا کس طرح ہے اور اہلِ ایمان کو جو درود بھیجنے کا حکم ملا ہے اس حکم کی تعمیل میں جو ہم درود پڑھتے ہیں یا بھیجتے ہیں یہ کیا ہے یہ درود بھیجنا ہماری طرف سے ہوگا یا اس درود یعنی صلوٰۃ الرسول کے لیے ہم اللہ ہی سے درخواست کرینگے اور کیا ہمارا اور فرشتوں کا درود بھیجنا ایک جیسا ہے یا ان کا

درود بھیجنا کچھ اور ہے اور ہمارا درود بھیجنا کچھ اور اللہ عزوجل کا درود بھیجنا کچھ اور یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات سے آگاہی کے بعد ایک مسلمان کی درود بھیجنے کی رغبت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے اس کی تفصیل میں جانے سے قبل حکم خداوندی کا ایک دفعہ پھر بغور مطالعہ فرمائیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، آیت ۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب بتانے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اس نبی پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام۔

یہاں اس بات پر ایک دفعہ پھر غور کریں کہ اللہ عزوجل جو ہر فعل سے پاک و مبرّا ہے وہ کیونکر عمل درود میں مصروف ہے؟ وہ تو ہر شے کا خالق ہے یہاں تک کہ ہمارے اعمال کا بھی وہ ہی خالق ہے تو پھر آیت کے اول حصہ کا ارشاد کہ اللہ اپنے ملائکہ سمیت اس نبی پر درود بھیجتا ہے یہ سمجھ سے بالاتر ہے البتہ فرشتے جو اللہ کی مخلوق ہیں اور ہم سے غائب ہیں ان کا عمل درود بھیجنا سمجھ میں آتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم پر اس نبی پر ہر آن درود بھیجتے رہتے ہیں مگر خود باری تعالیٰ کس طرح درود بھیجتا ہے یہ ہمارے تصوّرات سے بالاتر ہے البتہ ہم اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر یقین کرتے ہوئے اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق اس نبی پر (جب سے اس نے نورِ محمدی کو تخلیق کیا ہے) صلوٰۃ بھیج رہا ہے جس طرح اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق عرش پر استواء فرماتا ہے:

﴿اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ...﴾
(سُوۡرَۃُ الرَّعۡد، آیت نمبر ۲)

اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بے ستونوں کے کہ تم دیکھو پھر عرش پر استوا فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)۔۔۔

آیت قرآنی پر ہمارا ایمان ہے کہ اس نے زمین وآسمان کی پیدائش کے بعد عرش پر استواء فرمایا لیکن یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے لہٰذا اللہ عزوجل کے ایسے تمام اعمال جو ہماری عقل میں نہ آسکیں ان سب کو متشابہ سمجھا جائے۔ کلام مجید میں کئی آیات اور اس میں پیش کردہ باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو متشابہات قرار دیا چنانچہ سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ مِنۡہُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ ہُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِہٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَہَ مِنۡہُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَۃِ وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِہٖ وَ مَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ وَ الرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۔﴾
(الاعمران، آیت ۷)

وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے۔ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں (اور اس کے ظاہر پر حکم لگاتے ہیں یا تاویل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی

سے نہیں) گمراہی سے چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو (اپنی خواہش کے مطابق باوجود کہ وہ تاویل کے اہل نہیں) اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر (متشابہات پر) ایمان لائے (کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اوا اس کا نازل فرمانِ حکمت ہے) سب ہمارے رب کے پاس ہے (محکم ہو یا متشابہ) اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

(ترجمہ از امام احمد رضا و حواشی مولانا نعیم الدین مراد آبادی)

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں دو اقسام کی آیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ جو بالکل واضح ہیں خاص کر آیات احکام جن کو ظاہری معنی سے پہچانا جاتا ہے اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے اور ان ظاہری احکام میں تاویل کی کوئی گنجائش بھی نہیں ہوتی جیسا کہ نماز روزہ، زکوٰۃ، طلاق، نکاح، وراثت حج، قربانی وغیرہ کی آیات میں واضح حکم ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ آیات میں کچھ ایسی آیات بھی ہوتی ہیں جن کی حقیقت اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے یا راسخون فِی العلم (علمأ ربانین) جانتے ہیں۔ ایسے ہی آیات متشابہات میں سے سورہ احزاب کی آیت درود و سلام کا پہلا حصہ بھی ہے جس میں رب اپنے ایک فعل کا اظہار فرمارہا ہے کہ ''بے شک میں (اللہ) اور میرے ملائکہ اس غیب بتانے والے نبی پر درود بھیجتے ہیں'' اور قیامت تک آنے والے اہلِ ایمان کو حکمِ مطلق دیا جارہا

ہے کہ تم بھی ہمارے اس عمل میں شامل ہو جاؤ اور اس نبی پر تم بھی درود بھیجو اور کثرت سے سلام۔ اہلِ محبت آیت پر ایمان لاتے ہوئے بغیر کسی حجت کے درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ اہلِ ایمان اس بات پر نہ الجھتے ہیں نہ بحث مباحثہ کرتے ہیں جس طرح کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ صرف فلاں درود بھیجو، کھڑے ہو کر نہ بھیجو، اتنا بھیجو اتنا نہ بھیجو مگر اہلِ محبت تو اس بات کو یقین سے جانتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے جو عمل اپنے لیے ظاہر کیا ہے، ہماری نیک بختی کہ اس نے ہمیں اس عمل میں شریک کر لیا ہے یہ عمل تو ہمارے لیے حقیقتاً از حد سعادتِ دارین ہے۔ اہلِ ایمان یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم ویسا عمل کر ہی نہیں سکتے جس طرح اللہ اپنی شان کے لائق خود فرماتا ہے۔ اہلِ محبت یہ بھی یقین سے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نبی پاک پر جو درود بھیج رہا ہے اس کو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جانتے ہیں اسی طرح فرشتے اور اہل ایمان جو درود شریف بھیجتے ہیں ان سب درود وسلام بھیجنے والوں کو حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سنتے بھی ہیں دیکھتے بھی ہیں۔ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا معجزہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک وقت میں لاتعداد فرشتوں اور لاکھوں کروڑوں اہل ایمان کے درود کو سنتے ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سماعتِ درود:

اس سلسلے میں متعدد احادیث مبارکہ ہیں جن میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا درود وسلام سننا ثابت ہے یہاں صرف 2-3 / احادیث پیش کر رہا ہوں

تا کہ قارئین کرام کو دوران مطالعہ یہ یقین کامل رہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ اللہ عزوجل کی تمام صفات کا مظہر ہیں اس لیے آپ سمیع البصیر بھی ہیں اور سمیع و علیم بھی۔

حدیث: حضرت ابو درداؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی فرمایاہاں وصال کے بعد بھی سنوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں''

(جلاء الافہام، ابن قیم، ص63)

حدیث سیدنا ابو امامہ ؓ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہو گا تو وہ مجھے ہر ایک درود پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہو گی۔ اور فرمایا اے ابوامامہ، اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضۂ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن

لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ایک درود کے بدلے اس پر دس رحمت نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر 10 بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر 100 رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(درۃ الناصحین، ص225)

حدیث: ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(نزھۃ المجالس، ج2، ص110)

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے اسی نسبت سے فرمایا:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

نبی کریم ﷺ اپنے امتیوں کا دن رات درود وسلام سنتے ہیں اسی طرح جو فرشتے ان تک پہنچاتے ہیں وہ بھی جان لیتے ہیں۔ آپ ذرا غور کریں کہ اللہ عزوجل جو درود بھیج رہا ہے اس درود کو آپ ﷺ کس طرح سماعت فرماتے ہیں یہ بس بھیجنے والا جانے اور جس کو بھیجا جارہا ہے وہ جانے۔ اللہ عزوجل کا یہ فعل اس کی شان کے لائق تسلسل سے جاری ہے۔ اس کیفیت کو حضور ﷺ نے کہیں بیان نہیں فرمایا البتہ سفر

معراج کے موقع پر جب آپ ﷺ رف رف کی سواری سے نیچے اترے اور اپنے رب سے قرب کے لیے مزید آگے بڑھے تو غیبی آواز آئی:

قف یا محمد فان ربك یصلّی

بزبان سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ آواز آپ نے سنی کہ اے (پیارے) محمد (ﷺ) ٹھریئے آپ کا رب آپ پر صلوٰۃ بھیج رہا ہے۔ حضور ﷺ کو تعجب ہوا پھر ندا آئی:

﴿هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ﴾

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔۔۔

(سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت ۴۳)

حضور ﷺ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سن کر میں نے جان لیا کہ میرا رب مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

(الیواقیت والجواہر، از امام شعرانی، ج2، ص35)

اس موقع پر حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی صلوٰۃ بھیجنے کے بارے میں سننے کے بعد مجھے مزید آگے بڑھنے کے لیے کہا گیا اور میں نے اپنے رب کا کلام سنا وہ کہہ رہا تھا اے محمد قریب آ، قریب آ۔

(الشفا شریف، ص184)

اللہ عزوجل نے اس کا ذکر قرآن کی سورہ النجم میں یوں فرمایا:

﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى۔﴾ (سُوْرَۃُ النَّجم، آیت ۸ تا ۱۱)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ بھی نہ رہا۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے (محمد) پر جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ مولانا اکبر وارثی نے اپنے میلاد اکبر میں اس منظر کو اشعار کی صورت میں کچھ یوں پیش کیا ہے۔

خلوت خاص میں یہ حضوری ہوئی قرب ہی قرب تھا دور دوری ہوئی
تھی جو دل میں تمنا وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آج کی رات ہے
پھر کہا حق نے جلوہ میرا دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے
میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے دیکھنے کا مزہ آج کی رات ہے

اس روحانی اور وجدانی کیفیت کو حضور ﷺ ہی جانتے ہیں کہ ربِ تعالیٰ سے (one to one) ملاقات کیسی رہی نہ جانے کب تک حضور ﷺ اللہ عزوجل کے جلوؤں کو دیکھتے رہے اور کتنی دیر حضور ﷺ اپنے رب کے قربِ خاص میں رہے اور کتنی دیر ربِ کائنات نے اپنے محبوب سے کلام فرمایا اس دوران کیا کیا کلام ہوا اللہ عزوجل نے قرآن میں صرف اتنا فرمایا: ﴿فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی﴾
اس موقع پر اللہ کی صلوٰۃ کو حضور ﷺ نے خود سنا اور دیگر کلام بھی (Face to face) سامنے ہو کر سنا۔ نہ جانے کب تک اپنے رب کے قرب میں رہے اور اپنی آنکھوں سے نہ جانے کب تک رب کا دیدار کیا اس

روحانی منظر کشی کو امام احمد رضا نے بھی اپنے طویل قصیدہ معراجیہ میں پیش کیا ہے یہاں اس نسبت سے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں جس دوران حضور ﷺ اپنے رب کے انتہائی نزدیک اور اپنے جسم کی آنکھوں اور کانوں سے رب کو دیکھ اور سن رہے تھے۔

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجّد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سما تھا یہ کیا مزے تھے

سُراغ این و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جاہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

(حدائق بخشش از امام احمد رضا قادری بریلوی)

راقم نے اس منظر کشی کو ایک تصوراتی شکل میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ''فکان قاب قوسین او ادنی''کی روشنی میں کہ جب اللہ اور اس کا رسول قریب ہونا شروع ہوئے تو وہ منظر کیا ہو گا وہ سماں کیا ہو گا وہ ندا کیا ہو گی امام احمد رضا کے اشعار میں اس منظر کشی کو تصوّراتی شکل نمبر 1 میں دکھایا گیا ہے خیال رہے کہ اللہ عزوجل ہر جہت

سے پاک ہے یہاں صرف انسانی تصوراتی خیال کو دکھایا گیا ہے تاکہ انسان اس بات کو سمجھ سکے کہ میرے رسول اپنے رب کے کتنے قریب ہوئے اور میرے رب نے اپنے رسول کو کتنا قریب کیا:
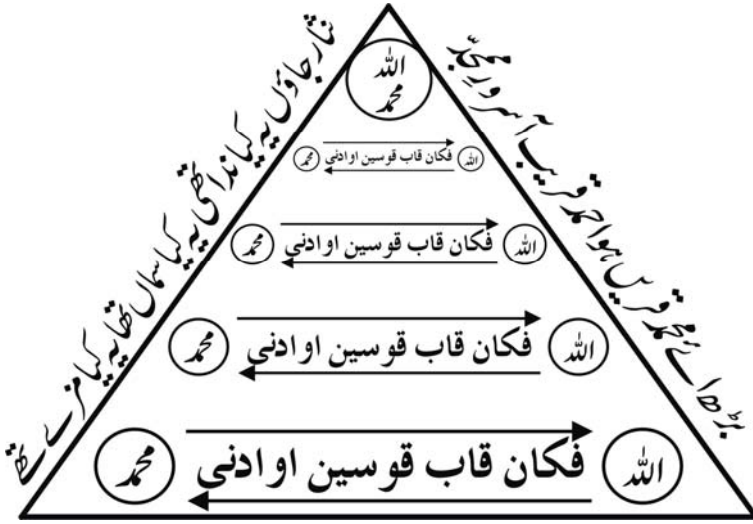
تصوراتی شکل نمبر 1

یہ قرب خاص کب تک رہا اور اس دوران اللہ تعالیٰ سے کیا کیا کلام ہوا، اپنے رب کو آقا ﷺ نے کیسا پایا یہ سب ہمارے لیے پردہ حجاب اور غیب ہے۔ ہم اس سارے غیب پر آنکھیں بند کر کے ایمان لاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو سورۃ النجم کی ابتدائی 18 آیات میں اپنا سفر نامہ معراج سنایا تو کسی صحابی رسول نے آپ ﷺ سے یہ نہ پوچھا کہ رب کیسا ہے اور اس نے صلوٰۃ کس طرح بھیجی۔ اصحاب رسول

جانتے تھے کہ ان کیفیات کو نہ سمجھا جاسکتا ہے اور نہ ہی بیان کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے صحابہ کرام نے اس معاملے میں بہت زیادہ تفصیل جاننے کی خواہش بھی نہ کی اور صحابہ کرام نے سرکارِ دو عالم ﷺ کے فرمان پر یقین کر لیا۔ اس موقعہ کی مناسبت سے "شفاءٔ شریف" کے حوالے سے ایک حدیث پیش کر رہا ہوں جس میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

میری آنکھوں کی ٹھنڈک صلوٰۃ ہے یعنی درود شریف میں ہے۔ وہ درود جو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے مجھ پر پڑھتے ہیں اور خدائے ذوالجلال نے اسی درود کو پڑھنے کا حکم دیا۔

(کتاب شفا شریف، ترجمہ حافظ احمد علی بٹالوی، ص47، مطبوعہ لاہور)

جب یہ ندائیں گونج رہیں تھیں کہ "فکان قاب قوسین او ادنیٰ"

یا بہ زبان امام احمد رضا

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجّد

تو اس وقت اللہ کے محبوب ﷺ نے سب سے پہلے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی:

التحیات لِلّٰہ والصلوٰت والطیّبات

اس پر اللہ عزوجل کی طرف سے جواباً ارشاد ہوا:

السلام علیك ایّها النّبی و رحمة الله وبرکاتهٗ

اس پر رسول اللہ ﷺ نے تمام صالحین کو سلام میں شامل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصّالحین

اس پر فرشتے کیوں خاموش رہتے اس عظیم الشان ملاقات کے موقع پر گواہی دی اور کہا:

اشھد انّ لا الہ الا اللہ واشھد انّ محمداً عبدہٗ و رسولہٗ

(شرح ہدایہ، جلد1، 1760ء، شرح منیہ، ص320/ بحوالہ درۃ التاج از فیض محمد قادری ملتان، ص197)

نبی کریم ﷺ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو قرآن نے کہا:

﴿وَالنَّجۡمِ اِذَا ھَوٰی﴾

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

(سُوۡرَۃُ النَّجۡم، آیت نمبر 1)

آپ نے واپس آتے ہی صبح صحابہ کرام کو اپنے سفر معراج کی تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ نماز اور روزہ جیسی عبادات کا تحفہ عطا کیا۔ نبی کریم ﷺ نے نماز کی فرضیت کا فوراً اعلان فرمایا اور صحابہ کرام کو پنج وقتہ نماز سکھائی۔ یہاں قابل غور نکتہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جب اس موقع پر نماز سکھائی تو کیا اس میں درود پڑھنے کا حکم شامل تھا یا نہیں یا درود کو بعد میں شامل کیا گیا۔ غالباً یہ درود جس کو ہم ''درود ابراہیمی'' کے نام سے پڑھتے ہیں اس وقت وہ نماز کا حصہ نہ تھے اور نماز میں التحیات و تشہد کے بعد دعا پڑھ لی جاتی تھی اور سلام پھیر دیا جاتا تھا۔ یہ

بات راقم اس لیے عرض کر رہا ہے کہ آیت درود و سلام کے حوالے سے چند شواہد ایسے ملے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکی زندگی کی نماز سے لے کر 5 ہجری تک کی نماز میں ''درود ابراہیمی'' شامل نہ تھے اور یہ بعد میں شامل ہوئے۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ بہت سے احکامات تدریجاً نافذ ہوئے ہیں مثلاً شراب کی حرمت ہی کو لے لیجئے جب تک حرمت کی آیت نازل نہ ہوئی تھی نماز کے لیے یہ حکم تھا کہ کوئی نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔۔۔۔ (سُوْرَةُ النِّسَآء، آیت نمبر 43)

جب ہجرت کے چوتھے سال شراب کی قطعی حرمت کی آیت نازل ہوئی اس کے بعد پھر کسی صحابیِ رسول نے شراب کو کبھی ہاتھ نہ لگایا۔ اس لیے یہ قرین قیاس ہے کہ جب تک آیت درود نازل نہیں ہوئی تھی اس وقت تک صحابہ کرام کو درود پڑھنے یا بھیجنے کا حکم بھی نہ تھا لہٰذا نہ نماز میں نہ نماز کے علاوہ درود پڑھا جاتا تھا مگر جب 5 ویں ہجری میں آیت درود کا نزول ہوا تو اس کو نماز میں شامل کر لیا گیا۔ بعض روایات میں درود و سلام بھیجنے کا

حکم 2 ہجری میں بھی بتایا جاتا ہے اگر اس کو بھی صحیح مان لیا جائے تب بھی نماز کی فرضیت اور حکم درود کے اندر 3-4 سال کا وقفہ نظر آتا ہے۔

راقم الحروف کے مطالعہ میں یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ نماز کی حالت یعنی نماز میں قیام کے وقت التحیات اور تشہد کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے اس کے پڑھنے کا حکم مدنی زندگی میں 5 ہجری میں ہوا اور ایسی کوئی روایت دوران مطالعہ نہ ملی جس سے اس بات کی نشاندہی ہو کہ مکی زندگی میں نماز میں درود پڑھا جاتا تھا بلکہ آیت درود کے نزول سے قبل درود پڑھنے یا بھیجنے کا حکم کتابوں میں کہیں نہیں ملتا۔ یہ بات قطعی ہے کہ سورہ احزاب کے ساتھ جو یہ آیت درود و سلام اتاری گئی اس کے نزول کے بعد ۲ ہجری یا ۵ ہجری سے درود کا حکم عام ہوا چنانچہ نماز اور نماز کے علاوہ درود بھیجا جانے لگا۔

آیت درود و سلام کے نزول پر رسول اللہ ﷺ کا والہانہ اظہار:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت درود و سلام کے شان نزول کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آیت درود و سلام:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 56)

نازل ہوئی تو حضرت محمد ﷺ خوشی اور مسرت کے عالم میں اپنے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لے آئے اور صحابہ کرام کو پکار کر کہا

هنئونی هنئونی اے صحابہ مجھے مبارک باد دو مجھے مبارک باد دو کہ میرے بارے میں ایک ایسی آیت شریفہ نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ پھر محمد ﷺ نے یہ آیت درود و سلام تلاوت فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت محمد ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی اور مسرت کے باعث انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش بشاش تھا میں نے حضور ﷺ سے یہ خوشخبری سننے کے بعد کہا: هنيئالك يا رسول الله۔

قارئین کرام! روایت بالا سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ درود پڑھنے یا بھیجنے کا حکم اس آیت کے نزول کے بعد ہی ہوا۔ یہ اسی درود کا حکم تھا جس کو آپ ﷺ، اللہ تعالیٰ سے سن کر آئے تھے مگر آیت درود و سلام کے نزول سے قبل کسی کے سامنے اظہار نہ فرمایا اور اس راز کو اپنے سینے میں کئی سالوں محفوظ رکھا مگر جب اللہ عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کے امتیوں کو اپنے عمل میں شامل کروانے کے لیے آیت نازل کی کہ اے ایمان والو اور میرے محبوب سے قلبی محبت رکھنے والو سنو میں اور میرے تمام فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں اب تم بھی میرے اور فرشتوں کے اس عمل میں شامل ہو جاؤ اور ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام۔

قارئین کرام: یہاں ایک نکتہ اور بھی قابل غور ہے کہ اگر درود پہلے سے پڑھا جا رہا ہوتا چاہے نماز میں یا نماز کے علاوہ تو اس آیت کریمہ

کے نزول پر نبی کریم ﷺ اتنی زیادہ خوشی کا اظہار نہ فرماتے اور نہ ہی آپ ﷺ آیت کے نزول کے فوراً بعد انتہائی والہانہ انداز میں اپنے حجرے شریف سے باہر نکل کر صحابہ کرام کو آواز دیتے اور نہ ان کے سامنے خوشی کا اظہار فرماتے۔ مگر اس موقع پر آپ ﷺ اعلان عام کر کے بتا رہے ہیں کہ اللہ عزوجل نے میری عزت و توقیر میں مزید بلندی فرما دی اور تم سب اہل ایمان کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا کہ تم لوگ بھی مجھ پر درود بھیجا کرو جس طرح اللہ اور اس کے تمام فرشتے مجھ پر درود بھیجتے ہیں مگر ساتھ ہی کثرت سے سلام بھی بھیجا کرو۔

نبی کریم ﷺ کا ایک اور وصف خاص یہاں سامنے آیا کہ آپ ﷺ اپنی ذات کے حوالے سے انتہائی انکساری اور عاجزی سے کام لیتے ہیں کہ اتنا بڑا اور عظیم اعزاز جو کسی نبی و مرسل کو حاصل نہ ہوا تھا وہ صرف آپ ﷺ کو حاصل ہوا کہ رب کریم از خود اپنی شان کے لائق حضور ﷺ پر خاص توجہ فرماتے ہوئے صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ جس کو حضور ﷺ خود اپنی شان کے لائق سنتے بھی ہیں مگر آپ ﷺ نے کسی صحابی یا اہلِ بیت یہاں تک کہ خلفائے راشدین کے سامنے بھی بیان نہ فرمایا کہ میرے رب کا مجھ پر کتنا کرم ہے کہ وہ مجھ پر ہر آن درود بھیجتا ہے البتہ حضور ﷺ نے ایک موقعہ پر ایک تاریخی جملہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا:

”یا ابا بکر تیرے نبی کی حقیقت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا“

یہ آیت درود و سلام اس بات کی طرف واضح اشارہ دے رہی ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا مصطفیٰ ﷺ کا اللہ کے نزدیک کیا مقام و مرتبہ ہے کہ رب کائنات ہر آن نبی پاک ﷺ پر درود بھیج رہا ہے۔

آیت درود کے نزول کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ اظہار خوشی فرما چکے اور صحابہ کرام نے پوچھا بھی کہ یارسول اللہ اس درود کی حقیقت سے ہمیں آگاہی دیجئے اس وقت بھی آپ ﷺ نے انکسار کرتے ہوئے صرف اتنا فرمایا کہ یہ میرے اور میرے رب کے درمیان پوشیدہ بات تھی اب اللہ تعالیٰ نے اس راز کو کھول ہی دیا تو سن لو کہ:

(اللہ عزوجل کا یہ عمل جو میرے لیے ہے مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں نعمتیں ہیں ان سب سے زیادہ عزیز ہے اور میں کبھی اس کا اظہار نہ کرتا مگر اب تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو سن لو جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا تو دو فرشتے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کریں گے۔۔۔ الخ)

اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس آیت درود و سلام سے نوازا ہے کیا اس خوان کرم سے ہمیں بھی کوئی توشہ ملے گا حضور ﷺ اس سوال کو سن کر کچھ دیر خاموش رہے اتنے میں سیدنا جبرائیل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے:

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔﴾ (سورۃ احزاب، آیت نمبر 43)

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان۔

اسی موقع پر صحابہ کرام نے استفسار کرتے ہوئے درود شریف بھیجنے کی کیفیت بھی دریافت فرمائی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو سلام کرنا تو جانتے ہیں آپ ہمیں صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ بتایئے چنانچہ آپ ﷺ نے درود ابراہیمی پڑھنے کا طریقہ بتایا۔ ایک قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نماز میں یا نماز کے علاوہ مختلف مواقع پر صرف درود ابراہیمی پڑھتے تھے یا اس کے علاوہ دوسرے درود بھی پڑھتے تھے یا جو جس طرح بہتر سے بہتر درود پڑھ سکتا وہ اپنے طور پر درود بھیجتا تھا اس سلسلے میں ابن ماجہ کی ایک روایت نقل کر رہا ہوں جس میں اس بات کی مکمل وضاحت موجود ہے کہ صحابہ کرام ہر وقت درودِ ابراہیمی ہی نہ پڑھتے تھے بلکہ اس کے علاوہ بھی درود پڑھتے تھے۔ حدیث:

عن عبداللہ بن مسعود قال اِذا صلیتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصلوٰۃ علیہ فانکم لا تدرون لعلَّ ذلك یعرض علیه قال: فقالوله: فعلِّمنا، قال: قولو۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو تو اچھی طرح اچھا درود بھیجا کرو بہت ممکن ہے کہ تمہارا یہ درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا جائے تو لوگوں نے کہا وہ اچھا درود ہم کو سکھا دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ پڑھو:

"اللھّم اجعل صلوٰتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة۔ اللهم ابعثه مقاماً محموداً يغبطه به الاولون والا خرون اللهم صل على محمدٍ وعلى آل محمدٍ كما صليت على ابراهيم وال ابراهيم انك حميد مجيد۔ اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آلِ ابراهيم انك حميد مجيد۔"

(سنن ابن ماجہ مترجم مولانا اختر شاہ جہاں پوری، جلد اوّل، ص 271، مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام اس روایت میں درود ابراہیمی سے قبل احسن الصلوٰۃ آپ نے ملاحظہ کیا کہ صحابہ کرام اچھے سے اچھے درود بھیجنے کی فکر میں رہتے اس کے علاوہ بھی احادیث مبارکہ میں متعدد صیغوں کے ساتھ مختلف درود ملتے ہیں جو اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ صحابہ کرام درود ابراہیمی کے علاوہ اور بھی مختلف درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

درود ابراہیمی میں آل محمد وآل ابراہیم پر درود پڑھنے کی توجیہات:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

یہ ہی درود جو نماز میں تشہد کے بعد پڑھے جاتے ہیں "درودِ ابراہیمی" کہلاتے ہیں اور اسی نام سے پہچانے جاتے ہیں کہ اس میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ساتھ ان کی اٰل پر بھی درود بھیجا جاتا ہے۔ درودِ ابراہیمی میں پہلے سید الانبیاء وخاتم الانبیاء علیہ السلام پر اور ان کی اٰل درود وبرکات بھیجے جاتے ہیں اور بعد میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اٰل پر درود وبرکات بھیجے جاتے ہیں۔ درود بھیجنے کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ درود کس کس پر بھیجا جائے اور کس طرح اور کن الفاظوں میں بھیجا جائے یہ حکم رسول اللہ ﷺ کا ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے آپ پر درود بھیجنے کے بعد اپنی آل پر بھی درود بھیجنے کا حکم دیا۔ جس کا طریقہ درود ابراہیمی میں بتایا لہٰذا جب بھی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا جائے اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی اٰل پر بھی درود بھیجا جائے۔ البتہ درودِ ابراہیمی میں حضور ﷺ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اٰل پر بھی درود بھیجنے کا حکم دیا چنانچہ ہر نمازی درود ابراہیمی میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اٰل پر بھی درود بھیجتا ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام اور سیدنا اسحاق علیہ السلام سے دنیا میں پھیلی سیدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل میں بیشتر بنی اسرائیل کے انبیاء شامل ہیں جبکہ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل میں ان کے بعد بنی ہاشم میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت نبی تشریف لائے ہیں۔ جب بھی اٰل ابراہیم کہا جائے گا تو اس میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دونوں صاحبزادوں یعنی سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام اور سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اٰل و اولاد شامل ہو گی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد بیشتر انبیاء کرام سیدنا یعقوب علیہ السلام ابن سیدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل میں آئے جو انبیا بنی اسرائیل کہلائے چنانچہ جب درودِ پاک میں ہم اٰل ابراہیم پڑھتے ہیں تو یہ درود سیدنا ابراہیم علیہ السلام تا سیدنا یحییٰ علیہ السلام سب کو پہنچتا ہے اسی طرح جب ہم اٰل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں ایک تفسیر کے مطابق اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل فاطمہ رضیٰ اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہوتی ہے جن سے حسنی اور حسینی اٰل رسول تا قیامت آتے رہیں گے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کے صدقے ایک سمت تمام اٰل ابراہیم کے انبیاء کرام پر درود پہنچتا اور دوسری طرف آپ کی آل پر درود پہنچتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام کی اٰل پر درود قائم فرما کر بیشتر انبیاء کرام کو اور ساتھ ہی نسلاً اپنے اسلاف کو بھی درود میں شامل کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نسل اسمعیل علیہ السلام میں ہیں اس لیے نسل اسمعیل علیہ السلام میں یہ درود سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی تمام اولاد کو پہنچتا ہوا سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب

تک بھی پہنچتا ہے اور جس پر اللہ کا درود پہنچ رہا ہو وہ ہر گز مشرک یا کافر نہیں ہو سکتا لہٰذا جو کم علم یہ سمجھتے ہیں کہ (معاذ اللہ) حضور ﷺ کے والد، دادا یا ان سے اوپر جو نسلاً باپ ہے اور اولاد سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام ہے ان میں کوئی مشرک یا کافر تھا وہ گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ حضور ﷺ کے اس حکم پر غور کرے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود بھیجو اور میری اٰل اور اٰل ابراہیم پر بھی درود بھیجو۔ آپ ﷺ نے اٰل ابراہیم پر درود بھیجنے کا حکم اسی لیے دیا تاکہ آپ ﷺ کے والد اور دادا اور نسلاً تمام دادا جن کا نسب سیدنا اسمٰعیل تک اور سیدنا ابراہیم تک پہنچتا ہے سب پر اللہ کی جانب سے ان پر درود پہنچے۔ یہ حضور ﷺ کی شانِ رحمت ہے کہ آپ نے درود میں اپنی پچھلی نسل کو بھی شامل کیا اور بعد کی نسل کو بھی۔ اب آپ اس تصور کے ساتھ درود پڑھا کریں کہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ آپ کی کل نسل پر بھی درود بھیج رہے ہیں۔

ان کے مولیٰ کے ان پہ کروروں درود

ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد کما صلیت علیٰ سیدنا ابراھیم وعلیٰ اٰل سیدنا ابراھیم انک حمید مجید۔

یہاں اپنے قارئین کرام کے لیے ایک اور اہم نکتہ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو صرف درود ابراہیمی کی تلقین نہیں فرمائی کہ مجھ پر صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا البتہ نماز کے لیے یہ درود مخصوص فرمادیا۔ نماز کے علاوہ اس درود ابراہیمی کو پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں مگر کتب احادیث میں اس قسم کی کوئی بات یا حکم نہیں ملتا کہ کوئی مسلمان درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود پڑھ ہی نہیں سکتا۔ درود پڑھنے کا حکم چونکہ مطلق ہے کہ درود پڑھو اس لیے اس حکم مطلق کو حضور ﷺ بھی مقید نہیں فرمارہے بلکہ نماز کے اندر صرف درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں چنانچہ نماز کے علاوہ مسلمان جس طرح درود پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے لہٰذا صحابہ کرام کے بعد تابعین، تبع تابعین سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ اس دور تک سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ ان گنت اقسام کے درود اب تک پڑھے جاتے رہے ہیں اور قیامت تک مسلمان محبت رسول میں درود کے صیغے بناتے رہیں گے کہ حکم مطلق درود کا ہے کسی خاص درود کا نہیں۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد والہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

نام پاک سن کر درود پڑھنے کا حکم:

اس موقعہ پر ایک مسئلے کی وضاحت ضرور کرنا چاہوں گا کہ درود کا حکم صرف آیت درود و سلام ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں جس وقت بھی آپ ﷺ کا نام محمد یا کوئی صفاتی نام لیا جائے اور سنا جائے تو

سننے والے پر لازم ہے کہ وہ اس کے جواب میں حضور ﷺ پر درود بھیجے چنانچہ اس بات کو دورِ حاضر کے ممتاز نعت گو شاعر محترم المقام سید صبیح الدین صبیح رحمانی اپنی نعت کے ایک شعر میں یوں قلم بند کرتے ہیں:

لوگوں ان پر درود پڑھوں اب
میں نے ان کا نام لیا ہے

اس مسئلے کو امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے بھی کئی مقامات پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہاں آپ کے فتاویٰ رضویہ کی جلد 6 سے ایک اقتباس پیش کر رہا ہوں ملاحظہ کیجئے:

''نام پاک حضور پر نور سید دو عالم ﷺ مختلف جلسوں میں جتنی بار لے یا سنے ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھے گا گنہگار ہو گا اور سخت وعیدوں میں گرفتار، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ اگر ایک ہی جلسے میں چند بار نام پاک لیا تو ہر بار واجب ہے یا ایک بار کافی اور ہر بار مستحب ہے، بہت علما قولِ اول کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھے تو ہر بار درود شریف بھی پڑھتا جائے اگر ایک بار بھی چھوڑا گنہگار ہو گا، در مختار کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

[فی الدر المختار: اختلف فی وجوبھا علی السامع والذاکر کلما ذکر صلی اللہ علیہ وسلم والمختار تکرار الوجوب کلما ذکر ولو اتحد المجلس فی الاصح۔۔۔]

در مختار میں ہے کہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ذکر کیا جائے تو سامع اور ذاکر دونوں پر ہر بار درود وسلام عرض کرنا واجب ہے یا نہیں، اصح مذہب پر مختار قول یہ ہی کہ ہر بار درود وسلام واجب ہے اگرچہ مجلس ایک ہی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، جدید، جلد6، ص220)

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے بڑی وضاحت سے اصح قول بتا دیا کہ مومن جب بھی نام نامی سنے تو محبت رسول کا تقاضا ہے کہ وہ فوراً ادب کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا نذرانہ پیش کرے۔ اس کو یوں سمجھ لیجئے کہ فقہا کرام نے لوگوں کی تساہلی کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مجلس میں کم از کم ایک دفعہ درود پڑھنے کا حکم دیا باقی مستحب قرار دیا مگر اہل محبت اور عشاق اس موقعہ پر رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل کرتے ہیں یہ ہی موقف امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا بھی ہے کہ جب بھی نام سنے تو لب درود کے لیے ضرور ہلیں شاید اسی موقعہ کی مناسبت سے امام احمد رضا بریلوی نے نعت کا یہ شعر کہا:

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب
منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب

وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب
اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ہر دفعہ نام نامی محمد ﷺ سن کر درود پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

حقیقت درود:

قارئین کرام! جب بھی نام محمد ﷺ کانوں میں گونجتا ہے تو فوراً ہماری زبان پر درود جاری ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جب مومن کو موقع ملتا ہے تو پھر خاص توجہ کے ساتھ کچھ دیر درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتا ہے۔ درود شریف حکم ربانی ہے کہ: ﴿یایھا الذین امنوا صلوا علیه﴾ لہٰذا ہم اس حکم ربانی کا فوری جواب بصورت درود اسی طرح دیتے ہیں کہ:

"اللھم صل علی سیدنا محمد معدن الجود و الکرم و اله و بارك و سلم"

یا اس طرح درود پڑھتے ہیں:

"صل الله علی النبی الامی و اله صلی الله علیه و سلم"

یا کم از کم ان الفاظ میں درود پڑھتے ہیں:

"صلی الله علیه و سلم یا اللھم صل علی محمد و علی ال محمد"۔

آپ کوئی سا بھی درود پڑھیں بشمول درود ابراہیمی ان سب میں سب سے پہلے آپ یہ الفاظ ادا کرتے ہیں: "اللھم صل علی محمد" یا "صل علی محمد" ان دونوں معنوں پر غور کریں کہ آپ نے اللہ کے حکم "صلوا

علیہ" کے جواب میں اولاً کیا کہا؟ آپ نے اللہ کے حکم "صلوا علیہ" کو انتہائی ادب کے ساتھ لوٹا دیا کہ "صلّ علیٰ محمد" یا "صلی اللہ علیہ وسلم" کہ اے اللہ تو محمد پر درود بھیج حالانکہ اللہ تو حکم دے رہا ہے کہ اے ایمان والو تم اس نبی پر درود بھیجو ہم نے جواب میں یہ استدعا کی کہ یا اللہ تو ہی اس نبی پر درود بھیج کہ یہ تیری ہی شان ہے کہ تو محمد ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو اے اللہ تیرا حکم سر آنکھوں پہ مگر نہ ہم جانتے ہیں کہ درود کیا ہے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ نبی پر کس طرح درود بھیجیں جس پر تو خود درود بھیج رہا ہے لہٰذا جس طرح تو اپنی شان کے لائق درود بھیجتا ہے ہماری طرف سے بھی ان پر درود بھیج۔ یہ بات یقینی ہے کہ جب مومن اپنے رب سے استدعا کرے گا کہ اے رب تو ہماری جانب سے درود بھیج تو وہ ہماری طرف سے بھی اور جتنے مومن بندے بندیاں جس وقت اللہ سے یہ استدعا کریں گے اللہ عزوجل سب کی جانب سے اپنے نبی پر درود بھیجے گا یہاں یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ ہم درود بھیجتے نہیں بھجواتے ہیں کیونکہ ہم اللہ سے کہتے ہیں کہ اے اللہ اس نبی پر یعنی محمد ﷺ پر درود بھیج۔ اللہ عزوجل کے حکم درود و سلام کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ، مومن بندے اور محمد ﷺ میں اس درود کے باعث کیسا رابطہ ہوتا ہے مندرجہ ذیل دی گئی تصوراتی شکل نمبر 2 کا بغور مطالعہ کریں۔
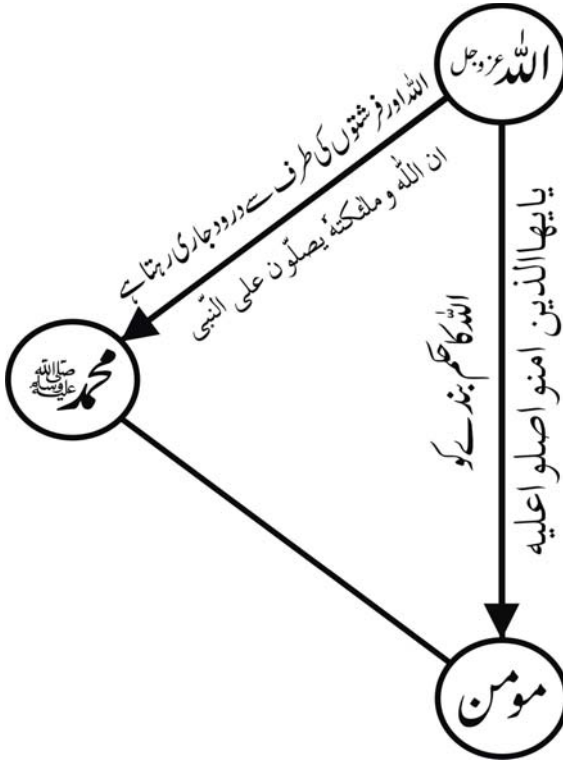
شکل نمبر 2

شکل نمبر 2 میں حکم ربانی اور اللہ کا اپنے فرشتوں کے ساتھ کے عمل کو دکھایا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی (محمد) پر درود بھیجتے رہتے ہیں اس کو تیر کے نشان سے بتایا گیا کہ اللہ اور تمام ملائکہ اس نبی پر درود بھیج رہے ہیں ساتھ ہی اللہ کے حکم کو بندے کی طرف تیر کے نشان سے بتایا گیا ہے کہ اللہ بندوں کو حکم دے رہا ہے کہ اے مومن تو بھی اس نبی پر درود بھیج جس پر میں اور میرے ملائکہ درود بھیجتے ہیں۔ اب شکل نمبر 3 ملاحظہ کریں:
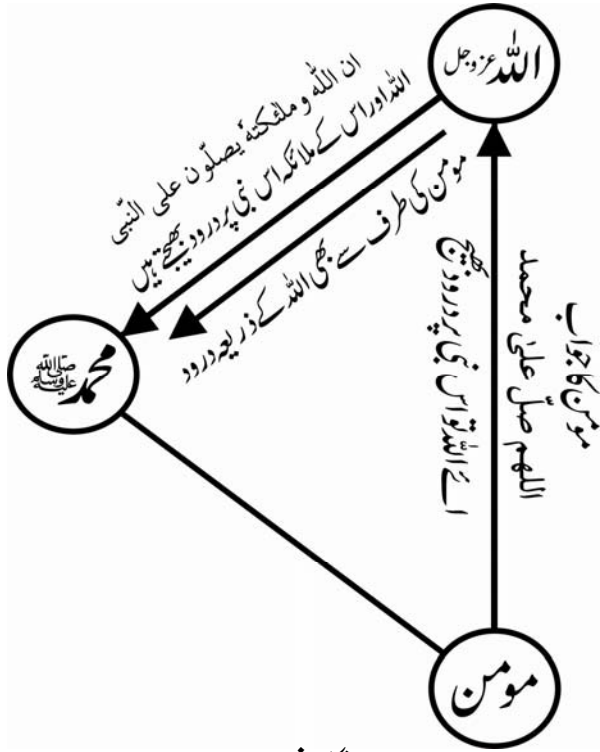
شکل نمبر 3

شکل نمبر 3 میں پہلے مومن بندے کا حکم ربانی پر جواب ملاحظہ کریں کہ اللہ کا حکم سننے کے بعد اب مومن بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اس کو پکارتا ہے کہ اللھم صلّ علی محمد اے اللہ تو اپنے اس نبی پر درود بھیج جس پر تو پہلے سے درود بھیج رہا ہے اور مجھے بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ درود کا جواب دیتے وقت بندۂ مومن اللہ سے مخاطب ہو کر نبی پر درود بھجوا رہا ہے جس کو تیر کے نشان سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اللہ تو پہلے سے ہی اپنے نبی پر درود بھیج رہا تھا مگر اب اس بندہ مومن کی طرف سے بھی درود بھیجتا

ہے درود بھیجنے کے وقت مومن کا رابطہ اللہ سے براہ راست ہو جاتا ہے اور درود حضور ﷺ تک پہنچ جاتا ہے جس کو حضور ﷺ سنتے بھی ہیں اس لیے اب بندۂ مومن حضور ﷺ سے بھی رابطہ میں آجاتا ہے۔ اس صورتِ حال میں آپ مزید محظوظ ہوں کہ جب بندہ اللہ عزوجل سے استدعا کرتا ہے کہ "اللھم صلّ علیٰ محمد" تو اللہ عزوجل بندے کی طرف سے درود بھیجتا ہے مگر اس بندے سے اتنا راضی اور خوش ہوتا ہے کہ اس ایک درود کے عوض اس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ مٹا دیتا ہے چنانچہ حدیث ترمذی ملاحظہ کیجئے:

انہٗ قال من صلی عَلَیَّ صلاۃ صلی اللہ علیہ وسلم عشراً و کتب لہٗ عشر حسنات۔ (ترمذی شریف، جلد 1، ص 64)

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

ایک اور حدیث مشکوٰۃ سے ملاحظہ کریں:

عن انس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: من صلی علیّ صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطّت عنہ عشر خطیئات و رفعت لہ عشر درجات۔ (مشکوٰۃ و تفسیر مظہری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے

اور اس کے دس گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے شکل نمبر4:
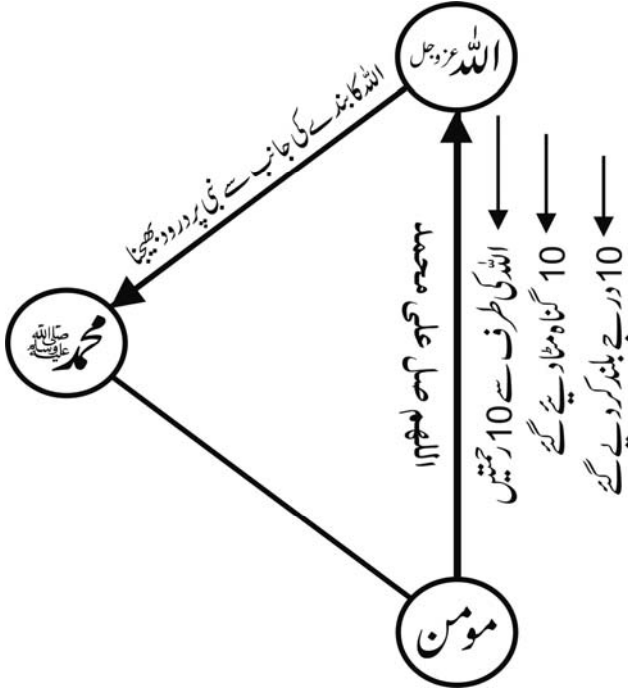
شکل نمبر4

قارئین کرام ذرا غور کریں کہ ایک درود بھیجنے پر اللہ عزوجل نے بندۂ مومن کے لیے نہ صرف 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے بلکہ ساتھ دس گناہ مٹادیتا ہے اور 10 درجے بلندیاں عطا کرتا ہے۔ ذرا غور کریں ہمارے 5 سیکنڈ کے اس عمل سے اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوتا ہے کہ بندے نے مجھ سے کہا ہے کہ اس محمد پر درود بھیجوں تو تیری طرف سے درود

بھیج دیتا ہوں مگر ساتھ ہی اس نیک عمل پر میری طرف سے تجھے 10 رحمتیں ملیں گی تیرے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور تیرے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔ یہاں ایک لطیف نکتہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک دفعہ درود بھیجنے پر 10 رحمتیں کیونکر عطا فرماتا ہے اس کی ایک وجہ جو راقم کی سمجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے حضور ﷺ پر 10 بار درود بھیجا تھا اس لیے رب کریم اولاد آدم کو ایک درود پر دس رحمتیں عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ:

حضرت علامہ اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب سعادۃ الدارین میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ:

جب سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے قریب حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو فرمایا اے اللہ اس کو میرے لیے حلال فرمادے اور نکاح کر دے اس پر اللہ نے فرمایا کہ پہلے اس کا حق مہر ادا کرو عرض کیا کہ اس کا حق مہر کتنا ہے یا کیا ہے فرمایا جو نام تونے عرش پر میرے نام کے ساتھ لکھا دیکھا ہے اس نام محمد پر 10 بار درود بھیجو۔ حضرت آدم نے پھر عرض کیا کہ اے اللہ کیا 10 بار درود پڑھنے کے بعد یہ میری نکاح میں آجائے گی فرمایا ہاں چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے بحیثیت نبی سب سے پہلے آپ ﷺ پر 10 بار درود پڑھا یا بھیجا اس کے بعد یہ حکم درود صرف امت محمد مصطفےٰ ﷺ

کے مومن بندوں کو ملا کہ تم اس نبی پر ایک درود پڑھو، میں تم کو تمہارے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کے دس بار درود پڑھنے کے برابر ثواب عطا کروں گا۔ اللھم صلّ علیٰ محمد والہ وبارك وسلم
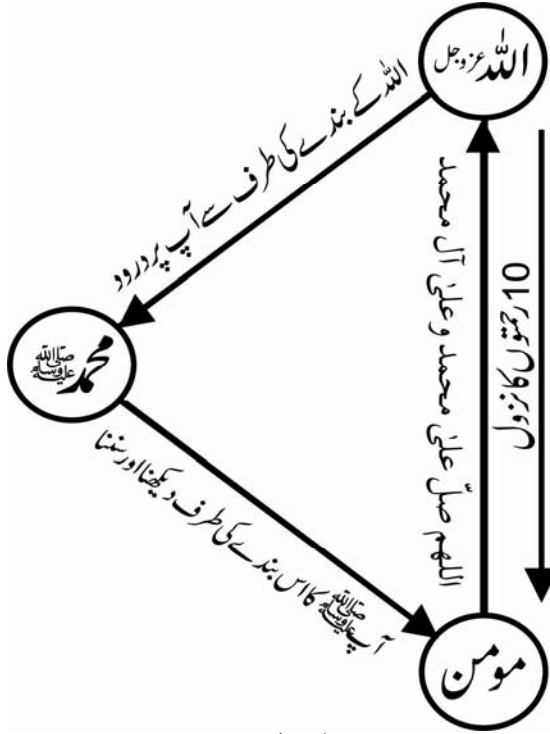
شکل نمبر 5

مندرجہ بالا شکل نمبر 5 میں اس تصور کو بھی ملاحظہ کریں کہ درود پڑھنے کے باعث یہ عمل تین (اللہ عزوجل، محمد ﷺ، اور بندے) کے درمیان کتنا عظیم رابطہ اور دلکش منظر پیش کرتا ہے اسی وجہ سے درود ایک عظیم عبادت قرار پائی ہے۔

اللہ کے حکم پر بندہ اللہ سے مخاطب ہو کر عرض کر رہا ہے کہ:
اللھم صلّ علیٰ محمد صل اللہ علیہ و سلم اے اللہ محمد ﷺ پر درود بھیج، پھر اللہ تعالیٰ کا رسول پر بندے کی طرف سے درود بھیجنا پھر درود بھیجنے کے نتیجے میں اللہ عزوجل کا بندے پر رحمتوں کا نزول ساتھ ہی نبی پاک ﷺ کا بندے کی طرف سے بھیجے گئے درود کا سننا اور اللہ کی رحمتوں کا بندے پر نزول کا دیکھنا اس سارے عمل میں اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ اور بندے کے درمیان Communication کا بہترین Close Circuit link بنتا ہے جس کی لذت درود بھیجنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے بشرطیکہ درود پڑھنے والا خشوع اور خضوع سے پوری توجہ کے ساتھ درود پڑھ رہا ہو۔

اس سارے منظر کو جو شکل نمبر 5 میں دکھایا گیا ہے آپ ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ میرا امتی رب کے حکم کی اطاعت اور میرے سکھانے پر مجھ پر رب کے ذریعہ درود بھجوا رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ اس کے بھجوائے ہوئے درود کو سن بھی اور درود بھیجنے کے عمل کو دیکھ بھی رہے ہیں ساتھ ہی اس بندے پر اللہ کی رحمتوں کے نزول کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اس تصور کے ساتھ آپ کا جتنی دیر دل لگے درود پڑھتے رہیں کیونکہ اس دوران آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ دونوں کی

نظروں میں اور دونوں کے سایہ رحمت میں ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد مومن کو انتہائی روحانی اور قلبی سکون ملتا ہے۔

اللھم صلّ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہٖ وبارك وسلم۔

درود اور قرب نبوی ﷺ:

درود کے اس عمل سے ایک بندے اور امتی کو اپنے رب اور رسول اللہ ﷺ سے کتنی قربت حاصل ہوتی ہے اس کی تصدیق محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کے استدلال سے ہوتی ہے جو انھوں نے ''مدارج النبوۃ'' میں تحریر فرمایا جس کو امام احمد رضا محدث بریلوی نے بھی نقل کیا:

ذکر کن اُوراو ''درود'' بفرست بروے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وباش درحال ذکر گویا حاضر ست پیش او درِ حالتِ حیات ومی بینی تو اورامتادب باجلال وتعظیم وہیبت وامید بداں کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترازیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی۔

''ان کی یاد کر اور ان پر ''درود'' بھیج، اور ذکر کے وقت ایسے ہو جاؤ گویا تم ان کی زندگی میں ان کے سامنے حاضر ہو اور ان کو دیکھ رہے ہو، پورے ادب اور تعظیم سے رہو، ہیبت بھی ہو اور امید بھی، اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا

کلام سن رہے ہیں۔ کیونکہ وہ صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہیں اور اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جدید، جلد29، ص498، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی، شاہ عبد الحق محدث دہلوی کے اس استدلال پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: "اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر کہ نبی ﷺ کا دیکھنا ہمیں بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے۔ غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ: اعبد اللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہٗ یراك۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ یقیناً تجھے دیکھتا ہے۔ (ایضاً، ص499)

اللہ ورسول سے رابطہ جدید ٹیکنالوجی کی روشنی میں:

آج کی ٹکنالوجی کی زبان میں اگر یوں سمجھاؤں کہ آپ جب کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر Facebook کھولتے ہیں تو ایک وقت میں آپ اپنے کبھی کسی دوست سے کبھی کسی دوست سے Linkup ہو جاتے ہیں اور one to one گفتگو بھی کر لیتے ہیں بالکل اسی طرح اب آپ اپنی روح کی Facebook کو اللھم صلّ علیٰ محمد کہہ کر کھولیں اور اللہ عزوجل سے one to one لنک اپ ہو جائیں۔ آپ کا اپنے رب سے رابطہ اس

وقت تک قائم رہے گا جب تک آپ درود پڑھتے رہیں گے اور اس دوران آپ حضور ﷺ سے بھی Attach رہیں گے جس طرح شکل نمبر 5 میں تصوراتی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ آپ اگر چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی one to one لنک ہو جائیں تو اب آپ ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم ثانی کے مطابق سلام پیش کریں:

السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبركاتهٗ

جیسے ہی آپ سلام پیش کریں گے آپ حضور ﷺ سے بھی one to one لنک اپ ہو جائیں گے۔ اب اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول دونوں سے رابطے میں رہیں تو آپ اللہ کے حکم کی مکمل تعمیل کرتے ہوئے درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہیں۔ جب تک آپ یہ رابطہ قائم رکھنا چاہیں قائم رکھ سکتے ہیں۔ یہ Connection وہاں سے کبھی منقطع نہ ہو گا یہ Connection آپ ہی کی طرف سے ختم ہو گا جب آپ درود وسلام پڑھنا روک دیں گے۔ لہٰذا آپ پڑھتے رہیں:

"الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله صلی الله علیه وسلم"

نماز کے دوران نمازی کا درود وسلام:

کسی بھی نمازِ دوگانہ میں جب نمازی قعدہ میں بیٹھتا ہے تو سب سے پہلے وہ رب کے حضور کلمات حمد پیش کرتا ہے۔

"التحیات لله والصلواة والطیّبات"

پھر رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے:

"السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاتهٔ"

اور پھر تشہد کے بعد دوبارہ رب سے مخاطب ہوتے ہوئے درود ابراہیمی حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر 6 میں دکھایا گیا ہے:
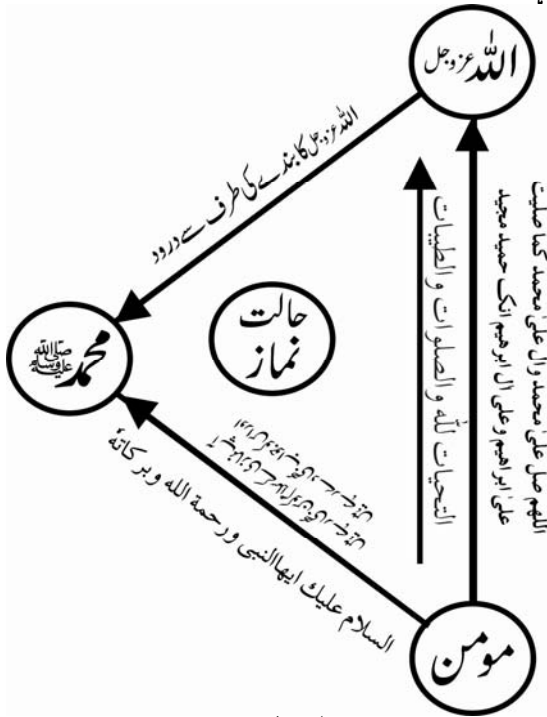
شکل نمبر 6

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

قارئین کرام! ہر دوگانہ نماز میں نمازی نماز کے اختتام میں جب تشہد کی حالت میں التحیات پڑھنا شروع کرتا ہے تو اس وقت شکل نمبر 6 کی صورت قائم ہوتی ہے۔ نمازی پورے تصور کے ساتھ اللہ کی حمد بیان کرتا ہے اور پھر تصور محمدی قائم کرتے ہوئے ذات محمد ﷺ کو بالکل اپنے سامنے ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو ذات محمد ﷺ کے سامنے تصور کرتے ہوئے آپ پر سلام پیش کرتا ہے السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته اور پھر اللہ کی بارگاہ میں درود کے لیے رجوع کرتا ہے کہ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ**۔۔۔ اسی تصور میں وہ دونوں درود ابراہیمی اللہ کی بارگاہ میں پیش کر کے حضور ﷺ کی بارگاہ تک پہنچاتا ہے یہ نمازی کی نماز میں انتہائی لذت کا مقام ہوتا ہے خیال رہے کہ یہ سب حکایۃً نہیں بلکہ حقیقی تصور کے ساتھ ہوتا ہے اس کی دلیل کے لیے چند اکابر علمارؒبّانییّن کے استدلال اور ثبوت پیش کر رہا ہوں حضرت امام غزالی احیاء العلوم جلد ا ر میں رقمطراز ہیں:

"التحیات میں نبی ﷺ کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور ﷺ کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اے نبی اللہ ﷺ آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور تمہارا پختہ یقین ہونا چاہیئے کہ یہ سلام آپ تک پہنچتا ہے اور آپ اس سے زیادہ کامل جواب مرحمت فرماتے ہیں۔"

(احیاء العلوم جلد اول، ص429، مترجم مولانا صدیق ہزاروی، پروگریسو بکس، لاہور۔)

اسی طرح المیزان الکبریٰ میں حضرت شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی تشہد میں درود وسلام پیش کرنے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”میں نے سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ سوائے اس کے شارح نے تشہد کے اندر نمازی کے لیے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا اس لیے امر فرمایا تاکہ غافلوں کو ان کے خدا کے سامنے بیٹھنے کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس درگاہ میں مشاہدہ کرنے کی تنبیہ فرمادے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی درگاہ سے جدا نہیں ہوتے لہٰذا آپ اسے دوبدو سلام کرکے خطاب کریں۔“

(میزان شعرانی، ص394، مترجم مولانا محمد حیات سنبھلی، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نماز میں نمازی کی جانب سے پیش کردہ حمد الٰہی اور درود وسلام کو حکایۃً نہیں بلکہ قصداً اور تصور کے ساتھ پیش کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے اس ندا کو شرک سے بالکل مبرّا قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کرنے کے عمدہ دلائل میں ”التحیات“ ہے جسے نمازی ہر نماز میں پڑھتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض گذار ہوتا ہے ”السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ“ اگر ندا معاذ اللہ شرک ہے تو یہ عجیب شرک ہے کہ عین نماز میں شرک داخل ہے

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانۂ اقدس سے ویسے ہی چلی آئی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ کہ نبی کریم ﷺ کی ندا حاشا وکلّا شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہ رکھا جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہوں نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے۔ "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات" سے حمد الٰہی کا قصد رکھے اور "السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاتہٗ" سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی ﷺ کو سلام اور آپ سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ "سلامِ حضور اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں"

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد29، ص567، مطبوعہ لاہور)

آگے چل کر مزید رقمطراز ہیں:

"الفاظ تشہد سے ان کے معنی مقصودہ کا بطور انشاء قصد کرے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اظہار بندگی کر رہا ہے اور اس کے نبی ﷺ، خود اپنی ذات اور اولیا اللہ پر سلام بھیج رہا ہے ان الفاظ سے حکایت و خبر کا قصد نہ کرے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد29، ص567، مطبوعہ لاہور)

ان لمحات میں در حقیقت مومن کی معراج ہو رہی ہے کہ ایک ہی لمحہ میں وہ اپنے رب اور اپنے رسول ﷺ دونوں سے رابطے میں ہے اور اس موقع پر نمازی کو اللہ و رسول دونوں کی توجہ خاص بھی حاصل ہے۔

کاش ان لمحات میں ہمارا تصور صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول کی ذات ہو تو ہماری نماز، نماز ہوگی کیونکہ نماز کی ادائیگی کے ساتھ ہی حضور ﷺ پر درود و سلام بھی پیش ہو رہا ہے۔ اس دوران نمازی پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی صورت میں 20/ رحمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ 10 رحمتیں دونوں درود ابراہیمی کے باعث اور دس رحمتیں سلام کے باعث۔

قارئین کرام! آپ سوچئے کہ جب نمازی عین نماز کے اندر پوری توجہ کے ساتھ یہ کہتا ہے: "السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاتہٗ" تو اس وقت بقول امام غزالی بندہ یہ گمان رکھے کہ آپ ﷺ جواباً فرماتے ہیں: "وعلیکم السلام یا امتی" کاش کہ زندگی میں ایک نماز ہماری بھی ایسی ادا ہو جائے کہ جب ہم نماز میں ان کو سلام پیش کریں۔ السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاتہٗ تو آپ کا جواب وعلیکم السلام ہم بھی سن لیں جب تک یہ منظر حقیقۃً نظر نہیں آتا اس وقت تک تصور ضرور قائم رکھیں کہ وہ آپ کو سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں۔ یاد رکھیئے آپ ان کو یہ سلام حکایۃً پیش نہیں کرتے ہیں بلکہ حقیقت میں ان کو مخاطب صیغوں کے ساتھ سلام کرتے ہیں شاید ان ہی لمحات کے باعث مومن کی نماز کو مومن کے لیے معراج کا درجہ دیا گیا اور کیوں نہ ہو کہ ان ہی لمحات میں نمازی اللہ اور رسول دونوں بارگاہوں میں بیک وقت حاضر رہتا ہے۔

نماز میں سلام پیش کرنے کے بعد نمازی پوری توجہ کے ساتھ رب سے گزارش کرتا ہے کہ اے اللہ سلام تو میں نے کر لیا اب میری جانب سے تو ان پر درود بھیج جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو 20 رحمتوں کا تحفہ بھی عطا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو ہمیشہ نمازی بنائے رکھے اور ایسی ہی نماز پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے جس میں پورے تصور کے ساتھ اللہ کے حبیب ﷺ پر سلام اور درود بھیجیں۔

نبی کریم ﷺ پر کتنی دیر درود بھیجا جائے:

یہ بات اب بالکل واضح ہو گئی کہ درود شریف جیسی کوئی دوسری عبادت نہیں جس میں ایک مومن کو بیک وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توجہ حاصل ہوتی ہے۔ یعنی اس وقت وہ بندۂ مومن اللہ اور اس کے رسول ﷺ دونوں کے سایۂ رحمت اور نظر عافیت میں ہوتا ہے۔

اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارك وسلم

بعض صحابہ کرام نے درود پاک کی حقیقت کو پاکر حضور ﷺ سے اس خواہش کا اظہار کر دیا کہ یارسول اللہ اب فرض کی ادائیگی کے بعد ہم کل وقت آپ پر درود پاک بھیجنے میں گزاریں گے جس پر آپ ﷺ نے انتہائی پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور درود پڑھنے والوں کے لیے دونوں جہانوں میں کامیابیوں اور کامرانیوں کا مژدہ سنایا۔

حدیث وردِ درود:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دربار نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہتا ہوں تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا جتنا چاہے پڑھ میں نے عرض کی دن کا چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر زیادہ پڑھ لے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے پھر عرض کی اے میرے آقا اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں کیا نصف وقت درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرلے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے پھر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں دن کے دو تہائی وقت میں درود پاک پڑھ لیا کروں گا؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھ لے تو تیرے لیے بہتر ہو گا۔ میں نے آخر میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں دن کا سارا وقت صرف درود پاک کا ورد کرلیا کروں گا یہ سن کر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی بن کعب اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، باب صلوٰۃ علی النبی)

ہر درود وسلام پر دس رحمتوں کا نزول:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دولت سرائے اقدس سے باہر آئے اور مدینہ پاک سے باہر نخلستان تشریف لے گئے اور مصروف نماز ہوئے اور طویل سجدہ فرمایا یہاں تک کہ وہاں موجود صحابہ کرام کو یہ گمان ہوا کہ (خدانخواستہ) آپ واصل بحق ہوگئے راوی کہتے ہیں کہ میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگیا تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اے عبدالرحمٰن کیا بات ہے تو میں نے اپنے گمان کے بارے میں عرض کیا راوی کہتے ہیں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو یہ بشارت نہ دوں کہ خالق ومالک نے یہ فرمایا ہے کہ جو تم پر (اے نبی) درود پڑھے گا میں (اللہ) اس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔
(مشکوٰۃ، جلد اوّل، فصل صلوٰۃ علی النبی، حدیث 876)

اسی سلسلے میں سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث بھی ملاحظہ کریں جس میں درود وسلام پر علیحدہ علیحدہ 10 '10 رحمتوں کے نزول کی بشارت دی گئی:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع صحابہ میں) اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ مبارک

سے مسرت کے آثار نمایاں تھے آپ نے فرمایا کہ ابھی سیدنا جبرائیل میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ کیا آپ اس بات پر مسرور نہیں ہوں گے کہ اگر آپ کا کوئی امتی ایک بار درود شریف پڑھے تو میں اس پر 10 رحمتیں نازل کروں اور ایک بار سلام پڑھے تو میں اس پر 10 بار سلامتی بھیجوں۔

(مشکوٰۃ، جلد اوّل باب، صلوٰۃ علی النبی، حدیث 867)

قارئین کرام ان دونوں احادیث کی کیفیات کو محسوس کیجئے اول حدیث میں میرے اور آپ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ مدینہ پاک سے باہر نکل کر اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہیں اور سجدے سے فارغ ہو کر صحابہ کرام کو مژدہ سنا رہے ہیں کہ جو بھی امتی مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے یا ایک بار سلام بھیجتا ہے تو میرا رب اس امتی پر رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جب وہ مدینہ پاک میں میرے روضہ پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھے گا تو اس وقت ہی اس پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گا بلکہ میرا امتی جہاں جس وقت بھی درود و سلام میں مصروف ہو گا اس پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گا اور خود میں بھی اس کو درود و سلام پڑھتا ہوا دیکھوں گا اور سنوں گا۔ دوسری حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ جب یہ منظر اللہ عزوجل نے دکھایا تب ہی آپ کے چہرہ پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خوشی کا اظہار فرمایا لہٰذا

امتی کو چاہیے کہ اس مختصر سی عبادت میں انتہائی خشوع اور خضوع کے ساتھ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجے نتیجے میں اللہ کی رحمتوں کا نزول اور حضور ﷺ کی خاص نظر رحمت حاصل ہو گی۔

اللھم صلّ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و الہٖ وصحبہٖ وبارك وسلم

محترم جناب قمر الدین انجم مرحوم و مغفور کی نعت کا یہ شعر آنکھیں بند کر کے اس تصور کے ساتھ پڑھیں کہ آپ جہاں کہیں بھی ہیں آپ حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہیں جس طرح نماز میں حضور ﷺ کو سامنے تصور کرتے ہوئے ان کو سلام کرتے ہیں اسی طرح حضور ﷺ کو اپنے سامنے حاضر وناظر جانتے ہوئے پڑھئے:

صلوٰۃ وسلام اے رسول معظم سلامٌ علیکم نبی مکرم

خدا کی قسم تیرے روضہ پہ آکر یہ ہر دم سنانے کو جی چاہتا ہے

14 سو سالہ تاریخِ اسلام میں درود و سلام لکھنے والوں کا جائزہ:

اللہ تعالیٰ کے آیت درود و سلام میں مطلق حکم کے پیش نظر صحابہ کرام تا ایں زمانہ ہزاروں نہیں لاکھوں اقسام کے درود شریف لکھے گئے ہیں اور تا قیامت نئے درود شریف لکھے جاتے رہیں گے اور اگر ان تمام مختلف درود شریفوں کو جمع کیا جائے جو رسالت مآب رسول اللہ ﷺ

کے زمانے سے لے کر آج تک لکھے گئے ہیں تو جلدوں کے انبار لگ جائیں گے اور شاید تمام درود کو پھر بھی جمع نہ کیا جاسکے ان ہزاروں، لاکھوں اقسام کے مختلف درود کو جو اہل ایمان نے اپنے جذبات کے اظہار اور رسول اللہ ﷺ سے عقیدت واحترام اور اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل میں لکھے ہیں اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر صرف درود ابراہیمی کا پڑھنا حکم واجب نہیں اگر ایسا ہوتا تو لکھنے والے نئے نئے صیغوں کے ساتھ درود نہ لکھتے اور وہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھتے رہتے مگر خود آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں درود ابراہیمی کے علاوہ کئی مختلف درودوں کا حوالہ احادیث اور روایات میں ملتا ہے اس لیے ایک مسلمان درود ابراہیمی کے ساتھ ساتھ دیگر درود بھی پڑھ سکتا ہے۔ جس کے پڑھنے میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آیت درود و سلام میں درود اور سلام دونوں کا حکم دیا ہے لہٰذا بندۂ مومن کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بیک وقت درود و سلام پڑھنا چاہیئے۔ اگر کوئی نماز کے علاوہ بھی درودِ ابراہیمی پڑھنا چاہے تو بے شک ضرور پڑھے مگر ساتھ میں حضور ﷺ پر سلام بھی ضرور پڑھے۔ اگر کوئی شخص صرف درود ابراہیمی پڑھتا رہے گا تو وہ اللہ کے نصف حکم کی تعمیل کر رہا ہو گا اور نصف حکم کی تعمیل سے محروم

ہو گا لہذا ایسا درود پڑھا جائے جس میں درود بھی ہو اور سلام بھی کہ آیت کریمہ میں درود و سلام دونوں کے پڑھنے کا حکم ہے۔

اصل درود کا صیغہ:

قارئین کرام! یہاں ہزاروں، لاکھوں اقسام کے درود و سلام میں سے چند درود و سلام پیش کر رہا ہوں ان پیش کردہ درود میں آپ یہ بات ضرور محسوس کرینگے کہ تمام درودوں کی ابتداً عموماً اللہ عزوجل کے نام ہی سے ہوتی ہے کہ پڑھنے والا یا جس نے وہ درود لکھا اس نے اللہ سے استدعا کی کہ اے اللہ (تو اپنی شان کے لائق) محمد ﷺ پر درود بھیج اس کے بعد لکھنے والا حضور ﷺ کے وصف بیان کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ اے اللہ اس نبی پر درود بھیج جو رحمت للعلمین ہیں، اس نبی پر درود بھیج جو صاحب معراج ہیں، اس نبی پر درود بھیج جو شافع یوم جزا ہیں، اس نبی پر درود بھیج جو مالک جنت ہیں، اس نبی پر درود بھیج جو قیامت میں پیاسوں کو حوضِ کوثر سے جام پلانے والے ہیں الحاصل ابتداوہ اللہ کے نام سے کر کے کہ اللھم صلّ علیٰ محمد کے بعد حضور ﷺ کے مختلف صفات، کمالات معجزات بیان کر کے ان پر درود بھجواتا ہے۔

درود لکھنے والوں نے یا درود بنانے والوں نے ایک ایک دو دو لائنوں کے درود بھی ترتیب دیئے اس کے علاوہ چند لائنوں والے درود بھی ہزاورں کی تعداد میں ترتیب دیئے گئے اس کے آگے چند اوراق پر

مشتمل درود لکھنے والے حضرات کی بھی کمی نہیں ساتھ ہی ایک کتابی صورت میں درود لکھنے والے بھی بڑی تعداد میں تاریخ اسلام میں مل جائیں گے۔ اگر ان سب درود لکھنے والوں کے صرف نام ہی جمع کئے جائیں تو کئی جلدوں میں ان کے نام جمع کئے جاسکیں گے۔ راقم یہاں چند حضرات کے لکھے گئے درودوں کی نشاندہی ضرور کرنا چاہے گا جن میں سب سے پہلے ایک ضخیم درود کی کتاب کا ذکر کرنا چاہوں گا جس کو درود وسلام کی دنیا میں ''درود وسلام کا انسائیکلوپیڈیا'' کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ آپ خیال کر رہے ہوں گے کہ یہ درود کی کتاب چند صفحات پر مشتمل ہو گی یا بہت ہوا تو چند سو درود پر مشتمل ہو گی یا بہت ہوا تو ایک ضخیم کتاب کے برابر درود شریف کی کتاب ہو گی نہیں نہیں یہ چند سو نہیں چند ہزار نہیں ایک جلد نہیں 6 ضخیم جلدوں پر مشتمل 2620 صفحات پر مشتمل ہے جس کے ہر ایک صفحہ پر کم از کم 10 تا 12 درود شریف لکھے ہوئے ہیں اور کتاب کا سائز بھی 8 20X30X ہے اب اندازہ لگایے کہ اس میں کتنے درود شریف ہوں گے ایک محتاط اندازے کے مطابق اس میں 20،000 سے زیادہ درود ہیں۔ اس کتابِ درود کے مصنف نے اس کا نام ''مجموعہ صلوات الرسول'' رکھا ہے۔ مصنف نے اس کو قرآن شریف کے طرز پر 30 پاروں کے اعتبار سے 30 ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ان 30 ابواب کو 30 عنوانات دئے گئے

ہیں اور ہر باب میں عنوان کے تحت حضور ﷺ کے اوصاف، کمالات، معجزات اور شمائل کو، درود کی صورت میں پیش کیا ہے۔

یہ مصنف حسن اتفاق سے ''امّی'' ہیں مگر اللہ عزوجل کی عطا سے ''علم لدنّی'' کے مالک ہیں کہ عربی زبان میں 20،000 درود شریف سے حضور ﷺ کی تعریف و توصیف اللہ کے حضور پیش کرکے درود بھجوا رہے ہیں یہ مصنف صوبہ سرحد کے علاقے ضلع ہری پور ہزارہ کی بستی چھوہر شریف میں آرام فرما ہیں آپ کا اسم گرامی خواجہ خواجگان خواجہ محمد عبدالرحمٰن قادری چھوہروی قدس سرہٗ العزیز(المتوفی 1342ھ / 1923ء) ہے۔ آپ خیال کر رہے ہوں گے کہ راقم نے درود لکھنے والے کا نام شروع میں کیوں نہیں بتایا اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب مجموعہ ''صلوات الرسول'' نے خود کو ہمیشہ چھپائے رکھا یہاں تک کہ اتنا بڑا عظیم قلمی کام آپ 12 سال کرتے رہے مگر کانوں کان کسی کو خبر تک نہ ہوئی اپنے کام کو چھپائے رکھا۔ آیئے اس کی مختصر تفصیل آپ کے خلیفۂ اجل حضرت علامہ سید احمد شاہ صاحب قادری سریکوٹی کی زبانی سنتے ہیں۔

تعارف خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قادری چھوہروی:

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن ابن خواجہ فقیر محمد المعروف بہ خواجہ خضری قدس سرہٗ العزیز 1262ھ / 1846ء ہری پور ہزارہ چھوہر شریف میں پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر تھی والد صاحب کا وصال ہو گیا۔

آپ مذہباً حنفی اور مشرباً قادری ہیں اور 80 سال کی عمر میں 1342ھ / 1923ء کو وصال ہوا اور چھوہر شریف میں سپرد خاک ہوئے۔

آپ نے صرف قرآن کریم کا ناظرہ استاد سے پڑھا مگر درس نظامی کی کوئی کتاب کسی عالم سے نہ پڑھی اس کے باوجود دین کا کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جو پوچھا گیا ہو اور آپ نے جواب نہ دیا ہو اس لیے آپ امّی مشہور ہوئے چونکہ علم لدّنی سے مالا مال تھے۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت یعقوب شاہ صاحب گن چھتری نے ملک کشمیر سے تشریف لا کر آپ کو آپ کے گھر میں خلوت میں بیعت کیا تھا۔

حضرت خواجہ عبد الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ نے ایک موقعہ پر دعا کی الٰہی جب تک زندہ رہوں مجھے کوئی نہ پہچانے چنانچہ آپ اپنے کمالات کو بھی چھپاتے رہے۔ آپ نے باوجود امیّ ہونے کے 12 سال آٹھ مہینے میں 20000 سے زیادہ درود شریف پر مشتمل عظیم شاہکار:

محیر المعقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمّٰی بہ

"مجموعہ صلوٰۃ الرسول ﷺ"

تالیف فرمائی جن کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی اس کتاب کو 30 جز یا 30 حصوں میں تقسیم فرمایا اور ہر حصہ یا باب کا الگ الگ نام بھی دیا اور ہر باب کے عنوان کے تحت اس میں حضور ﷺ کی تعریف و توصیف درود و سلام کے ساتھ تحریر فرمائی پہلے ملاحظہ کیجیے 30 پاروں کی فہرست مع عنوانات:

(۱)۔ نورہٖ و ظہورہٖ۔ (۲)۔ صلوٰتہٖ وسلامہٖ۔ (۳)۔ بدنہٖ واعضاہٖ۔ (۴)۔ لباسہٖ وملبسہٖ۔ (۵)۔ نسبہٖ وحسبہٖ۔ (۶)۔ شرفہٖ وشرافتہٖ۔ (۷)۔ اسمائہٖ وصفاتہٖ۔ (۸)۔سیادتہٖ وسیرہٖ۔ (۹)۔ الحمیدۃ و تمجیدۃ۔ (۱۰)۔ اسرائہٖ ومعراجہٖ۔(۱۱)۔ تھلیلہٖ وتسبیحہ۔(۱۲)۔حلمہٖ وحُلمہٖ۔(۱۳)۔دعائہٖ والتجائہٖ۔ (۱۴)۔ قالہٖ ومقالہٖ۔ (۱۵)۔نبوتہٖ ورسالتہٖ۔ (۱۶)۔عظمتہٖ وعزتہٖ۔ (۱۷)۔شفاعتہٖ وسیلتہٖ۔ (۱۸)۔قدرہٖ واقدراہٖ۔ (۱۹)۔ ایاتہ وبشارتہٖ۔ (۲۰)۔حبہٖ ومحبوبیتہٖ۔(۲۱)۔علمہٖ علم غیبہٖ۔(۲۲)۔ معجزاتہٖ وخوارقاتہٖ۔ (۲۳)۔ دعواتہٖ بتوسل صلوٰتہٖ۔(۲۴)۔ اوامرہٖ ونواھیہٖ۔(۲۵)۔ شہودہٖ ومشھودہٖ۔ (۲۶)۔ خلقہٖ واخلاقہٖ۔(۲۷)۔ قربہٖ وقرابتہٖ۔(۲۸)۔ وصلہٖ ومعیتہٖ۔(۲۹)۔لواء حمدہٖ ومقام محمودہٖ۔(۳۰)۔خیر خلقہٖ وخیر امتہٖ۔

قارئین کرام! ان عنوانات کو پڑھ کر ہی آپ کا دل باغ باغ ہو گیا ہو گا اور اگر ان تمام درود کو پڑھنے کی سعادت حاصل ہو جائے تو جو درود لکھے ہیں اس کو پڑھ کر آپ کتنا لطف اندوز ہوں گے یہ آپ کا ذوق ہے۔ اگر زندگی میں موقع ملے اس کتاب کی زیارت ہی کر لیجئے گا۔ راقم جب بھی اس کی جلدیں ہاتھ میں لیتا ہے اور کسی ایک باب کے درود کو پڑھنا شروع کرتا ہے تو ایک عجیب کیفیت اور سرور حاصل ہوتا ہے یہاں صرف چند درود کے حصے نقل کر رہا ہوں تاکہ صاحبان ذوق اس

طرف متوجہ ہوں اور اتنی عظیم خدمت کی زیارت ہی کر لیں تا کہ لکھنے والے کی روح کو خوشی حاصل ہو۔

سب سے پہلے جلد اول جزاول بعنوان ''فی نورہٖ وظہورہٖ'' سے صفحہ 12 کے چند درود ملاحظہ کیجئے:

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمدن الذی لا نور الا ھو، ولا ظھور الا ھو، صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم، اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمدن الذی خلق اللہ تعالیٰ الخلق والمخلوق من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ کل خیر من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ السمٰوٰت والارضین من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ العرش وحملۃ العرش من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ القلم واللوح من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ الجنۃ والملئکۃ من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ الشمس والقمر والکواکب من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ العقل الاکمل والعلم الکامل من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ الحلم والعصمۃ من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ التوفیق بخیر رفیق من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ ارواح الانبیآء والمرسلین والاولیاء والشھدآء والسعدآءِ والمطیعین من المومنین الیٰ یوم الدین من نورہٖ، وخلق اللہ تعالیٰ کل ماسوی اللہ من نورہٖ۔

(جلد اول، ص122)

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر جو آقا ایسے نور کامل ہیں کہ نور نہیں مگر وہی اور نہیں ظہور مگر انہی کا۔ درود بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل پر اور سلام بھیجے۔ اے اللہ رحمت نازل فرما اور پھر ہمارے سردار محمد اور ہمارے سردار محمد کی آل پر وہ آقا کہ پیدا فرمایا ہے اللہ نے مخلوق کو ان کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر خیر کو ان کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو ان کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عرش کو اور عرش اٹھانے والے فرشتوں کو ان کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے کرسی کو اس کرسی کے خزانہ کو ان کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم اور لوح کو ان کے نور سے اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت اور ملائکہ کو ان کے نور سے اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور ستاروں کو ان کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے کامل ترین عقل اور علم کامل کو انھیں کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تحمل اور بردباری اور عصمت وعفت کو آپ کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے توفیق کو جو بہترین رفیق ہے آپ کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ارواح انبیاء ومرسلین اور ارواح اولیاء وشہداء کو اور سعادت مند اور فرمانبردار مؤمن اور جو قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں (ان کی روحوں کو) آپ کے نور سے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تمام ماسویٰ کو آپ کے نور سے۔

(مترجم مولوی محمد اشرف سیالوی)

صاحبان علم اس بات کی گواہی دیں گے کہ یہ درود شریف ایک حدیث قدسی کے حوالے سے لکھا گیا ہے جو حدیث نور کے نام سے بھی مشہور ہے جس میں آپ کو وجہ خلق بتا کر آپ کے نور سے حصہ کر کے جو کچھ کائنات میں ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے یہاں حضرت عبد الرحمٰن چھوہروی علیہ الرحمۃ نے اسی حدیث قدسی کے تحت آپ ﷺ پر درود کا نذرانہ پیش کیا ہے اسی طرح معراج کے سفر کا 10 ویں باب میں تفصیل سے ذکر کیا ہے اس کا بھی ابتدائی حصہ ملاحظہ کیجئے جس میں صلوٰۃ وسلام ایک ساتھ پیش فرما رہے ہیں:

الصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمدٍ خیر الوریٰ المسیر بہٖ من فوق العرش الی تحت الثری۔ الحمد للہ علیٰ مامعنیٰ والحمد للہ علی مابقی۔ الصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد خیرالوریٰ۔۔۔ (ص860)

اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ وسلام اپنے رسول محمد خیر الوریٰ پر جن کو سیر (اور مشاہدہ) کرایا گیا عرش کے اوپر سے زمین کے نچلے طبقے تک۔ حمد ہے اللہ تعالیٰ کی اس پر جو گزر گیا اور حمد ہے اللہ تعالیٰ کی اس پر جو باقی ہے۔ صلوٰۃ وسلام ہو اللہ تعالیٰ کے رسول محمد پر جو سب مخلوق سے بہتر اور برتر ہیں۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:

اللھم صلّ وسلم علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمدن الذی اسری بہٖ بالروح والبدن و رایٰ مالم یرہ من الانبیآء احد، اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمدن الذی اسری بہٖ یقظاناً غیرنائمٍ، وبداہُ اللہ بالتحیۃ وھوالیہ قادم، اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمدن الذی دنا فتدلی، وانزل علیہ الکتاب مفصلاً، وقص بالقرب فی الاسرآء، و رایٰ من آیاتِ ربہ الکبری، اللھم صل وسلم علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ سیدنا محمدن الذی عرج بہٖ من مکۃ الی البیت المقدس ثم الی اسمآء الدنیا علی البراق، وعرج بہٖ علیٰ اَجنِحَۃِ الملئکۃ الی السّبع الطّباق۔۔۔ (الجز العاشر، ص864)

اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر جن کو معراج کرائی گئی روح اور جسم سمیت اور جنھوں نے دیکھا وہ کچھ جو کسی نبی نے نہیں دیکھا تھا۔ اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر جن کو معراج کرائی گئی بیداری کی حالت میں نہ کہ نیند کی حالت میں اور آغاز فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے تحیہ وسلام کے ساتھ جب آپ اس کی طرف آرہے تھے۔ اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر جب محبوب قریب ہوئے پس بہت

قریب ہوئے اور نازل کی گئی ان پر تفصیلی کتاب اور مخصوص ٹھہرائے گئے شب اسرا قرب خاص کے ساتھ اور دیکھا آپ نے رب کی بڑی آیات کو۔ اے اللہ صلوٰۃ و سلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر کہ جس محبوب کو معراج کرائی گئی مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک اور پہلے آسمان تک براق پر اور معراج کرائی گئی انھیں ساتوں آسمانوں تک ملائکہ کے پروں پر۔۔۔

قارئین کرام آپ نے درود کے دو انتہائی مختصر حصے ملاحظہ کئے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان 2600 صفحات میں کتنے درود شریف لکھے گئے ہوں گے اتنی تفصیل کے ساتھ تاریخ میں کسی اور نے اتنے کثیر درود آج تک نہ لکھے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ صاحب تصنیف صلوٰۃ الرسول پر اپنی شان کے لائق اس درود شریف کے لکھنے کا ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

درود دلائل الخیرات شریف:

الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی (المتوفی 870ھ) علیہ الرحمۃ افریقہ کے ملک مراکش کی عظیم روحانی شخصیت میں شمار ہوتے ہیں آپ کی وجہ شہرت آپ کے لکھے ہوئے درود شریف کا مجموعہ ”دلائل الخیرات“ شریف ہے جس میں آپ نے 1000 سے زیادہ

درود شریف لکھے ہیں۔ آپ کے اس مجموعہ درود شریف لکھنے کی وجہ ایک واقعہ بتایا جاتا ہے جس کو پڑھ کر آپ کو بھی درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا ہو سکتا ہے۔ راقم یہ واقعہ علامہ یوسف النبھانی کی جامع کرامات اولیا سے نقل کر رہا ہے۔

سیدی احمد صاوی نے ''شرح صلوات الدردیری'' میں ذکر فرمایا کہ ''دلائل الخیرات'' کی تالیف کا سبب یہ تھا کہ ایک موقعہ پر سیدی محمد بن سلیمان الجزولی نماز کے لیے وضو کرنا چاہتے تھے لیکن کنویں سے پانی نکالنے کے لیے کوئی ڈول وغیرہ نہ پایا۔ آپ اسی سوچ میں تھے کہ ایک بلند مکان سے آپ کو ایک بچی نے دیکھا وہ باہر آئی اور آپ سے پوچھنے لگی کہ آپ کون ہیں اور کیا آپ اس کنویں سے پانی نکالنا چاہتے ہیں: آپ نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں تو وہ بچی بولی آپ وہ ہیں جن کی اس خطے میں بے حد تعریف کی جاتی ہے اور آپ تو ایک بہت بڑے عالم اور شیخ ہیں مگر آپ کو دیکھ کر میں حیران ہوں کہ آپ ڈول نہ ہونے کے سبب پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالوں اس بچی نے کچھ پڑھ کر کنویں میں تھوکا اس کے تھوکتے ہی پانی ابل کر کنویں کی سطح تک آ گیا۔ حضرت نے اول تو وضو کر لیا مگر محو حیرت تھے کہ یہ ماجرا کیا ہے آخر لڑکی سے پوچھا بیٹا آپ کو یہ عظمت کیسے ملی۔ اس لڑکی نے جواب دیا حضرت یہ سب درود شریف کی برکتیں ہیں حضرت نے اس بچی کے اس عمل سے

متاثر ہو کر قسم کھائی کہ درود شریف کے حوالے سے ضرور ایک تصنیف رقم کروں گا چنانچہ آپ نے مجموعہ درود شریف بعنوان "دلائل الخیرات شریف" تالیف فرمائی۔ آپ کا یہ مجموعہ درود اتنا مقبول ہوا کہ تمام ہی تمام سلاسلِ طریقت میں اس کو وظیفہ کے طور پر پڑھا جاتا ہے اور اکثر مشائخ کرام جب کسی کو خلافت عطا کرتے ہیں تو اس میں جہاں کئی وظائف کی اجازت دیتے ہیں وہیں "دلائل الخیرات" کی بھی اجازت دی جاتی ہے کئی مشائخ اس کی اجازت اپنی سند کے ساتھ بھی دیتے ہیں۔

اس دلائل الخیرات کے پڑھنے کا باقاعدہ طریقہ ہے ان تمام درود شریف کو 7 دنوں کے اعتبار سے 7 ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے روزانہ ایک باب یا سبق یا حزب کے نام سے پڑھا جاتا ہے عموماً اس کو پیر کے دن شروع کیا جاتا ہے اور روزانہ ایک حزب پڑھنے کے بعد پیر کو دوبارہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ الحمد للہ راقم کو بھی سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حامدیہ سے جو خلافت نامہ حضرت شیخ الحاج محمد شفیع قادری حامدی (م2005ء) سے حاصل ہوا اس میں دلائل الخیرات کی اجازت بھی حاصل ہے اس کے علاوہ بھی کئی مشائخ مثلاً حضرت علامہ فیض احمد اویسی، حضرت علامہ مفتی محمد ظفر علی نعمانی امجدی، حضرت مولانا سید وجاہت رسول قادری وحضرت علامہ حاجی محمد رفیق نقشبندی مجددی سے بھی دلائل الخیرات کی اجازت حاصل ہے۔ الحمد للہ فقیر کئی سالوں سے اس کا ورد جاری رکھے

ہوئے ہے۔ دلائل الخیرات میں 1000 سے زیادہ درود شریف ترتیب دیئے گئے ہیں بعض درود شریف بہت مختصر ہیں اور بعض درود شریف طویل بھی ہیں ان میں سے ایک طویل درود شریف یہاں نقل کررہاہوں جس کو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد پڑھا جس کو تمام اہلِ بیت بھی پڑھا کرتے تھے۔ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس درود کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مندرجہ ذیل درود شریف پڑھا جو حزب الاول یعنی پیر کے سبق میں شامل ہے:

اللهم داحی المد حوّات، وبارئ المسموكات، وجبار القلوب علی فطرتها شقيها وسعيدها اجعل شرائف صلواتك ونوامی بركاتك و رأفة تحننك علی سيدنا محمد عبدك و رسولك الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق والمعلن الحق بالحق والدامغ لحيشات الاباطيل كما حمل فاضطلع بامرك بطاعتك مستو فزاً فی مرضاتك واعياً لوحيك حافظاً لعهدك ماضياً علی نفاذ امرك حتّٰی اورٰی قبساً لقا بسٍ الآء الله تصل باهله اسبابهٗ بهٖ هديت القلوب بعد خوضات الفتن والا ثم، وابهج موضحات الاعلام ونآئرات الاحكام ومنيرات الاسلام، فهواامينك المامون، وخازن علمك المخزون وشهيدك يوم الدين وبعيثك نعمة و رسولك بالحق رحمة o اللهم افسح لهٗ فی

عدنك واجزِہٖ مضاعفات الخیر من فضلك مھِّئاتٍ لهٗ غیر مكدِّرات من فوز ثوابك المحلول وجزیل عطائك المعلولO اللھم اعل علی بنآء الناس بنآء ہ واكرم مثواہ لدیك ونزلهٗ واتمم لهٗ نورهٗ واجزہ من ابتعاثك له مقبول الشھادۃ ومرضی المقالة، ذامنطقٍ عدل وخطّۃٍ فصل وبرھان عظیمO

ترجمہ: اے اللہ اے بچھانے والے زمینوں کے فرش کو اور پیدا کرنے والے بلند آسمانوں کو اور تخلیق کرنے والے دلوں کے ان کی فطرت کے مطابق کسی کو بد بخت اور کسی کو نیک بخت، نازل فرما اپنے بزرگ ترین درودوں کو اور نشوونما پانے والی اپنی برکتوں کو اور اپنی مہربانی اور شفقتوں کو ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں کھولنے والے ہیں اس چیز کو جو بند کر دی گئی اور مہر لگانے والے ہیں جو گزر چکا ہے اور اعلان کرنے والے ہیں حق کا راستی کے ساتھ، کچلنے والے ہیں باطل کے لشکروں کو جو بوجھ آپ پر ڈالا گیا ہے انھوں نے اسے اٹھا لیا تیرے حکم سے تیری بندگی کرتے ہوئے چستی کرتے ہوئے، تیری رضا کے حصول میں سمجھ کر یاد رکھنے والے، تیری وحی کی حفاظت کرنے والے، تیرے عہد کی مستعدی دکھانے والے،

تیرے حکم کے نافذ کرنے والے یہاں تک کہ روشن کر دیا
آپ نے شعلۂ ہدایت کا روشنی کے طلبگار کے لیے، اللہ کی
نعمتیں پہنچتی ہیں حقداروں کو ان کے اسباب کے ذریعہ، آپ
کے ذریعہ ہدایت کی گئی دلوں کو اس کے بعد کہ وہ گمراہی کے
فتنوں اور گناہوں میں ڈوب چکے تھے اور روشن کر دیا حق کی
واضح نشانیوں کو اور چمکنے والے احکام کو اور اسلام کے روشن
کرنے والے دلائل کو، پس وہ تیرے قابل اعتماد امیں ہیں اور
تیرے علم کے خازن ہیں اور قیامت کے دن تیرے گواہ ہیں
اور تیرے بھیجے ہوئے ہیں سراپا نعمت اور حق کے ساتھ بھیجے
گئے ہیں سراپا رحمت، ائے اللہ کشادہ فرمادے ان کی جگہ
جنت میں اور جزا دے ان کو کئی گنا ان کی نیکیوں کے اپنے
فضل سے جو خوشگوار ہوں آپ کے لیے کدورت سے پاک
ہوں آپ بہرور ہوں تیرے ثواب سے جو اترنے والا ہے اور
تیری اعلیٰ بخششوں سے جو پے در پے نازل ہو رہی ہیں، اے
اللہ بلند کر آپ کی منزل کو تمام لوگوں کی منزل پر اور باعزت
بنا آپ کی آرام گاہ کو اپنے پاس اور آپ کی مہمانی کو اور مکمل
فرمادے آپ کے لیے آپ کے نور کو اور آپ کو جزا دے
بایں سبب کہ تو مبعوث کرے گا انہیں اس حال میں کہ ان کی

شہادت مقبول ہو گی ان کا قول پسندیدہ ہو گا اور ان کی گفتگو سچی ہو گی اور ان کا طریقہ جدا کرنے والا اور ان کی دلیل بزرگی والی ہو گی۔ (دلائل الخیرات، جزء اول، ترجمہ: علامہ فیض احمد اویسی)

دلائل الخیرات میں سے ایک اور حصہ ملاحظہ کیجئے جس میں نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں:

اللھم صل علی الطاھر المطھر

اے اللہ درود بھیج اس پر جو پاک ہے اور پاک کیا گیا۔

اللھم صل علی نور الانور

اے اللہ درود بھیج سارے نوروں کے نور پر۔

اللھم صل علی من انشق لہ القمر

اے اللہ درود بھیج اس پر جس کے لئے چاند شق ہوا۔

اللھم صل علی الطّیّب المطّیّب

اے اللہ درود بھیج اس پر جو خوشبو دار ہے اور خوشبو دار بنایا گیا۔

اللھم صل علی الرسول المقّرب

اے اللہ درود بھیج ایسے رسول پر جو تیرا مقرب ہے۔

اللھم صل علی الفجر السّاطع

اے اللہ درود بھیج ایسی صبح پر جس کا اجالا پھیلنے والا ہے۔

اللھم صل علی النجم الثاقب

اے اللہ درود بھیج دمکتے ہوئے ستارے پر۔(الحزب الثانی)

آخر میں ملاحظہ کریں چند انتہائی مختصر درود جس میں درود کی شان کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ ہم درود بھیجنے والے تو یہ جانتے ہی نہیں کہ درود کی حقیقت کیا ہے اور اللہ کس طور نبی پر درود بھیجتا ہے اور حکم مطلق کے ذریعہ اس نے اہلِ ایمان کو اس عمل میں شامل کروایا۔ حضرت سلیمان جزولی نے اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے درود شریف کی شان وشوکت کو الفاظوں میں ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ الحزب الثالث میں ایک مقام پر تسلسل کے ساتھ چند درود پیش کئے ہیں جس میں درود کی شان بیان فرمائی ہے آپ بھی ملاحظہ کریں:

افضل صلوات اللہ٥ واحسن صلوات اللہ٥ واجل صلوٰت اللہ٥ واجمل صلوٰت اللہ٥ واکمل صلوات اللہ٥ واسبغ صلوٰت اللہ٥ واتمّ صلوات اللہ٥ واظھر صلوٰت اللہ٥ واعظم صلوٰت اللہ٥ واذکیٰ صلوٰت اللہ٥ واطیب صلوٰت اللہ٥ وابرك صلوٰت اللہ٥ وانمی صلوٰت اللہ٥ واوفیٰ صلوٰت اللہ٥ واسنیٰ صلوٰت اللہ٥ واعلیٰ صلوٰت اللہ٥ واکثر صلوٰت اللہ٥ واجمع صلوٰت اللہ٥ واعم صلوٰت اللہ٥

ترجمہ: اللہ کے بزرگ ترین درود٥ اللہ تعالیٰ کے نہایت خوبصورت درود٥ اللہ تعالیٰ کے جلیل الشان درود٥ اللہ تعالیٰ کے نہایت زیبا درود٥ اللہ تعالیٰ کے کامل ترین درود٥ اللہ کے مکمل ترین درود٥ اللہ کے روشن ترین درود٥ اللہ تعالیٰ کے عظیم

المرتبت درود○ اللہ کے روشن ترین درود○ اللہ کے پاکیزہ ترین
درود○ اللہ کے بابرکت درود○ اللہ کے ہر آن پڑھنے والے
درود○ اللہ کے مکمل ترین درود○ اللہ کے روشن ترین درود○ اور
اللہ تعالیٰ کے بلند ترین درود○ اللہ تعالیٰ کے زیادہ تر درود○ اللہ
کے جامع ترین درود○ اور اللہ کے کامل ترین درود○۔۔۔

درود تاج:

قارئین کرام! اب مندرجہ ذیل میں ایک تاریخی درود شریف مع ترجمہ پیش کررہاہوں حسن اتفاق سے اس کے مصنف کانام آج تک مخفی ہے اور یہ بھی کمال ہے کہ آج تک کسی نے دعویٰ بھی نہ کیا کہ میں نے اس کو لکھا اگرچہ کئی صدیوں پہلے یہ درود شریف لکھا گیا تھا مگر آج تک اس کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا مگر اتنا مقبول ہے کہ تمام سلاسل میں بطور وظیفہ اس کو پڑھا جاتاہے اور اس کے بہترین ثمرات پڑھنے والوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اس ''درود تاج'' میں مصنف نے ایک ایسا کامل درود شریف تصنیف کیا ہے جس میں آپ ﷺ کے 63سالہ ظاہری زندگی کی مناسبت سے 63 اوصاف القابات، معجزات اور شمائل کو بیان کیاہے۔ اس درود کا نام مصنف کا نام نامعلوم ہونے کی وجہ سے درود تاج رکھ دیا گیا کہ اس درود میں سب سے پہلا وصف جو بیان کیا گیا ہے وہ ''صاحب تاج'' ہے اس کے بعد دیگر اوصاف بیان کئے گئے ہیں

آیئے پہلے اس ''درود تاج'' کو پڑھئے مگر اتنی توجہ کے ساتھ کہ جب آپ ﷺ کا کوئی وصف پڑھیں تو آپ اس تصور کھو میں جائیں مثلاً ''صاحب تاج'' یعنی ہمارے ایسے آقا جن کے سر پر شفاعت کا تاج ہے ''صاحبِ معراج'' یعنی آپ ﷺ ایسے صاحب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا کر معراج کا شرف عطا فرمایا اسی طرح آپ تصور کرتے جائیں تو آپ پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو گی اور کیا معلوم اس وجدانی کیفیت میں آپ کو نبی کریم ﷺ کا دیدار بھی نصیب ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ. دَافِعِ الْبَلَآءِ وَ الْوَبَآءِ وَ الْقَحْطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْاَلَمِ .○ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ○. سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ.○ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَ الْحَرَمِ○. شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ○ وَ اللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ.○ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ

شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ وَ الْمَسَاکِیْن۝ سَیِّدِ الثَّقَلَیْن نَبِیِّ الْحَرَمَیْن اِمَامِ الْقِبْلَتَیْن وَ سِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْن صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْن مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْن وَ رَبِّ الْمَغْرِبَیْن .۝ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْن مَوْلٰنَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْن اَبِی الْقَاسِم مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ.۝ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ .۝ یَآ اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل کر ہمارے سردار پر اور ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جو تاج والے ہیں اور معراج والے اور براق والے، اور پرچم والے بلاؤں وباؤں اور قحط اور بیماریوں، پریشانیوں اور غموں کے دور کرنے والے ہیں۔ ان کا نام لکھا ہوا ہے جو بلند ہے اور ذریعہ شفاعت ہے کندہ ہے لوح اور قلم میں۔ عرب و عجم کے سردار ہیں جن کا جسم مقدس ہے معطر ہے، پاکیزہ ہے، منور ہے بیت اللہ میں اور مدینہ منورہ میں۔ آپ وقت چاشت کے آفتاب اندھیری رات کے چاند، بلندی کے صدر نشین، ہدایت کے نور، مخلوق کی پناہ گاہ اور تاریکیوں کے روشن چراغ ہیں۔ آپ اچھی خصلتوں والے، امتیوں کے سفارش کرنے والے، جودو کرم کے مالک ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کا محافظ اور جبریل ان کے خادم اور براق ان کی سواری ہے، معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ ان کا مقام، قاب قوسین ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود ہے۔ تمام رسولوں کے سردار اور نبی آخری الزماں ہیں، گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غریبوں کے ہمدرد، تمام جہانوں کے لیے رحمت، عاشقوں کے لیے راحت، مشتاقوں کی مراد عارفوں کے لیے آفتاب ہدایت، سالکین کے لیے چراغ اور مقرّبین کے لیے شمع ہدایت ہیں۔ فقراء غرباء اور مسکینوں کے چاہنے والے ہیں۔ انس و جن کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے پیشواء اور دونوں جہاں میں ہمارا وسیلہ ہیں۔ قاب قوسین کے مالک، مشرقین و مغربین کے رب کے محبوب اور پیارے ہیں۔ امام حسن و حسین کے نانا ہیں، ہمارے آقا تمام جن وانس کے آقا و مولیٰ ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے، نام محمد بن عبد اللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں۔ اے مشتاقانِ جمالِ رسول پس ان پر درود بھیجو اور ان کی اولاد اور ان کے اصحاب پر بھی درود بھیجو اور خوب کثرت سے سلام بھی بھیجو۔

قارئین کرام یہ بات اب آپ کے ذہن نشین ہو گئی ہو گی کہ درود کے ابتدائی کلمہ: اللھم صلّ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد درود بھیجنے والا آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے آپ ﷺ کے معجزات، کمالات، احسانات، شمائل و فضائل کا تذکرہ کرتا ہے۔ اسی طرح اس درود تاج میں بھی کم و بیش 63/ اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے۔

درود تاجِ پر تنقید اور امام احمد رضا کا علمی دفاع:

نہایت افسوس کہ ساتھ یہ بات لکھ رہا ہوں کہ کچھ کلمہ گو حضرات درود پاک میں حضور ﷺ کے اوصاف کو پسند نہیں کرتے بلکہ تنقید کا نشانہ بناتے ہیں مثلاً درود تاج کے اوصاف میں سے ”دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم“ جیسی صفات کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور اس درود کو بدعت سیئہ قرار دیتے ہیں۔ ایسا ہی ایک استفتاً امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی کو ایک مستفتی نے بھیجا:

”کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید کہتا ہے کہ پڑھنا ”درود تاج“ اور ”دلائل الخیرات“ کا شرک محض اور بدعت سیئہ ہے اور تعلیم اس کی سم قاتل، شرک اس لیے کہ درودِ تاج میں ”دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم“ رسول اللہ ﷺ کی شان میں مذکور ہے اور بدعت سیئہ اس لیے کہ یہ درود بعد صدہا سال کے تصنیف ہوئے ہیں۔۔۔

امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی جو اپنے دور کے صرف مفتی ہی نہیں بلکہ مجدد دین وملت بھی تھے انھوں نے اپنی منفرد علمی عادت کے مطابق اس سوال کا جواب ایک رسالے کی صورت میں دیا جس کا عنوان رکھا ''الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء'' یعنی کلمہ دافع البلا کے ساتھ مصطفیٰ ﷺ کی نعت بیان کرنے والوں کے لیے (بلاؤں سے) امن اور (ان کے مرتبہ کی) بلندی۔ امام احمد رضا نے اس مختصر سے سوال کے لیے 6 باب پر مشتمل ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس میں 60 قرآنی آیات اور 300 سے زیادہ احادیث پیش کر کے نبی کریم ﷺ کی عظمت کو ثابت کیا ہے بالخصوص آپ کے وہ اوصاف جو درود تاج میں مصنف نے بیان کیے ہیں اور خاص کر وہ اوصاف جن کو اہلِ بغض نے تنقید کا نشانہ بنا کر ان کو بدعت اور شرک قرار دیا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی اپنے رسالے کی ابتدا چونکہ عربی خطبہ سے کرتے ہیں لہٰذا اس رسالے کے خطبے میں ہی سوال کا جامع جواب بصورت حمد وصلوٰۃ دے دیا۔ آپ نے مستفتی کے سوال کا دوٹوک جواب دیتے ہوئے لکھا:

الحمد للہ علیٰ ماعلّم، وھدٰنا للذی الا قوم، وسلك بنا السبیل الاسلم، وصلی ربّنا وبارك وسلّم علیٰ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم، سیدنا ومولانا ومالکنا

وماؤنا محمد مالك الارض و رقاب الامم، وعلى اٰلہٖ وصحبہٖ اولی الفضل والفیض والعطاء والجود والکرم، امین قال الفقیر المستدفع البلاء من فضل نبیه العلی الاعلیٰ (ﷺ) عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی دفع نبیه عنه البلاء ومنح قلبه النور والجلاء“

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے کہ اس نے ہمیں علم عطا فرمایا اور سب سے سیدھی راہ کی ہدایت فرمائی اور ہمیں سلامتی والے راستے پر چلایا۔ اے ہمارے پروردگار درود و سلام اور برکت نازل فرما بلاء وباء، قحط، بیماری اور دکھوں کو دور کرنے والے ہمارے آقا و مولیٰ، مالک و ماؤی محمد ﷺ پر جو زمین اور امتوں کی گردنوں کے مالک ہیں اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر جو فضل، فیض عطاء اور جود و کرم والے ہیں۔ آمین! کہتا ہے فقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا محمدی، سنی، حنفی، قادری برکاتی بریلوی جو نبی اعلیٰ کے بلند فضل کے طفیل مصیبت سے بچنے کا طلبگار ہے۔ نبی کریم ﷺ اس سے مصیبت کو دور فرمائیں اور اس کے دل کو روشنی اور چمک عطا فرمائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد30، ص361۔362، مطبوعہ لاہور)

امام احمد رضا نے اس خطبہ اور تمہیداً گفتگو کے بعد 6 باب قائم کر کے تفصیل سے اس کا جواب دیا ہے جو فتاویٰ رضویہ جدید کی جلد 30 میں صفحہ 361 سے لے کر 635 تک پھیلا ہوا ہے پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

امام احمد رضا اور حمد و صلوٰۃ:

قارئین کرام! امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی علیہ الرحمہ صاحبِ تصانیف کثیرہ ہیں اور آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی جاتی ہے، ان تصانیف میں مجموعہ ''صلوات الرسول'' یا ''دلائل الخیرات'' جیسی درود کی کوئی کتاب تو نہیں ملتی مگر ان کی ان تصانیف کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو ان کی سینکڑوں تصانیف میں ہزاروں درود تصنیف کئے ہوئے ملیں گے۔ ان کی تمام کتابوں اور رسائل میں چاہے وہ عربی میں ہوں، فارسی میں یا اردو میں ان میں ''خطبۃ الکتاب'' ضرور ہوتا ہے اور ہر خطبہ حمد و صلوٰۃ پر مشتمل ہوتا ہے۔ بعض خطبات خاصے طویل بھی ہیں لہٰذا اگر ان سب کو جمع کر کے ایک ''صلوات الرضویہ'' کے عنوان سے کتاب مرتب کی جائے تو اس میں سینکڑوں درود ترتیب دیے جاسکیں گے۔ زندگی نے وفا کی تو راقم اس کام کو ضرور پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔

امام احمد رضا جہاں مصنف، محقق، مجدد اور مفتی ہیں وہیں عربی، فارسی اور اردو کے عظیم نعت گو شاعر بھی ہیں، آپ کا نعتیہ کلام

"حدائق بخشش" حصّہ اوّل، دوم اور سوم آپ کی نعتیہ شاعری کا عظیم ذخیرہ ہے۔ آپ نے حقیقتاً نعتیں ہی لکھی ہیں عام شعراء کی طرح انھوں نے استغاثے، مناجات وغیرہ نہیں بلکہ خالصتاً نعتیں لکھی ہیں جس میں ایک نعت انتہائی منفرد ہے کہ نعت کی دنیا میں آج تک ایسی کوئی نعت نہ لکھ سکا جس میں 4 زبانیں ایک ہی شعر میں استعمال کی گئیں ہوں جیسا کہ امام احمد رضا نے لکھا:

عربی	فارسی
لم یات نظیرک فی نظر	مثل تو نہ شد پیدا جانا

ہندی	اردو
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے	تجھکو شہ دوسرا جانا

امام احمد رضا کا منظوم درود و سلام:

امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے خطبات میں سے صلوٰت کو چن چن کر درود کی مالائیں ضرور ترتیب دی جاتی رہیں گی مگر یہاں آپ کی منظوم درود و سلام کی مالاؤں کا ضرور ذکر کرنا چاہوں گا کہ عاشق صادق نے اپنے پروردگار کے اس حکم کا کہ:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

کا جواب کتنی تفصیل سے منظوم صورت میں دیا۔ آیت بالا میں پہلا حکم درود شریف کا ہے اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے 60/ اشعار پر مشتمل درود یہ کلام اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیہ فرمایا کہ اے اللہ تو ہی اپنے نبی پر درود بھیجتا ہے اور درود شریف بھیجنا تیری ہی شان ہے لہٰذا میری جانب سے بھی یہ منظوم درود کی مالائیں ان تک پہنچا دے:

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

ائے اللہ جو تیرے کعبہ شریف کے بدر کامل ہیں اور مدینہ منورہ کے نیر تاباں ہیں ان کی خدمت میں میری جانب سے ایک نہیں کروڑوں کروڑوں درود عطا فرما دے۔ اس پورے کلام میں درود منظوم کی ردیف تم پہ کروڑوں درود ہے آپ نے ان 60/ اشعار میں آپ ﷺ کے مقدس اوصاف، کمالات معجزات کو درود کی صورت میں پرو کر بارگاہ خداوندی میں پیش کیا ہے اسی طرح امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے آیت کے دوسرے حکم کہ اس نبی پر کثرت سے سلام بھیجو کی اطاعت کرتے ہوئے ایک طویل سلامیہ نظم تحریر فرمائی جس میں 170/ اشعار کی صورت میں نبی کریم ﷺ کو سلام پیش کیا گیا جس کا مطلع ہے:

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ان 170/ اشعار میں کئی شعر ایسے بھی ہیں جس کے پہلے مصرعہ میں درود اور دوسرے مصرعہ میں سلام پیش کیا گیا ہے اس کو شکل نمبر 7 میں ملاحظہ کریں: مثلاً

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب ونزہت پہ لاکھوں سلام
ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
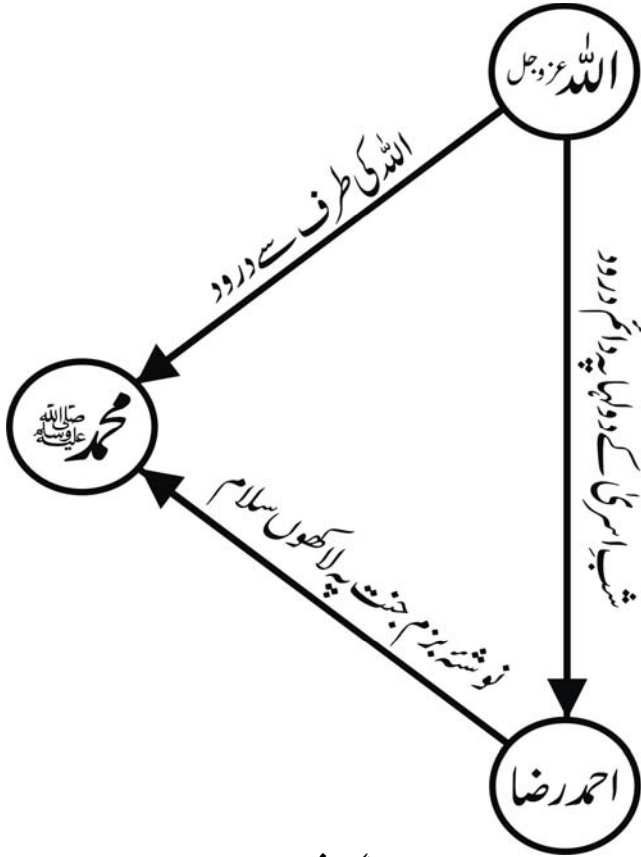
شکل نمبر 7

ایسے اشعار جس میں درود و سلام دونوں پیش کئے ہیں ان کی تعداد 45 ہے اور کل تعداد سلامیہ کلام کی جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ہدیہ کئے وہ 170 ہیں۔ ان دونوں کلاموں میں آپ کو انفرادیت محسوس ہو رہی ہو گی کہ امام احمد رضا نے درودیہ کلام میں کروڑوں بار درود بھیجنے کی استدعا کی ہے جب کہ سلامیہ کلام میں لاکھوں مرتبہ سلام بھیجتے نظر آرہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا یہاں ادب کو ملحوظ رکھے ہوئے ہیں کہ درود بھیجنے کا حکم چونکہ اللہ کی طرف سے ہے اس لیے احمد رضا ایک ہی دفعہ میں کروڑوں دفعہ درود بھجوا رہے ہیں اور سلام کرنا یہ بندے کا شیوا ہے اس لیے اس کو لاکھوں سے تعبیر کیا کہ بندے کا عمل ظاہراً بھی لفظوں میں اللہ کے عمل سے تجاوز نہ کرے۔ حالانکہ اگر آپ یوں کہتے کہ:

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ لاکھوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ لاکھوں درود

اور سلامیہ کلام میں یوں لکھ دیتے:

مصطفےٰ جان رحمت پہ کروڑوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ کروڑوں سلام

تو شاعری کے اعتبار سے کلام غلط نہ ہوتا مگر امام احمد رضا کو ادب چونکہ بہت عزیز ہے اس لیے اللہ کے حکم کا جواب درود کے حوالے سے کروڑوں کی صورت میں اور سلام کے حوالے سے لاکھوں کی صورت میں دے رہے ہیں اس عمل کو آپ مندرجہ ذیل شکل نمبر 8 میں اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں:
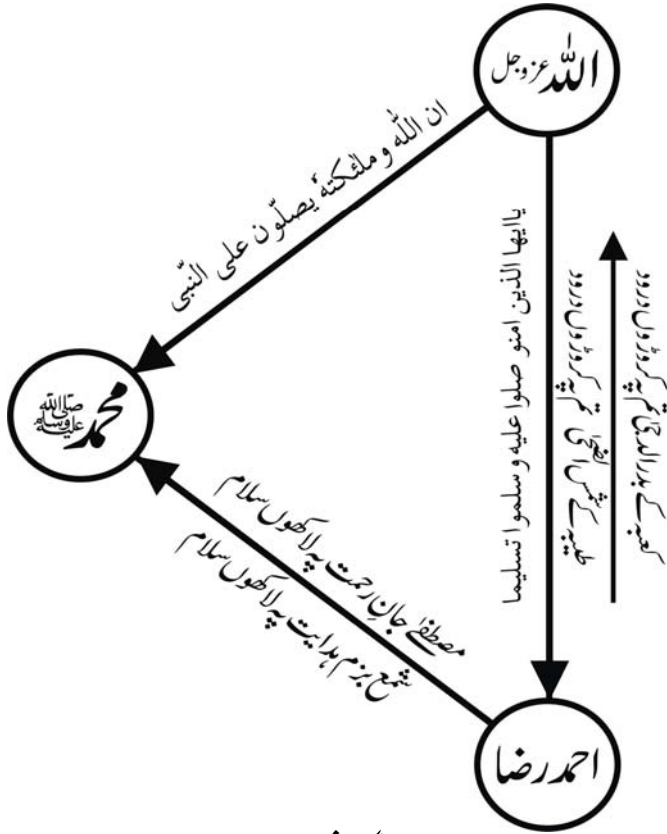
شکل نمبر 8

امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی نے اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے عربی زبان میں بہت سارے درود لکھے ہیں مگر ایک درود، ''درود رضویہ'' کے نام سے بھی لکھا جو عموماً آپ کے ارادت مندوں اور صاحبان طریقت کے اوراد میں شامل ہے وہ درود رضویہ ملاحظہ کیجئے:

صلی اللہ علی النبی الامی و اٰلہٖ صلی اللہ علیہ و سلم

صلوٰۃ و سلاماً علیك یا سیدی یا رسول اللہ

امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے جہاں اللہ کے حکم پر نبی کریم ﷺ پر درود و سلام لکھے ہیں وہیں ایک باریک نکتے کو سمجھانے کی کوشش بھی کی ہے کہ ہم جو اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں یا اللہ کے حکم سے نبی پر درود بھیجتے ہیں یہ ہم نہیں بھیجتے ہیں بلکہ ہماری طرف سے اللہ ہی بھیجتا ہے اور ہم اس سے بھجواتے ہیں یہ عمل بالکل اسی طرح ہے جس طرح جنگِ بدر کے موقعہ پر صحابہ کرام نے دشمنوں کو قتل کیا تو اللہ نے فرمایا تم نے نہیں میں نے قتل کیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾

(سُوْرَةُ الْاَنْفَال، آیت 17)

تو تم نے (اے صحابہ) انھیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور (اے محبوب) وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

امام احمد رضا نے اس نکتہ کی وضاحت ایک مستفتی کے سوال پر کی تھی جس نے کولمبو (سری لنکا) سے 1325ھ میں عربی زبان میں مراسلہ بھیجا تھا۔

استفتا:

فی حیاۃ الحیوان الکبری للعلامۃ الدمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ الجزء الثانی ص131 باب العلق: اذا ذکر العبد ربہ او حمدہٗ فما ذکر اللہ الا اللہ ولا حمد اللہ الا اللہ۔

(فتاویٰ رضویہ، جدید جلد 30، ص78، مطبوعہ لاہور)

ترجمہ: ”علامہ دمیری علیہ الرحمہ کی کتاب ”حیوۃ الحیوٰن الکبریٰ“ کے جزء ثانی باب العلق میں ہے کہ جب بندہ اپنے رب کا ذکر یا اس کی حمد کرتا ہے تو وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا مگر اللہ اور اس کی حمد نہیں کرتا مگر وہی“ (کیا فرماتے ہیں اس بیچ علمائے حق)

امام احمد رضا نے اس عربی استفتا کا جواب بھی عربی ہی میں دیا اس کا جواب اور ترجمہ ملاحظہ ہو:

اللهم لك الحمد لا يحصى احد ثناء عليك انت كما اثنيت نفسك فان حق الثناء بحق المعرفة، ولا يحيط بكنه الله وصفات الله وكمال الله وجمال الله وجلال الله الا الله، ولذٰلك لما امرنا ان نصلى على نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رددنا الامر اليه، وكان امتثال امره بقولنا اللهم صل وسلم عليه، اذ لاتفى بقدرة العظيم الا صلوٰة ربه الكريم۔ اعلم ان لكل فعل يصدر من العبد وجهتين وجهة الى خالقه عزوجل إذلا وجود له الا به وليس للعبد من خلقه شئى ووجهته الى كاسبه اذ منه ظهر باظهار المولى سبحانه وتعالىٰ ووجهته الىٰ كاسبه اذ منه ظهر باظهار المولىٰ سبحانه و تعالىٰ وهٰذه الاخرى هى مناط الاستناد العام لغة وعرفا وشرعا۔۔۔۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد 30، ص 79، مطبوعہ لاہور)

اے اللہ تیرے لیے تعریف ہے کوئی تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی۔ تعریف کا حق معرفت کے بعد ادا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی کنہ اور اس کے کمال، جلال کو سوائے خود خدا کے اور کون جان سکتا ہے اسی لیے تو جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کو کہا تو ہم نے بات اسی کی طرف لوٹا دی اور حکم کی بجا آوری یوں کی کہ یا اللہ تو ہی اپنے رسول پر درود بھیج اس لیے کہ ان کی شایان درود تو ان کا ربِ کریم ہی بھیج سکتا ہے۔ جان لو کہ جو کام بھی بندے سے صادر ہوتا ہے اس کی دو وجہیں ہیں: ایک رب تعالیٰ کی طرف کہ ہر شے کا خالق وہی ہے بندے کو خلق سے کوئی حصہ نہیں اور ایک رخ کا سب کی طرف کیونکہ وہ فعل خدا کی قدرت سے اس بندہ سے ظاہر ہوا۔ عام طور پر افعال کی نسبت کی بنیاد شریعت لغت اور عرف عام میں، یہ ہی آخری وجہ یعنی اکتساب کی ہے۔

قارئین کرام! امام احمد رضا کی مندرجہ بالا تحقیق راقم السطور کی پچھلی صفات کی تصدیق کر رہی ہے کہ بندۂ مومن جس کے متعلق اہلِ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کا بھید ہے لیکن بندہ مومن کو خود اپنی خبر نہیں

اس لیے جب اللہ عزوجل نے حکمِ درود دیا تو میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بندۂ بشر کو سکھایا کہ اے بندہ بشر یہ تیرے لیے ممکن ہی نہیں کہ مجھ پر درود بھیج سکے لہٰذا ربِ کریم ہی سے استدعا کر کہ:

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ وبارك وسلم

پس اللہ مجھ پر تیری طرف سے درود بھیجے گا اور اس صورت میں تیرا درود پڑھنا اللہ ہی کی طرف سے درود پڑھنا ہو گا اور اللہ کا درود کیا ہے یہ میرے اور رب کے درمیان راز ہے وہ بھیجتا ہے اور میں اس کو سنتا ہوں:
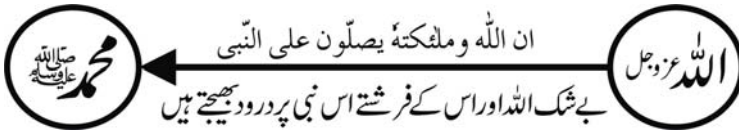
یہ اللہ کا درود بھیجنا کیا ہے یہ اللہ جانے اور اللہ کا رسول امام احمد رضا کی زبان سے کچھ یوں سمجھ آتا ہے:

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد
محمد برائے جناب الٰہی
جناب الٰہی برائے محمد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

فضائل درود شریف:

فضیلت درود شریف کے لیے یہ کیا کم ہے کہ درود اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے رسولِ معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف توجہِ خاص، رحمتِ خاص، برکتِ خاص، کا تحفہ ہے جو ہر آن آپ ﷺ کو حاصل رہتا ہے۔ اس تحفۂ خاص کے لیے کائنات کے جملہ فرشتے دعاگو ہیں اور اسی تحفۂ خاص کو اہلِ ایمان ہر زمانے میں اپنی جانب سے بھی اللہ کے ذریعہ بھجواتے رہتے ہیں اور ایک مومن کے لیے اس سے بڑا کوئی دوسرا عمل ہو ہی نہیں سکتا کہ جس کی مقبولیت بھی سوفیصد ہے تو پھر ایک مومن اس کو ہمیشہ کے لیے تاحیات وظیفہ کیوں نہ بنالے اور اس پختہ یقین کے ساتھ جیسا کہ حضرت غلام رسول قادری علیہ الرحمہ نے رقم فرمایا:

آپ کا درود دو جہاں میں ہے
بہترین حصار یا رسول اللہ

(مولانا غلام رسول قادری)

فضیلت درود پر پچھلی صدیوں کے کاموں کو اور واقعات کو اگر جمع کیا جائے تو بیسوں جلدیں کم پڑجائیں گی اور اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کو جمع کیا جائے تو بھی ان کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کرے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ مسلمان

سب سے زیادہ جس چیز کا ورد کرتا ہے وہ درود شریف ہی ہے جس کو وہ نماز میں بھی صلوٰۃ و سلام کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کروڑوں لوگ نام نامی محمد ﷺ سن کر آپ پر درود بھیجتے ہیں جس کی روزانہ تعداد کو گنا نہیں جاسکتا اس لیے فضیلت کے اعتبار سے اس عمل کو یقیناً اولیت حاصل ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ کا حکم ہے اس لیے بندہ ضرور اس کو پورا کرتا ہے۔ اللہ رب العزت تو چاہتا ہی ہے کہ اس کے رسول پر درود پڑھا جائے مگر میرے آقا حضرت محمد ﷺ نے بھی بارہا اس کے پڑھنے کا حکم دیا، ایک بہت ہی مشہور واقعہ کا ذکر کرنا چاہوں گا جس میں آپ ﷺ نے اپنی زبان سے فرمایا صلوا علیہ والہٖ اس واقعہ کا پس منظر ملاحظہ کیجئے:

شیخ سعدی کی رباعی:

ایک موقعہ پر حضرت عبدالرحمٰن شیرازی سعدی المعروف شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے حضور ﷺ کی شان میں کچھ لکھنے کا ارادہ فرمایا تو ایک رباعی لکھنے کی کوشش کی جس کے 3 مصرعے لکھ بھی لیے مگر چوتھا مصرعہ باوجود کوشش کے لکھنے میں کامیاب نہ ہوئے 3 مصرعے لکھے، جو لکھے وہ مندرجہ ذیل تھے:

بلغ العلیٰ بکمالہٖ　　كشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ　　--------------

اور اس کے بعد کوشش کرتے رہے مگر چوتھا مصرعہ مکمل نہ ہوسکا اس ارادے سے سونے کی تیاری کرنے لگے کہ جب سو کر اٹھوں گا تو اس مصرعہ کو مکمل کرلوں گا۔ آپ جب سوگئے تو خواب میں حضور ﷺ تشریف لے آئے اور کہا کہ سعدی آج رات تم کیا لکھ رہے تھے۔ شیخ سعدی نے جواب دیا یارسول اللہ ایک رباعی آپ کی شان میں لکھنا شروع کی تھی مگر مکمل نہ کرسکا اس وقت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے سعدی ہمیں بھی سناؤ اللہ اکبر اس وقت شیخ سعدی کی خوشی کا کیا عالم ہوگا کہ انہیں حضور ﷺ کے سامنے اپنا لکھا ہوا کلام سنانے کی سعادت حاصل ہورہی تھی آپ نے جتنا لکھا تھا سنادیا۔ حضور ﷺ نے بقیہ مصرعہ کو مکمل کرتے ہوئے فرمایا: ''اے سعدی تو نے میری تعریف تو کرلی اب مجھ پر اور میری آل پر درود بھیج کہ (صلوا علیہ والہٖ)'' چنانچہ رباعی یوں مکمل ہوئی:

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ والہٖ

اس خواب کے منظر میں آپ ﷺ نے حکم درود بھی دے دیا اور نعت بھی سماعت کرلی اور شیخ سعدی کو خواب میں نواز کر بتادیا کہ جو بھی ہماری تعریف کرتا ہے ہم اس کو خود سنتے ہیں۔ اس پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے شاعر نے کہا:

وہ گھڑی بھی آئے کہ خواب میں، وہ دکھائیں اپنی تجلیاں
میں کہوں کہ آج حضور نے میرا سویا بھاگ جگادیا

درود پڑھنے پر انعامات:

آخر میں محبت سے درود سلام پڑھنے والوں کو درود و سلام پڑھنے کا جو انعام اللہ عزوجل عطا فرماتا ہے اور خود حضور ﷺ جو درود پڑھنے والوں کو نوازتے ہیں اس سلسلے میں ایک دو واقعات ملاحظہ فرمایئے:

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی (المتوفی 656ھ) مادرزاد ولی اور ظاہر میں نابینا تھے مگر صاحب کرامت ولی گذرے ہیں۔ آپ کی وجہ شہرت آپ کی ''دعا حزب البحر'' ہے جو اکثر سلاسل کے شیوخ اپنے اوراد میں شامل رکھتے ہیں۔ آپ کی ایک کرامت اور خواب کو حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبھانی اپنی معروف تالیف ''افضل الصلوٰۃ علی سید السادات'' میں نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ (شیخ ابوالحسن شاذلی) فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرا منہ چوما اور فرمایا اس منہ کو میری طرف کرو جو مجھ پر ہزار بار رات اور ہزار بار دن کو درود شریف پڑھتا ہے پھر فرمایا کس قدر عمدہ ہوتا اگر تو انا اعطینك الکوثر رات کو بطور اپنے وظیفہ کے پڑھتا۔ پھر فرمایا تیری یہ دعا ہو ''اللھم فرج کرباتنا اللھم اقل عثراتنا'' اللھم اغفر زلاتنا اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور کہے سلامٌ علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور عرض کی: یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ اس

شخص پر 10 بار صلوٰۃ بھیجتا ہے جو آپ پر ایک بار درود بھیجے یا یہ اس شخص کے لیے ہے جو حضورِ قلب سے بھیجے؟ فرمایا نہیں یہ ہر شخص کے لیے ہے جو صلوٰۃ بھیجے خواہ غفلت کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ پہاڑوں کی مانند اسے ملائکہ عطا فرماتا ہے جو اس کے لیے دعا مانگتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں لیکن جب کوئی بندہ حضور قلب سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے اجر کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(علامہ یوسف نبہانی، فضائل درود، ص 150، مطبوعہ لاہور)

راقم السطور اس مقالے کو "صلوٰۃ المنجیّۃ" المعروف "درود تنجینا" پر ختم کرنا چاہے گا لہٰذا درودِ تنجینا مع ترجمہ ملاحظہ کیجئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر ایسی خاص صلاۃ بھیج جس صلاۃ کی بدولت ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بالکلیہ نجات ملے جس صلاۃ کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہوجائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک

وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلے سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ
درجے پر متمکن ہوں اور اس صلاۃ کی بدولت ہماری زندگی اور
ہماری موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک ہمیں
بہت فائدہ حاصل ہو۔ بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ (آمین)

حضرت حسن بن علی الاسوانی علیہ الرحمہ نے ''شرح الدلائل'' سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اس درود تنجینا کو کسی مشکل و مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مشکل کو رفع کر دے گا اور حصول مقاصد میں کامیابی حاصل ہو گی۔

حضرت شیخ صالح موسیٰ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں ایک موقع پر کشتی پر سوار تھا کہ اچانک طوفان نے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی امیدیں بھی کم ہونے لگیں اتنے میں مجھے غنودگی ہوئی اور میں سو گیا کہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار نصیب ہوا اور مجھ سے فرمانے لگے کہ سب سواروں سے بولو کہ مجھ پر درود تنجینا بھیجیں میں جاگ گیا اور سب سے کہا کہ درود تنجینا کا ورد کر لیں ابھی 300 بار درود پڑھ پائے تھے کہ طوفان تھم گیا اور ہم خیریت سے منزل کو پہنچے۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف درود تنجینا عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر رات کے درمیانی حصہ میں جو بھی حاجت ہو اللہ سے مانگے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو ضرور پورا کرے گا۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

پس مومن اس توجہ اور یقین سے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے کہ میرے لیے میرے رب کا رسول کافی ہے اور ان کو اصل الایمان اور عین الایمان اور علامت ایمان سمجھتے ہوئے ان پر صلوات الرضویہ میں سے یہ درود پڑھے:

"اللھم صلّ علیٰ علم الایمان و اصل الایمان وعین الایمان و اٰلہٖ و سلم"

(فتاویٰ رضویہ، جدید، جلد28، ص466، مطبوعہ لاہور)

ترجمہ: اے اللہ درود وسلام نازل فرما علامتِ ایمان اصلِ ایمان، عینِ ایمان اور آپ کی آل پر۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز اسی درودِ پاک کو جس میں آپ ﷺ کو اصلِ ایمان اور عینِ ایمان قرار دے رہے ہیں اس کو ایک قطعہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

الحمد للہ! آج بروز پیر، ۱۵/ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ / 8دسمبر 2014 کتاب کی کمپوزنگ مکمل ہوئی۔ یارسول اللہ ﷺ اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت عطاء فرمایئے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم

الحمد للہ والمنۃ

کہ دریں زمان سعادت اقتران بفضل

ایزد منان تحفہ عجائب و ہدیہ غرائب الی اللہ

مقبول بارگاہ شاہ کونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

مسمّٰی بہ

مجموعہ صلوات الرسول

الجزء الحادی عشر

فی تہلیلہ و تسبیحہ صلی اللہ علیہ وسلم

از تصنیف خادم مخلوق الملک السبحان خلیفہ حضرت شاہ جیلانی

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد عبدالرحمن صاحب

ساکن چھوہر شریف ضلع ہری پور

صوبہ سرحد پاکستان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْبَصَائِرِ

اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر جو مجسم نور ہیں بصیرتوں کیلئے

وَمَدَدِ الدَّوَائِرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا

اور مدد ہیں دائروں کی۔ اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر۔ اور آپ کی آل

مُحَمَّدٍ مَطْلُوْبِ الْحَضَائِرِ وَالرَّسُوْلِ الطَّاهِرِ وَالنَّبِيِّ الْفَاخِرِ اَللّٰهُمَّ

پر جو مطلوب ہیں قدسی بارگاہوں کے۔ صاحب طہارت رسول اور صاحب فخر نبی ہیں۔ اے اللہ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُبِيْدِ الْمَنَاكِرِ وَمُشَيِّدِ

صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر جو تباہ کرنے والے ہیں برائیوں کے اور پختہ کرنے والے

الْاَوَامِرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ کے احکام کے۔ اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل اطہار پر

حَبِيْبِ الْكُلِّ وَالْمُطَّلِعِ عَلَى الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

جو آقا ہر ایک کے حبیب ہیں اور غیوب پر مطلع ہیں۔ اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حِجَابِ كُلِّ عَارٍ وَازْدِيَادِ مَحَبَّةٍ

سیدنا محمد پر اور سیدنا محمد کی آل پر جو حجاب ورکاوٹ ہیں ہر عار کے آگے اور موجب ہیں محبت میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ الْعَدَدِ

ترقی کے۔ اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر جو آقا راز مخفی ہیں اعداد کا

وَمُمِدِّ الْمَدَدِ مَنْ لَّا يُسَاوِيْهِ اَحَدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْٓ اَشْهَدُ

اور موجب و باعث ہیں مدد کا جن سے کوئی بھی مساوی نہیں ہو سکتا۔ اے اللہ بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل میری

اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

اس شہادت کے کہ تو ہی اللہ ہے۔ نہیں معبود برحق مگر وہی اور اس گواہی کے کہ محمد تیرے عبد اور رسول

وَمَحْبُوْبُكَ وَالْاَوْلِيَآءُ وَالصُّلَحَآءُ بِمَحَبَّتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

اور محبوب ہیں اور تمام اولیاء وصلحاء بھی یہی شہادت دیتے ہیں بسبب تیری محبت کے۔ اے اللہ بیشک میں سوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دلائل الخیرات شریف

الشیخ الامام العارف الکامل قطب الاقطاب فرید العصر

ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملائی قدس سرہ

اَللّٰھُمَّ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ

اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد پر

مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیْہِ ○ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

بشمار اُن کے جو آپ پر درود بھیجتے ہیں اور درود بھیج ہمارے آقا

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ ○ وَ

محمد پر بشمار ان کے جو درود نہیں بھیجتے آپ پر

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقَطْرِ وَ

اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد پر بشمار

الْمَطَرِ وَالنَّبَاتِ ○ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پانی کے قطروں بارش اور جڑی بوٹیوں کے اور درود بھیج ہمارے آقا

عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ○ اَللّٰھُمَّ وَصَلِّ عَلٰی

حضرت محمد پر کائنات کی ہر شے کے مطابق اے اللہ درود بھیج

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ○

تاثرات

محترم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری زید مجدہ علمی حلقہ میں ایک معتمد شخصیت کے حامل ہیں جن کا کام اور نام اعلیٰ حضرت تاجدار بریلی الشاہ امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وجہ سے ہی مشہور ہے۔ محترم ومکرم کی عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی تصنیف ''درود وسلام کی حقیقت واہمیت'' کا مطالعہ کیا نہایت ہی خوبصورت اور مدلّل انداز میں موضوع کو واضح کیا ہے اور درودِ پاک پر وارد ہونے والے معترضین کے اعتراضات کا مُسکت جواب دیکر الجھے ہوئے ذہنوں کو جلادی ہے۔

(علامہ عبدالجبار احمد جاذب نقشبندی)

''اس کتاب میں جو درودِ پاک کا فیضان عام کرنے کے خاطر لکھی گئی ہے میں نے بہت سی کتابیں دیکھیں ہیں اس موضوع پر، لیکن قارئین محترم یقین جانیے یہ ایک ایسی وکھری، انمول، اچھوتی کتاب ہے جسے پڑھنے کی ضرورت عوام ہی کو نہیں خواص کو بھی محسوس ہونا چاہیے۔''

(پروفیسر سیّد عبدالرحمٰن بخاری)

'' درود وسلام کی حقیقت واہمیت'' جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے۔ ایک ایسی کتاب ہے جو اہلِ ایمان کے دلوں میں حبِ رسول ﷺ کی شمع کی لو بھی تیز کرے گی اور درود شریف کے حوالے سے علمی طور پر ثروت مند بھی کرے گی۔

(سیّد صبیح الدین صبیح رحمانی)

محترم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس صغیر الحجم کبیر الشان کتاب (درود وسلام کی حقیقت واہمیت) میں آج تک اس موضوع پہ لکھی جانے والی تمام کتب کا زُبدہ اور ملخص تیار فرمایا جس میں سہل انداز سلیس عبارت اور اگر کہیں قدر تفصیل کی ضرورت پڑی تو استطراد بلا فائدہ سے اجتناب کیا اور اگر کبھی ایجاز کی طرف گئے تو لغز اور ایجاز مخل سے احتراز فرمایا، میری نظر میں اس موضوع پہ اس سے جامع مانع کتاب کبھی نہیں گزری خواہ وہ عربی زبان ہو یا فارسی یا اردو۔

(ڈاکٹر محمد مہربان باروی شامی)